کہکر آنکھوں میں آنسو بھر لائی۔

اب دوبارہ جوتوں کے چرچر کی آواز نزدیک سے معلوم ہوئی اور ساتھ ہی یہ بھی سنائی دیا کہ سلیمہ! سلیمہ!! اور قدیرہ بولی " سلیمہ سچ تو کہتی تھی کہ اوس غریب کو سب نے ایک سنہ ہو کر چپ کر دیا اور پھر آپ اوٹھکر دروازے کے پاس جاکر کون ہے۔

آواز۔ میں تھا شوکت۔

نجمہ۔ (روتی بھرائی ہوئی آواز میں آنسو پونچھکر) شوکت معلوم ہوتا ہے اندر چلے آؤ۔

شوکت قدیرہ کے پیچھے پیچھے اندر چلا آیا۔ اور پاس دوسرے پلنگ پر بیٹھ گیا اور مزاج پوچھنے لگا مگر ادھر سے سوائے خاموشی اور رونے کے کوئی جواب نہیں پایا تو چپ ہو رہا مگر ضبط نہ سکا اور دوبارہ پھر پوچھنے لگا "کیوں طبیعت کیسی ہے"

سلیمہ۔ (نجمہ کو خاموش دیکھکر) آج تو صبح سے روتے روتے یہ وقت آگیا مگر نہ معلوم۔

نجمہ۔ (بات کاٹکر) نہیں جی یہ تو یونہی کہتی ہے رونے سے کیا حاصل ہے رونے سے کوئی واپس آجاتا ہے۔ میں کیوں روتی۔ (سلیمہ سے بگڑکر) تمہیں الزام دینا خوب آتا ہے۔

شوکت۔ سچ ہی چاہیں ہم پوچھتے اب رونے سے کیا ہو سکتا ہے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا۔

سلیمہ۔ ہم سچ سے ہی سمجھا رہے ہیں مگر انکو تو (نجمہ کیطرف انگلی اوٹھاکر) ہمارا کہنا برا معلوم ہوتا ہے یہ تو ہمیں اپنا دشمن سمجھتی ہیں کیا اوسکی .... اللہ جنت نصیب کرے ہمیں محبت نہ تھی۔

نجمہ۔ تو اب جانے بھی دو گی (شوکت سے مخاطب ہوکر) تم انکی باتوں پر دھیان نکرو یہ بن صغری جی ہے اور اوسکی ماں کیا کر رہی تھیں۔

شوکت۔ میں گھر ہوکر نہیں آیا۔

نجمہ۔ کیا کھانا بھی ابتک نہیں کھایا۔

شوکت۔ کھانا کہاں کھاتا۔

نجمہ۔ (اصغری کیطرف مخاطب ہو کر) دیکھو کھانا تیار ہو تو لے آؤ۔

شوکت - کیون؟ نہین مین مکان پر کھاؤنگا۔
نجمہ - یہان کھا لینے مین کوئی ہرج ہے یہان بھی تو تیار ہے۔
شوکت - وہان بھی تو تیار ہوگا - اور مین تو یہان بھی کھا لیتا مگر میرے ہان ایک
آدمی ٹھیرا ہے جسکی مہربانی مجھپر لازم ہے اوسکے ساتھہ ہی کھاؤنگا۔
نجمہ - مہمان کہان سے آگیا؟
شوکت - ہین - ایک بیچارے پردیسی مکان کی تلاش مین پھر رہے تھے پھرتے پھرتے
میرے مکان پر چلے آئے اونہین مکان ملا نہین ہے اسلئے اونکو اپنے ہی مکان
مین ٹھیرا لیا۔
نجمہ - پھر کوئی مکان تلاش کیا۔
شوکت - اسوقت تک تو کوئی مکان ملا نہین مین نے چارونطرف نگاہ دوڑائی دو
چار سے دریافت بھی کیا مگر کوئی بھی مکان خالی نہین حالانکہ مکان کی بھی تلاش بڑہتا
یہانتک آنا ہوا (نجمہ سے خاص طور پر) آپکی آنکہ والا خانہ بھی تو خالی ہے۔
نجمہ - خالی تو ہے کیون؟
شوکت - اونکے ہی واسطے دریافت کرتا تھا۔
نجمہ - کیا اونکے ساتھہ سواریان بھی ہین؟
شوکت - نہین۔
نجمہ - یہی تو قباحت ہے اگر اونکے ساتھہ زنانہ بھی ہوتا تو مین مکان دیدیتی اب
ذری سوچنے کی بات ہے تمہین خیال کرو کہ ایسے آدمی کا کیا اعتبار فردوم ہے اور چلے
چلدے - گو مجھے اونکے زنانہ سے کوئی فایدہ نہین - اون سے کچھہ نقصان نہین
مگر پھر بھی عیالداری کی حالت مین انسان اسقدر آزاد نہین ہوتا - انکا کیا آج یہان
کل کہین اور ایسی حالت مین کچھہ اوٹھا کر ہی چلدے تو مین کسکو پکڑونگی - حالانکہ مجھے
تمہارے کہنے سے کوئی انکار نہین مگر ذری غور کرو۔
شوکت - نہین ویسے تو بڑا معقول آدمی ہے اور بہی معقول بات کی ہین حضرت

کے ساتھ چہرے کا رنگ بدلتا جاتا ہے ۔

ہلکا ہلکا گلابی رنگ جو بعض بعض وقت اپنی فطرتی ہمساعت اور گل عارض کی رنگا رنگی سے مطلع خورشید پر چشمک زنی کیا کرتا تھا پیکا پڑ کر گل کپاس سا ایسا بنتا جاتا ہے۔ اسوقت تقریباً ساڑھے بارہ بجے ہیں شوکت اپنے عزیز مہمان کو یاد کر کے تیز تیز قدم رکھتا ہوا آرہا ہے اور ایک شخص کو جسکی منتظر آنکھیں راستہ کی ہی طرف لگی ہوئی ہیں اپنا انتظار کرتے دیکھکر اوسکی طرف بڑھا۔ یہ کمرہ ایشیائی وضع پر معمولی فرنیچر سے آراستہ ہے۔ شوکت نے کمرہ کے اندر قدم رکھا کہ کسی چیز کا عکس جسکو آفتاب کی سرخ و زرد شعاعین منعکس کیسی قوت کیساتھ کھینچکر آنکھوں کے خیرہ کرنے کے لئے سامنے سے آرہی تھیں اوسکی آنکھوں پر پڑتے ہی دیوار پر پڑتا معلوم ہوا اٹھ کا گیا اور غائب ہو گیا اور یہ سمجھ کر رکا کہ خادم نے آفتابہ جو ہاتھ دھلانے کے لئے لارہی تھی سامنے رکھ دیا اور کہنے لگی۔ " دیر تک آپکا انتظار کیا جب دیکھا کہ کھانا کھانیکا وقت گذر گیا ایسا جاتا ہے بی بی۔ نے کہا وہ تو دیکھئے کب آویں کھانا رکھا ٹھنڈا ہوتا ہے تو اونکو کھانا دے۔ " میں نے آپ اور میاں کو لیکے کھانا شروع کروا

شوکت ۔ ہاں مجھے دیر ہو گئی تمنے اچھا کیا بہرحال کھانا تو کھایا ہی جاتا ۔

یہ کہکر ہاتھ دھونے لگا ۔

شوکت ابھی ہاتھ دھو ہی رہا تھا کہ کسی طرف سے ایک شخص کی آواز آئی کہ " کھانا حاضر ہے ۔ دیر سے رکھا ہوا ہے بلکہ رکھا رکھا ٹھنڈا بھی ہو گیا " " آپ اسوقت تک کہاں رہے شوکت جسنے ابھی کچھ جواب نہیں دیا اور پکار لگانے کرنے کے دروازہ میں قدم رکھا کہ خادمہ نے بڑھکر چپاتی اٹھائی اور جو کچھ تھا سو پر رکھی تھی لاکر سامنے رکھدی ۔ شوکت اب بیٹھ گیا اور اپنے از دل عزیز مہمان کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور کوکب کیطرف مخاطب ہو کر کہنے لگا ۔ " میں آج فجر سے آپکے لئے مکان کی تلاش میں پھر رہا تھا "

کر کم [illegible] پھر ملا ۔

شوکت ۔ مکان تو ملا مگر بہت دقتوں سے ملا ۔

شوکت ۔ ہاں واقعی انکو میری وجہ سے بہت تکلیف ہوئی ۔ الحمدللہ کہ آپ کا بہت

رضامند ہون۔

شوکت۔ یہ آپکا حسن ظن ہے۔

کوکب۔ کونسا مکان آپنے تجویز فرمایا۔

شوکت۔ یہی مین نے جس مکان کی نسبت آپ سے عرض کیا تھا وہی لگیا
اگرچہ صاحب کیا عرض کرون ایک گذشتہ کا حال اسی رقعہ مین ہین گذرا آپ اونہون نے
تحریر کیا پہلے تو اونہون نے کچھ جواب ہی دیا بعد مین کہنے لگے کہ اگر وہ نیک ہین
اور دیانتداری سے رہین تو میرا کوئی نقصان نہین ہے۔

کوکب۔ بھلا آپ ہی تو خیال فرمائین کہ مجھے اول تو خلاف وضع کامون سے نفرت
ہی ہے اور پہر مین غریب الوطن اور سب پر طرہ یہ کہ مین اپنے محسنہ کے نیک برتاؤ کا
بھی تو نا ناسپاس ناگزیر ہون برخلاف اوسکے اونکے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی کرون
اور ... وہ ایسی کارروائیان جن سے دوسرونکو صدمہ پہونچے۔

شوکت۔ نہین نہین نے اونکی باتونکو دوہرا خدانخواستہ میرا اس کہنے سے منشا تھوڑا
ہی ہے کہ آپ مین کوئی بدعادت ہے مین ضمیمہ عرض کرتا ہون کہ مین نے آپکے
پہلے ہی جو کچھ اون سے کہا وہ آپکو اونکے برتاؤ سے معلوم ہو جائیگا۔

کوکب۔ کیون نہین مجھے آپسے ایسی ہی امید ہے۔ خدانخواستہ آپ میرے
برے ہین نہین۔ واللہ آپکے احسانات سے تو مین اسقدر گران سر ہون کہ سر
نہین اوٹھا سکتا آپ میرے محسن ہین۔

شوکت۔ اسمین احسان کی کیا بات ہے آپ میری باتون سے کہین یہ نتیجہ نہ
نکالین کہ مین احسان جتلانیکے لئے باتین بنا رہا ہون۔

کوکب۔ استغفر اللہ آپکے فرمانیکی بات ہے۔ بھلا آپکا کیا خیال ہے۔

اسوقت تک وہ بجے ہین کوئی حسرتمند جو ابھی گھر کی بیٹھی بیٹھی اپنے خداداد حسن کو
جسمین بناوٹ اور سنگار کا نام تک نہین باربار آئینہ مین جہانک جہانک کر نیچی گردن کیے
دیکھ رہی ہے اور ... جسکی تابش آنکھونکو چکاچوند پیدا دینے والے [illegible] ہے عالم

شوکت - مین تو اسوقت یہ معافی چاہتا ہون آپ تشریف لے جاوین رفیع آپکی ہمراہی مین ہے گھر آپکو بتلا دیگا بلکہ وہین لیجا کر چھوڑ آئیگا - (اور جیب مین ڈالکر رفیع سے) لو یہ کنجی ہے -

کوکب - کیا کنجی بھی آپ لے آئے تھے -

شوکت - تو پھر کس سے مانگتے پھرتے -

کوکب - مکان تو صاف ہوگا -

شوکت - جی ہان مکان صاف ہے اور چارپائی بھی کوئی نہ کوئی پڑی ہوگی اور اگر ہو تو رفیع سے کہلا بھیجئے مین بھجوا دونگا اول تو ایک دو پلنگ وہان بیوی جان کا بھی پڑا ہوگا اور اگر نہین ہوگا تو مین آپکے پیچھے پیچھے آتا ہون سب انتظام کردونگا

کوکب - آپ ضرور تشریف لاوین بلا آپکے تشریف لائے ذرا بدانتظامی رہیگی -

شوکت بہت بہتر کہکر اندر مکان مین چلا گیا کوکب اور رفیع ادہر چلے - شوکت نے صحن مین قدم رکھا ہی تھا کہ خلاف معمول محلہ کی دو چار عورتین بیٹھی ہوئین دیکھکر وہین ڈیوڑھی ہی مین جھجھک کر رہگیا -

رشیدہ ایک طرف کو لئے مین پلنگ پر لیٹی ہے وہ تین عورتین سرہانے پائنتی بیٹھی ہوئین آہستہ آہستہ سمجھا رہی ہین کہ "رشتہ" اور انہین منا کرتے آج پانچ برس مین خاوند کا خیال آیا - ہم جانتے ہین کہ تم ان چار پانچ سال مین ایک پل آرام سے نہین بیٹھی ہو لیکن کیا کیا جائے یہ کوئی کسی کے بس کی بات تو ہے نہین -

رشیدہ کی سہیلیان جو کبھی کبھی آکر دھیان بٹا دیا کرتی ہین اسوقت سب موجود ہین جتنے منہ اتنی ہی باتین اپنی اپنی سمجھ کے مطابق سب زور لگا رہی ہین مگر رشیدہ ہے کہ ایک کان نہین سنتی اور بیانتک محبت اور رنجیدہ ہے کہ لب تک ہلتے نہین معلوم ہوتے مگر منہ ہی منہ مین کہہ رہی ہے کہ وہ آہ پہلی صورت ہی کمبخت خاوند کا اثر کبھی [illegible] کیا جانتی تھی کہ پیچھے لوگ [illegible] ہوجاونگی سمجھتے [illegible] آپ [illegible]
نامراد [illegible] اسطرح [illegible] کیا جانتی [illegible] نامراد کو

میں بڑے بڑے قدم رکھتی جا رہی ہے اب گھر سے میں پہونچکی طبیعت اچھی سے پر
ہاتھ پھیر کر کہنے لگی۔ تم آج تمام دن کہاں رہے۔

شوکت۔ شوکت جو خاموش بیٹھا تھا آہستہ سے کیا کہوں کہ کہاں رہا۔ مجھے تو آج
تمام دن اسی دوڑ دھوپ میں گذر گیا۔

اماں۔ ایسا کیا ضروری کام تھا جس سے اسقدر مارے مارے پھرے۔

شوکت۔ بات یہ ہے کہ وہ بیچارے کوکب جو ہمارے یہاں ٹھہرے تھے انہیں
ایک مکان کی تلاش تھی میں نے ان سے وعدہ کر لیا تھا کہ میں تمہیں مکان دلوا دونگا
بہتا پہلے مالس یہاں ہی کو آ گئے۔ اب آج خدا خدا کرکے سبکدوش ہوا ہوں بیچاری کو
بڑی مشکل سے کہہ سنکر سیدھا کیا۔

رشید۔ تو کیا حرج ہے ایسا ہی ہوتا ہے آدمی کا کام آدمی ہی سے نکلتا ہے اچھا
ہے کسیکا بھلا ہو جاوے۔

مسکراتی ہوئی رشید تو اٹھکر رشیدہ اور ان عورتوں کے پاس جو رشیدہ کو گھیرے بیٹھی تھیں
جا کر بیٹھ گئی اور شوکت ایک دوسری عورت سے کچھ باتیں کرنے لگا۔ اچھا شوکت کو بھی
باتیں کرنے دیجئے ذری کوکب کیطرف چلئے دیکھیں تو انہوں نے نئے مکان میں
جا کر کچھ آرام بھی پایا۔

تیسرا باب

یک کرشمہ دو کار

بیخودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

نجمہ۔ اماں! اماں

اماں۔ ہاں۔

نجمہ - یہ آدمی جو ہمارے مکان میں آ کر رہا ہے دیکھنے تو نیک معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب سے آیا ہے ہمنے تو بیچارے کی آواز تک نہیں سنی -

امان - تم کیسی بہکی بہکی باتیں کرتی ہو. بیچارہ نیک آدمی ہے اوسے تمھارے دل کے ناپ سے کیا نتیجہ -

نجمہ - اسوقت تو کہیں باہر گیا ہے -

امان - تمہیں کیسے معلوم ہوا -

نجمہ - سلیما ابھی تو کہہ رہی تھی کہ وہ جو تمہارے ہان کرایہ دار آ کر رہے ہیں مجھکو ادہر گلی میں ملے تھے - خیر اسے تو جانے دو ملے ہونگے مگر امان یہ تو بتاؤ کہ ہماری جاجیداد کا اب کیا بندوبست ہوگا -

امان - کونسی جایداد ؟

نجمہ - جایداد بھی کئی ہیں کیا ؟ جو آپکو نام رکھ کے بتاؤں کہ فلانی جایداد یا جی ہمری ایک جایداد -

امان - تو تم اوسکا کیا بندوبست چاہتی ہو - میں نہیں سمجھی -

نجمہ - امان تم بڑھاپے میں کچھ بہک گئی ہو -

امان - بی بی آخر اپنا مطلب بھی تو کہو -

نجمہ - ہان تم سمجھی تو ہو نہیں مطلب کیا خاک کہوں -

امان - میں کیا علم غیب پڑھی ہوئی ہوں کہ تو منہ سے تو کچھ کہے نہیں اور میں آپ سے تیرا مطلب سمجھ جاؤں -

نجمہ - میں تو یہ کہتی تھی کہ پہلے جب کاشتکار لوگ انکی (آنسو بھر کے) موجودگی میں ہی سو حیلہ حوالہ کیا کرتے تھے اور اب تو وہ اللہ کے پیارے ہوگئے اب ان سے روپیہ کسطرح وصول ہوا کریگا -

امان - نجمہ تم بچوں کی سی باتیں کیوں کیا کرتی ہو -

نجمہ - تمہیں میری باتیں بچوں کی سی معلوم ہوتی ہیں اچھا گھبراؤ نہیں آگے آگے دیکھ لینا -

نجمہ اپنی اماں سے کچھ دلہن کے متعلق باتیں کر رہی تھی کہ کسی کے زینہ پر چڑھنے اور کواڑ کھلنے کی آہٹ معلوم ہوئی۔ نجمہ چونکی اور سلیما کہا " ذرا دیکھو تو آیا ہے زینہ میں کون ہے؟

سلیما۔ اجی ہونگا کوئی وہی ہونگے۔

نجمہ۔ سلیمے وہاں تک جانے میں بھی بوجھ معلوم ہوتا ہے اگر وہاں جا کر دیکھ آتیں تو کیا پیر سے پیر گھس جاتے۔

سلیما کچھ نہیں بولی اور تھی چپ چپاتے دروازہ میں جا جھانک کر چلی آئی اپنی جگہ پر آ کے بیٹھ گئی۔

نجمہ۔ (سلیما کو دیکھکر) کون تھا؟

سلیما۔ (پیشانی پر بل ڈالکر) میں نے تو آپ سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ہونگا کوئی وہی ہونگے مگر تم کسی کی سنتی ہی کب ہو۔ تمہیں تو پاس بیٹھے ہوئے آدمی بُرے سے معلوم ہوتے ہیں۔

نجمہ۔ (اماں سے مخاطب ہوکر) سلیما کی باتیں بھی سنیں آپ کی اشارہ کر رہیں اور تیوری کے بل ابھی تک نہیں گئے۔

اماں۔ چلو خاموش ہو رہو اسکی باتوں پر مت جاؤ۔

یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ سب عورتیں جو پہلے ایک جگہ بیٹھی تھیں اوٹھ اوٹھکر اپنے اپنے کاموں میں لگ گئیں اور نجمہ خاموش ہوکر ایک طرف اوٹھکر چلی گئی۔

اس وقت شام کے پانچ بجے ہیں آسمان پر سیاہی مائل سرخی پھیلنی شروع ہو گئی تھی سورج بھی عالم معمور کے اوجالے کو سمیٹ کر کرہ ارض کے سب سے انتہائی تنگ و تاریک گوشوں میں منہ چھپانے کے لیے بڑھ رہا ہے اسکی مقتضا تاریکی ساعت بھر کے مہمان اوجالے کو دفع کرنے کے لئے چاروں طرف سے نمودار ہو کر پھیلنی شروع ہو گئی ہے کوئی بالاخانے کا سرے والا کہ جو مغرب رویہ مکان کے اٹھنے پہلو میں کسی معشوق ساونگی طرح بالکل سادہ دکھلائی دیتا ہے اوسکی رنگت کسی نازنین کے زرد چہرہ کیطرح کھلو

اوٹھا لیا جاتا تھا کہ رخصت کے قریب اوٹھا کر یہ دونوں رکھ لیا اور پھر انہین باتون مین
لگ گیا کہ متعہ کی رسم تو اہل تشیعہ مین جائز ہے اور ہمارے یہان ناجائز مگر مین نے
تو سچ پوچھیے یہی کہہ رکھا تھا کہ مین امامیہ مذہب رکھتا ہون ان لفظون کے کہنے سے تو
کوئی برائی نہین پیدا ہوئی اور اسی پر تو متعہ کی رسم میرے ساتھ ہوئی اگر مین اپنے تئین
شیعہ نہ کہتا تو پھر رشیدہ مجھے کیسے ملسکتی تھی - مگر نہین مین سنئے تو اوسے پہلے ہی جتلا
دیا تھا کہ مین سنی ہون - مگر رشیدہ سے مجھے ہرگز یہ توقع نہین کہ وہ سنی سمجھکر مجھے ملیگی
نہین نہین یہ ہرگز نہین ہوسکتا دل میری ہاں ہے انہین شیعہ و سنی پر کچھہ موقوف نہین آخر
رشیدہ نے جو مجھسے متعہ کیا تھا اوسنے تو یہی آپکو کہا تھا کہ میرے دوسکے شوہر سے بھی قائم
رہین اور قیود شرع امامیہ سے بھی تارک ہون اگر مین تو اپنے شرع کی رو سے بری نہین
ہوا اور جب بری نہین ہوا تو یہی برائی یہی اور جب برے ہی بنے تو یہی ایک دن تو اور
یہی ہزارون ہونے کا خیال فضول -
یہ نتیجہ نکالتے ہی قدم آگے رکھا مگر ٹھٹھک گیا اور شوکت کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا
کہ آپ یہان تشریف رکھین مین ابھی اوپر جاتا ہون ابھی واپس آتا ہون -
شوکت - آپ جا کہان رہے ہین -
شخص - زینہ سے نیچے تک جاتا ہون -
شوکت - خیر ہے تم ایک عرصہ سے فکر مین کیون ہو رہے ہو جو اوٹھے چلے
بیٹھے اور پھر قدم اوٹھایا - ٹھہر گئے -
شخص - نہین سبب کوئی فکر نہین بلکہ بیٹھے بیٹھے مجھے ایک کام یاد آگیا جس کے
مین فوراً اوٹھ کھڑا ہوا اور بعد مین یہ خیال کرکے کہ چونکہ ہمارے یہان بدون استخارہ
کے کہین جانا یا کسی کام کا کرنا ٹھیک نہین اسلیے رکا اور استخارہ کیا وہ ٹھیک معلوم ہوا
چلا کہ پھر شک پیدا ہوا اور پھر دوبارا استخارہ کیا اب کی مرتبہ مجھے اچھی طرح اطمینان ہوگیا
شوکت - تو کتنی دیر مین تشریف لائیگا -
شخص - پندرہ منٹ مین حاضر ہوتا ہون -

شوکت ۔ کیا قریب ہی جائیگا ۔

شخص ۔ (کچھ تامل کے ساتھ) ہان ہین جاتا ہون ۔

یہ کہکر باہر نکلا تو اندھیری اچھی طرح چھائی اور شب تاریک بالکل ظلمات کا نمونہ بنگئی
اندھیری رات کی سائین سائین تیز ہوا کے جھونکے جنسے دنیا کا کرہ باد گونج
رہا تھا دیکھکر سہم گیا مگر دل کو دلاسا دیکر پھر قدم بڑھایا لیکن کچھ ایسا خوف طاری تھا
کہ ایک ایک پانون من من بھر کا ہوگیا اوٹھائے نہین اوٹھتا رکھتا کہین ہے پڑتا
کہین ہے ۔ جسطرح قدم آگے کو نہ اوٹھے اور تنگ کر بیٹھ گیا ۔ سیڑھیون پر بیٹھ گیا اور
بیٹھکر ۔ مین سمجھ گیا ہونگا میرے پانون آگے کو کیون نہین اوٹھتے ۔ اوٹھاتا ہون
آگے کو پڑتے ہین پیچھے کو اور دونون پیر کچھ بھاری بھی معلوم ہوتے ہین ۔

اگرچہ اسوقت تمام دنیا سوہی ہے مگر یہ ہے کہ نیند کی اول سیڑھی پر دونون ہاتھون
سے اپنا سر پکڑے لیا ہے اور بیٹھے بیٹھے دفعتًا گھبرا کر اوٹھا ۔ کھڑا ہوکر اب کو بیت
تو بالکل فاترالعقل ایسا بنگیا ۔ کیا تمام رات یہین گنواونگا ۔ آخر وہ بھی آدمی ہین انہین
بھی مکان کو جانا ہے ۔ کچھ وہ بھی سو رہینگے پندرہ منٹ کے بجائے ایک گھنٹہ کے
قریب ہوگیا ۔ مگر مین کس کام کو آیا تھا ۔ توبہ توبہ اتنی دیر مین بھول ہی گیا میرے حافظہ پر بھی
پتھر پڑگئے بھلا کہان کے ارادہ سے اور کدھر کہان سوچ رہا ہون ۔

مجھے یاد آتے ہی وہم کرتا ہوا وہین سیڑھیان طے کرگیا جونہی سیڑھی پر یہ یاد کرکے کہ
شوکت کہہ رہے تھے کہ آج تمھاری بہن اپنی سسرال مین گئین ایک ٹھنڈی سانس
لیکر رہ گیا اور کہنے لگا ۔

کوکب ۔ افسوس مین بھی دنیا مین کیون پیدا ہوا مجھے آسمان کے ہاتھون کبھی
ایک دم بھی آرام نہین ملا ۔

یہ لفظ کوکب کی زبان سے نکلا ہی تھا کہ کسی کے پانون کی آہٹ دروازہ بند کرنے کی
آواز کانون مین آئی کہ جسکو کسیقدر سکوت کے بعد آواز سے پوچھا کہ یہ کون ہے جو بیوقت
زنجیر کھولتا ہے ۔ مگر اوس طرف سے جب کوئی جواب نہین آیا تو ایک بڑے جوش

کے ساتھ وہ بھی سیڑھی پر ہولیا اور دروازہ پر پہونچ گیا۔ ابھی کسی دوسرے شخص کا ہاتھ
اوسکے ہاتھ میں آگیا جو سپاہی پکڑ لیا۔ جو پیچھے کا ہاتھ سے پکڑتا تھا کہ ایک طرف
کسی نازک اور خوبصورت شخص کا پہلا اور پیچھے تک پڑا ہوا آنچل سرعت کیساتھ
اوپر اوپر کو اوٹھتا منظر پڑا اور چراغ کی بجھی ہوئی روشنی کو وہاں میں چھپا لیا جس سے چراغ
گل ہوگیا۔ تمام میں بالکل اندھیرے سے یہ حالت ہوگئی کہ اگر آدمی ہاتھ پر ہاتھ مار
بھی نکلجائے تو پتہ نہ چلے۔

کوکب اس حیرت انگیز سین سے سخت حیران و متعجب ہوا کہ ابھی ایک آن واحد میں
کیا سے کیا ہوگیا۔ یہ کوئی آسیب تھا یا چھلاوہ تھا کہ ابھی آنکھوں آنکھوں میں غائب ہوگیا
چاروں طرف ہاتھ پھیلاتا ہے کبھی کبھی ایکایک اس خلا کو جو زمین اور چھت
کے درمیان ہے ٹٹولتا ہے۔ مگر وہاں کچھ ہو تو ملے۔ اگرچہ یہاں پر تھوڑی سی دیر پہلے
بھی کوئی کوئی ایسی تیز روشنی نہ تھی جس سے ایک دوسرے کے خط و خال اور اون
قدرتی صنعتوں کو جو روئے معشوق پر ایک قسم کی دلچسپی اور ہر دلعزیزی پیدا کردیتے
ہیں اول ہی نظر میں دیکھ سکے تاہم نظر آتا تھا ایسی اندھیری چار آنکھیں ہوتے ہی
ایک دوسرے کے دل میں سرایت کرگیا جو اوس سے کوکب کچھ ایسا متاثر ہوا کہ اوسکی
آنکھیں کھلی کی کھلی رہگئیں اور سوائے کسی کی ایک صورت کے جسکا عکس دل میں رہگیا ہے
اور کچھ پتہ نہیں۔ لیکن حالت بری ہے اندھیرا ہو رہا تمام میں دیکھ چکا۔

کیواڑ کھولے باہر گیا لوٹ آیا زینہ پر چڑھ گیا ایک ایک سیڑھی پر چڑھ کر دیوار دروں پر ہاتھ
پھیر رہا ہے مگر یہاں کیا دھرا ہے مجبور ہوکر کوٹھے پر چڑھ گیا اور دروازہ پکڑ کے "آج
میں ہی اپنے آپے میں نہیں ہوں۔ میری عقل ٹھکانے نہیں یا مجھے ایسے واقعات
پیش آرہے ہیں جس سے خواہ مخواہ میں شک میں پڑجاتا ہوں۔ کیا کیواڑ اون کے کھٹکنے کی
آواز نہیں سنی یا زنجیر ہلنے کی [illegible] نہیں سنائی دی۔ یہ جو کچھ میں کہہ
رہا ہوں سب ٹھیک ہے۔ یہ باتیں وہ اپنے کانوں سے سنیں اور بیہوش ہوگیا

* یہ وہ دروازہ ہے جو صدر دروازہ اوس مکان کا گنا جاتا ہے۔

میں اپنی طرف لگی ہوئی دیکھکر اپنے چہرے کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے اگرچہ
وقت تمام مکانوں کے دروازے مجنون ان خواب کی آنکھوں کیطرح بند ہیں لیکن ایک
کمرے کا دروازہ کسی دل بیقرار کی آنکھوں کیطرح جسکی مشتاق آنکھیں تمام رات چھت
سے لگی رہتی ہیں کھلا ہوا ہے اور ایک بجلی کا لیمپ جسکی روشنی پر کر چاندنی کا دھوکا
ہوتا ہے روشن ہے۔ گو ہوا کی سنسناہٹ اور جھینگون کی کھڑکھڑاہٹ کے سوا
شب دیجور کا ایک سناٹا ہی ہے لیکن کوئی مجنون جو ابھی یہ کہتی ہوئی آکر لیٹی "کہ یہ
کون شخص تھا جسنے اسطرح بیباکی کے ساتھ مجھپر ہاتھ ڈالا۔ کسی اجنبی یا غیر شخص کی تو
مجال نہتی جو یوں میرے مکان میں گھسکر مجھسے دوچار ہوتا۔

پلنگ پر پڑتے ہی اوسے کچھ اونھیں پچھلی باتوں کا دھیان بندہ گیا" کہ یہ کون آدمی تھا مگر
کوئی بھی ہو تھا بھلا مانس۔ ہائے جب اوسنے میرا ہاتھ پکڑا میں کیطرح تھرا گئی۔ کیا
اوسنے میرا ہاتھ جانکر پکڑا تھا۔ نہیں اتفاق سے اوسکا ہاتھ میرے ہاتھ پر پڑ گیا مگر
کتنا ملایم ہاتھ تھا۔ کیا مردوں کے ہاتھ بھی ایسے نرم ہوتے ہیں۔ خدا کی مخلوق ہے
سینکڑوں طرح کے آدمی بستے ہیں۔ میرے حواس اوسوقت کچھ ایسے اوڑے
کہ میں یہ بھی نہ دیکھنے پائی کہ یہ کسطرف سے آیا تھا۔ مگر ہمارے گھر میں کسیطرف کوئی ایسا راستہ
نہیں جو باہر کا آدمی اندر گھر میں چلا آوے۔ کیوں دروازہ ہے ایک کیا رستہ ہے
مگر دروازہ تو میں نے شاید پہلے بند کر دیا تھا۔ نہیں بند کہاں کر پائی تھی زنجیر ہی لگا
تو کھڑی ہوئی تھی کہ دفعتاً .... اف رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں
مگر کیواڑ تو میں بند کر چکی تھی۔ مگر وہ جب تم سے پیچھے کیواڑ تو ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ زینے پر سے آیا مجھے یاد پڑتا ہے کہ اوسنے پہلے ایک آواز بھی تو دی تھی کہ "دروازہ
میں کون ہے جو کیواڑ کھول رہا ہے" مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیا ہی شخص
ہو جو بالا خانہ پر آکر رہا ہے۔ ٹھیک وہی تھا ورنہ کسیکو کیا ضرورت پڑی تھی کہ شخص زنجیر کی
آواز پر دو تین سیڑھیاں پھاند کر آتا مگر آدمی تو حسین ہے۔ اون مجھے کسی کے حسن سے
کیا غرض۔ مگر دیکھو تو کسقدر انسانیت ہے۔ کیا اوسنے مجھے بھی دیکھا ہوگا نہیں نہیں

رہا ہون سے ایسا شخص اللہ جس سے مین بھاگا کرتی تھی تیون نکلنگی۔ کیا دنیا مین
کوئی بھی عورت بدون [illegible] ازدواجی زندگی بسر کرسکتی ہے تجہین صرف [illegible]
موت کی فکر ہے اور کوئی فکر نہو۔ سے مین اپنے تجربہ کے موافق تو یہ بات نہایت
زور کے ساتھ کہہ سکتی ہون کہ خدا نے مرد و عورت کا جوڑا اور ایک دوسرے کا ہمدرد
ہمراز و [illegible] زندگی کا عمدہ ترین سامان پیدا کیا ہے اور نہ محض اس غرض سے کہ اطمینان
کی زندگی بسر کرین بلکہ ترقی نسل ہو۔ قطع نظر اسکے اگر کوئی اس سے یہ مطلب
لینے لگے کہ محض ایک حیوانی زندگی بسر کرنے کے اور قوت شہویہ فرو کرنیکے اور کوئی
نفع نہین ہے یہ غلط ہے۔ یہ کتنی اچھی بات ہے کہ دو شخصون کی باہمی صحبت ایک
دوسرے کے خیالات پر کیسا گہرا اثر ڈالتی ہے۔ یہ سب اصول کے مطابق باتین
ہین جو ازدواجی [illegible] سے انجام پاتی ہین اسوجہ سے شرعاً کسی عورت کو [illegible]
روسکو تمام عمر کے لئے رنج و مصیبت مین مبتلا کردیا ہے۔ مین ان خیالون کو اپنے
اوپر قیاس کرتی ہون کہ ٹھیک [illegible] ابھی کچھ زمانہ نہین گذرا ہے لیکن میرے دل کی
کچھ عجیب کیفیت ہے۔ میرا دل میرے اختیار مین نہین۔ بھلا مین کس سے کہہ رہی ہون
کیا دیوارون سے [illegible] مین ایسی کمبخت ہوگئی اگر یہ سب کی سب جاگتی ہون تو سنکر کیا کہینگی
یہ کہینگی کہ یا مین کسی کی برائی کر رہی ہون۔ مین تو اپنی درد بھری سرگذشت کہہ رہی ہون
کہ کب کتنا نیک آدمی ہے چہرہ پر شرافت برستی ہے پھر مجھے کیا مجھے تو اوسکا
نام لینے سے کچھ تسلی سی ہوتی ہے مگر اوسکو مین کسطرح دیکھ سکتی ہون گو ایک ہی گھر
ہے پھر بھی سو دیکھنے والے ہین۔ ہائے آج کمبخت بستر پر بھی تو کانٹے چبھتے
ہین۔ اُف اُف

یون ہی دو چار منٹ بستر پر سیدھی لیٹی تھی کہ تکیہ پر سر رکھکر سوچنے لگی اور پھر دفعتاً
سر اوٹھا کر ادھر اودھر دیکھا۔ اور بیٹھنے کا ارادہ کیا مگر یہ سمجھکر کہ ممکن ہے کہ کوئی جاگتا ہو
سلیما۔ [illegible]۔ گھبرا کر ایک آواز مین جو [illegible] بیٹھی ہی اور [illegible]
بڑی بیباک ہوگئی" بیباک کا لفظ زبان سے نکلا ہی تھا کہ آنکھین بھر آئین آنسوون

کی بڑی نیند لگی ہی۔ تمام بستر تر ہو گیا جو آنسو کہ آنکھوں سے نکل رہے تھے وہ سفید ہو کر موتی
موتی سے گر گر کر ٹوٹنے لگے۔ مجھ کو ایسے بڑے ایک جوش خروش کے ساتھ
اوٹھنا اور اپنی آزردگی پر شرمندہ ہوکر بالیوں سا نہ ایسی صورت تھا کہ ٹھیر جاتا اور حسرت و یاس
کے ساتھ سانس لیتی جس سے تمام بدن اوپر کو کھنچ جاتا ہے۔

یہ تمام حرکتیں لیمپ کی روشنی میں کچھ ایسی دلکش معلوم ہو رہی ہیں کہ جس کے دیکھنے والوں کا
دل امنڈ آتا ہے مگر مجھ پر ناقابل برداشت مصیبتیں بڑے اطمینان کے ساتھ
جھیل رہی ہے جیسے ہو۔ اسکا کبھی کبھی سسک کر یہ کہنا کہ قدرت نے تمام سختیاں کیا
میرے ہی نصیب میں لکھدی ہیں اور پھر ایک دردناک آواز میں رک رک کر اپنے
طالع کی برائیوں کو دوہرانا اور آہ بھر کر خاموش ہو جانا کچھ ایسا دلخراش سماں ہے کہ تمام
رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جی یہ چاہتا ہے کہ وہ جو آنسو اسکے ساتھ ہی ہم بھی
گرادیں۔ مجھ پلنگ سے پیار تھی اور کیواڑوں سے لگ کر ایک ہاتھ زنجیر اور دوسرا
چوکھٹ پر رکھکر پیار آتی ہوئی آواز میں "کیا دنیا میں ایک تم ہی محبت والی ہے۔ اتنی
اسقدر بیباکی ارے توبہ کہیں عقل ہی گم ہو گئی۔ بھلا یہ بھی کوئی بیباکی ہے" دنیا ہا
لنکر ڈر سے دو رہے زنجیر کھولدی اور دبے دبے پاؤں سے کہتے ہو گئی لیکن اجنبی
مرد کی صورت دیکھکر وہیں بیٹھ گئی اور منہ جو کھلا ہوا تھا اوپر نقاب ڈال لی اور بیٹھے
بیٹھے بڑی شرم کی بات ہے" گھڑی بھر میں ایسی از خود رفتہ ہو گئی ایسے بھی کہیں
فریفتہ ہوا کیے ہیں۔ ایک اجنبی شخص کے پاس جس سے کبھی سوا اسے اسوقت
کے آنے وہ کیا وقت تھا دیکھنے کا موقع نہیں ملا بیتاب چلی آئی۔ دیکھیگا تو کیا
کہیگا۔ اسنے بھی خود مختار رہنے نہیں دیا کرتے۔ کیا میں خود چلی آئی میرا دل کھینچ لایا
ہے میں اس دل کے ہاتھوں کیسی مجبور ہو گئی۔ نہ معلوم یہ تمہیں کیا کیا گمان کرتا ہے
ہے میرا پردہ وردہ سب جاتا رہا۔ مگر نہیں میں نے تو گھونگٹ کر لیا پھر کیا اس
مجھے دیکھا نہیں۔ کوئی سوتا ہوا بھی دیکھتا ہے۔ سوتا ہوا رہا ہے یہ کہا اور کچھ
خیال کے دل میں پیدا ہوتے ہی لوٹ آئی زینہ کے کواڑ آہستہ سے بند کئے اور پلنگ

آکر لیٹ رہی آنکھیں بند کرلیں چادر منہ پر ڈال لی جس سے کچھ غفلت سی طاری ہوگئی اب چار طرف ایک سناٹا ہے سوا اسکے جو کہ چوکیداروں کی آوازوں کے جو کبھی کبھی اپنی بھیانک آواز سے جاگو۔ ہوشیار رہو پکار اوٹھتے ہیں اور کسی کی آواز سنائی نہیں دیتی۔ اب ہم ناظرین کو ہیرو کی طرف لے چلتے ہیں دیکھیں انکی حضرت کی کیا حالت ہے۔

چوتھا باب

آغاز محبت

خدا رکھے محبت کو کئے آباد دونوں گھر
میں اوسکے دل میں رہتا ہون وہ میرے دل میں رہتے ہین

صبح کے وقت کی ہوا نے جو ابھی خواب ناز سے اوٹھتی معلوم ہو رہی تھی کچھ اس روش سے اٹھلا اٹھلا کر قدم رکھنے شروع کئے کہ رات بھر کے جاگے ہوئے جو پچھلے پہر سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سویرے کے اوجالے کیطرف نہایت افسردہ اور امید کیساتھ تک رہے تھے مست خواب ہوکر خراٹے لینے لگے مگر اوس گرفتار محبت نے اپنا تمام عیش آرام کسی کے اوٹھتے جوبنوں کے ہمیشہ جڑہا کر پلنگ پر قدم رکھا ہے کہ ابتک اوسی کے خیال میں ڈوبا ہوا ایک زانو بیٹھا ہے اور بس سے مس نہیں ہوتے فجر کردی۔
کوئی چاند اوسکے پاس وفا امیدی کا ایک ہجوم ہے جانوروں کی چہچہاہٹ اور گھنٹوں کی آواز سے جو کانوں میں گونج رہی ہیں کسیقدر آنکھ کھولکر آسمان کیطرف دیکھ رہا ہے اور غنودگی میں آکر کروٹ لے لیتا ہے مگر جگر میں چٹکیاں لینے والے خیال نے دفعتاً اوٹھا کر بٹھا دیا جس سے ایک آہ بھر کر چپ رہگیا اور اپنے تمام شب کی خیالی ناکامیوں پر آنسوؤں بھر لایا۔ گو آنسوؤں کا ایسا سلسلہ نہیں بندھا جس سے تمام کپڑے شرابور ہوجاتے۔ تاہم آتش دل کو سرد کرنے کیلئے چشم کا تر ہوجانا ہی کافی ہے اگرچہ یا اوسی

نہین میرا دل اسبات کی گواہی دیتا ہے کہ جسطرح رات بہر مین بیچین رہا ہون وہ بہی
اسیطرح بے چین رہی ہوگی ۔ اُف اوسکو کیسی گہبراہٹ ہوتی ہوگی ۔ کیا
گہبراہٹ ہوتی تو میری طرح وہ بہی نہ سوسکی ہوگی اور تہکر یون ہی پریشان پہرتی ۔ ہاے
مجہکو تو اسوقت سخت اوجہن ہورہی ہے ۔

اسی بیتابی کی حالت مین یہ کہتا ہوا اپنی جگہہ سے اوٹہا اور ادہر ادہر وحشیون کیطرح ٹہلتا
پہرنے لگا ۔ گو گریبان کہلا ہوا ہے ہاتہون کو ادہر ادہر پہینکتا جارہا ہے لیکن وحشت
لحظہ بلحظہ ترقی پر ہے ۔ خیر ۔

یہان پر تو یہ وحشت ایک قسم کی جو عاشقون کی گہٹی مین پڑی ہے لحظہ بلحظہ ترقی کرتی
جارہی لیکن ادہر بہی جون مرغ سحر نے کان کے پردہ پہاڑنیوالی آوازون سے چونکایا
صبح کے بیخبر سونیوالون کو میٹہی نیند مین نہایت ناگوار معلوم ہوتی ہین تمام گہر بہر کو
بیدار کر دیا بلکہ نہ معلوم نجمہ کے دل مین کیا کیا خیال پیدا کردے ۔ نجمہ جسکی تمام رات
اسیطرح بیٹہے بیٹہے گذری اور پلنگ پر کمر تک نہین لگی وہ ایسی آوازون کے سننے کی
پہلے ہی سے عادی ہے اور یہ آواز اوسکو نہ صرف صبح ہونیکی وجہ سے امیدوار بنا
رہی ہے بلکہ اس تنہائی مین کہ جہان رات بہر نجمہ کی آواز کے سوا اُسکے کسی ذیروح
متنفس کی آواز کیا موجودگی کا خیال ہی دل مین نہین آیا کسقدر وحشت کے ہٹانے
مین حصہ لے رہی ہے ۔ لیکن نجمہ جو شب مہاجرت سے اکتا کر صبح کی روشنی کیطرف
ٹکٹکی باندہے تک رہی ہے اسوقت اوسکی حیرت انداز نگاہ کسی پرنالہ کے نیچے
اسطرح پڑ رہی کہ جس سے پایا جاتا ہے کہ یہ پارہ پارہ دیکہنے کا ارادہ کرتی ہے لیکن پہر
یہ کہکر کہ "کوئی ردی کاغذ ہوگا" بیٹہی رہجاتی ہے کہ فوری خیال جو ہوا کہ پرچہ کبہی کسی
جو اوڑتا آتا دیوار سے ٹکرا کر اپنے چکر کہاتا تہا کاغذ کو زمین سے اوٹہا کر کچہہ چکر دیکر وہین
کہلا ہوا چہوڑ کر آپ غائب ہوگیا ۔ بدل گیا اور یہ کہنے لگی کہ یہان تمام گہر تو کوئی ایسا
کاغذ اسجگہ نہین پڑا تہا اب کہان سے آگیا ۔ پہر یہ دیکہکر کل سلیقہ ہی تو اس پلنگ سے یہ
کچہہ کاغذ سے کہولے بیٹہی تہی ممکن ہے کہ اوسمین سے ہی اوڑ کر جا پڑا ہو لیکن یہ تو خط ایسی

اشکن دیا کاغذ ہے کیا ان مین سے ابھی ایک بھی نہین اوٹھی - تو یہ کس بلا کی نیند ہے
کیا کہین یہ مردون ہی سے شرط باندھکر سوئی ہین -- مگر یہ کہکر اچھا پڑی رہی مین اوٹھکر بھی تو
مجھے ہی حیران کرینگی -

اپنی جگہہ سے اوٹھی دو چار قدم چلی - جھکی - کاغذ جیسے کبھی ردی کاغذ کا اور کبھی خط کا گمان
گذرتا تھا اوٹھا لیا - کھولا - دیکھا - منہ ہی منہ مین پڑہتی رہی - ختم کر دیا اور پھر دوبارہ پڑہنے
لگی ختم کر دیا - لوٹ آئی - بیٹھکر پلنگ پر سامنے رکھکر - کہا - اسکا جواب لکھون نہین
ضرور لکھون - مگر جواب مین کیا لکھون - لو خط ہی لکھنا پڑا - جو جی مین آئیگا لکھدونگی مگر
مین لکھونگی کب ابھی لکھنا چاہیے وہ تو انتظار کرتا ہوگا اور نہ انتظار کرتا ہو - گھر کے آدمی بھی تو
تمام اوٹھ کھڑے ہونگے - پھر کیسے لکھونگی - اچھا مین نے ابھی لکھ بھی لیا تو اوسکے
پاس بھیجونگی کسطرح - اسکے لئے تو خاص آدمی چاہیئے - ہائے میرا تو کوئی دنیا مین
دردشریک بھی نہین - اگر سلیما کو کہون تو وہ کس قابل ہے مگر نہین انکار تو نہین کریگی ہان
اگر وہ پوچھنے لگے کہ یہ کیسا کاغذ ہے تم کیون بھیجتی ہو کیا کہونگی - کہ کہتی ہی کیا یہ کہدونگی
کہ فلانے کا تنکا ریا اسقدر روپیہ باقی ہے اور اتنا وصول نہین ہوا - تم بیٹھکر دیکھ لو اور
وصول کر لو - یہ لکھا ہے '' خیر یہ تدبیر اچھی ہے بشرطیکہ وہ اسے کچھہ اور نہ سمجھے اگر اس
خط کو کسی دوسرے نے دیکھ لیا یا سلیما ہی پڑھوا لے تو پھر بڑی مشکل ہوگی - نہین سلیما پر مجھے
اعتبار ہے وہ میرے برخلاف ہرگز نہ کریگی - اگر مین اوس سے تمام قصہ کہدون - نہین نا
ابھی نہین پھر دیکھا جائیگا -

بستر سے اوٹھکر اندر باہین ہاتھ کیطرف کھڑکی مین سے ایک صندوقچہ نکالا اور
بستر ہی پر رکھکر کھولا - کاغذ نکالا - خط کا جواب لکھنے لگی -

نجمہ - ع

آگ لگ جائے آنکھ لگنے کو
نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ لگی

پیارے - کب میرے زخم جگر پر مرہم تشفی کا پھاہا رکھنے والا تمہارا خط ایسے وقت مین
پہونچا جب انتظار تھون - کہ مرنے کی بیچ سرحد ہی تھی اور زبان کی طاقت سلب ہو کر جان سے ہاتھ

دینے بیٹھنے کے لیئے تیار ہو گئی تہی - اُف کیسا زخم کاری لگا تہا کہ آپ سے آپ خارش اور دکھ
اوسکو ہرا ہو جاتا ہے اور ٹیس سی کے ساتہ ایسی تپک اوٹھتی ہے کہ منہ مین زخم منہ کیطرح
کہلکہلا کر ہنس پڑتے ہین ہاے کیفیت … لطافت سے بہی تو کسی … کیطرح جدا نہ پایا -
اس مرض مین کہانسیکے لیئے نئی نئی ایسی عمدہ تجویزین ہوئی اور تدبیرون کے بجاے فراق کی رنگینین جو
آٹھون پہر پہلتی پہرتی رہتی ہین اور اونپر بہی بس نہین آئندہ دیکھیے سقدر کیا دکہاتا ہے
ہاے وہ کون گہڑی تہی جبکہ یہ مرض لگا … کشمکش ہجر سے جسم چہوٹ سے لئے اپنا نہ
ہو گئی تہی کہ تمہارا محبت نامہ پہونچ گیا ہے … مسیحائی کا کام کر گیا ورنہ نہ معلوم
بیکلی اور مایوسی سے کیا آفتین آتین اور کسطرح بیتتی - میری از خود رفتگی کا کچھ حال پوچھیے
گو مین تفصیل کے ساتہ تمام دکہڑا رو گئی مگر مجھے اوسکی اصلا خبر نہین کہ مینے کیا لکہا اور
مین کیا لکہہ رہی ہون اپنی رام کہانی تو مجذوب کی بڑ ہے جسکی سمجہ مین جو آئے مطلب
سمجہ لے تمہارے دیکھنے کے بعد جو مجھے شوق تمسے ملنے کا ہوا وہ بیچینی کی صورتین
ہر وقت کلیجہ مسلتا ہے - مین نہین کہہ سکتی کہ یہ رات مین نے کسطرح بسر کی مگر وہ سحر
شب کی بہی ابہی سے فکر و انگیز ہے - مین نہین سمجہتی کہ محبت کی انتہا یہی ہے یا اسکے
سوا کچھ اور بہی قسمت دکہائیگی - ہاے وہ لوگ کو سنے ہونگے جو یہ کہکر جی ٹہنڈا کر
لیتے تہے کہ ہم خود لیلی ہین یا ہم خود مجنون ہین … تو ان لفظون کو بہی ہزار بار زبان سے
کہا کہ مین خود کوکب ہون - بال بال مین اوسی کے جلوے کا اثر ہے اور یہ بات صحیح بہی
ہے تاہم میرے دلکو اطمینان نہین ہوتا گو طرا … مطلب سے بہی میری امید پوری نہین ہوتا
مگر چونکہ اب کسقدر میری طبیعت ٹہیک اسوجہ سے بدل رہی ہے کہ مین تمکو خط لکہہ رہی
ہون اسواسطے جو بات سوجہ جاتی ہے لکہہ دیتی ہون - مین خود بہی سمجہتی ہون کہ لفظون کی
بہرتی سے سواے طول عبارت کے مطلب خاک نہین نکلتا مگر کیا کرون میرا دل نہین مانتا
پہر ہے آخر مین میری یہ عرض ہے کہ آپ اسبات کو سمجہین کہ کسی مریض کا علاج ہمارے
ہاتھون مین ہے اور اوسی کے ساتہ اوسکے اچھے کرنیکی کوشش کرین - زیادہ والشوق

از خود رفتہ تمہاری جان نثار نجمہ

خط تمام کرنے کے بعد ایک حیرت آمیز نظر اس انداز سے ڈالی جس سے یہ صاف
ظاہر ہے کہ میرا دل نہیں چاہتا کہ یہ مشتاق آنکھیں تو محروم رہیں اور قاصد آنکھوں کے
رستے اپنے حوصلے نکالے۔ پھر کچھ ضبط کرکے اوٹھی اور سلیما جو ابھی اوٹھی بھی نہیں تھی
اوسکو آواز دینا مناسب نہ سمجھا بلکہ دبے پانوں قریب جاکر خود جگانے لگی کہ تحفہ
چھونے ہی پائی تھی سلیما دفعتاً کے چونکنے سے اوٹھکر بیٹھ گئی مگر آنکھیں بند ہیں کچھ
سے کہنے کا ارادہ کر رہی ہے لیکن زبان نہیں کھلتی۔ گھگیا کر رہ گئی! ہین!! میں تو
پڑھنے بیٹھنے کی بھی نہیں رہی۔

یہ کہا اور پھر لیٹ رہی کروٹ لے لی چادر سے منہ ڈھانک لیا۔ اب تحفہ کو فکر ہوئی
کبھی دانتوں میں اونگلی دابکر سوچنے لگی۔ کبھی جگانے کے لئے پھر سلیما کیطرف ہاتھ
بڑھاتی ہے۔ گو تحفہ سلیما کے برابر دوسرے پلنگ پر بیٹھ گئی مگر دل میں سوچ رہی ہے
کہ اگر کوئی اسوقت میری پریشانی پر غور کرے اور مجھکو یہاں پر اس صورت سے دیکھے
تو کیا کہے اور کہتے ہی کیا لگا۔ مگر اماں تو ضرور ہی تاڑ جائینگی۔ ہائے میں کیا کروں
اگر اسکو جگاتی ہوں تو یہ میری جان پر آ بنیگی اور یہ سمجھا چھڑانا بھی مشکل ہو جاویگا۔ اگر نہیں
جگاتی تو مطلب فوت ہوا جاتا ہے۔ لاؤ اسے جگا دوں جب یہ بگڑیگی تب
دیکھ لونگی۔

یہ کہتے ہی ہاتھ بڑھایا اور اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوٹھا کر بٹھا دیا۔ سلیما جو ہاتھ پکڑنے کے ساتھ
ہی اوٹھی چلی آئی بھونچکوں کیطرح تحفہ کے منہ کو تکنے لگی گو آنکھوں میں نیند بھری ہوئی
ہے مگر ہلکر آنکھیں کھول دی ہیں۔ آنکھیں کھلتے ہی جو آس پاس کیطرف نظر اوٹھی
وہ جو سب تمام میں پہلی دیکھکر ششدر رہ گئی منہ پر پھیر کر کلمہ پڑھا اور تحفہ سے بیتحاشا
طور پر مخاطب ہوکر) آج تم اسقدر سویرے اوٹھ کیوں بیٹھی ہو تحفہ۔
تحفہ۔ اور کیا تیری طرح نہ نماز کی نہ روزہ کی۔ تیری طرح پلنگ کے پانوں توڑا کریں
کیا ابھی سویرا ابھی نہیں ہوا۔ ذرا آنکھیں کھولکر تو دیکھ۔ سورج کہاں آ گیا۔ اور تم
سویرا ابھی نہیں ہوا۔

سلیمًا۔ تو مجھے آج ہی اتنی دیر ہوگئی ہے نہین تو مین سب سے پہلے اوٹھا کرتی ہون۔

نجمہ۔ خیر! اسے ذری اوٹھکر یہ خط تو کوکب کو دے آ۔

سلیمًا۔ (حیرتک تعجب کے ساتھ) ہین! یہ کیسا خط۔ کیا ایک غیر شخص سے خط وکتابت بھی ہوگئی۔

نجمہ۔ سلیمًا تو بہکی بہکی باتین کیون کرتی ہے اسمین غیر اور اپنے کی کونسی بات نہین شاید تجھے معلوم نہین ہان تجھے کیون معلوم ہوگا۔ وہ جو کل ایک نیا تشنکار آیا تھا دیکھو نام یاد نہین رہا کچھ ایسا ہی نام تھا میرے جی ہی جی مین پھر رہا ہے اوپر جاتے دے یاد نہین آتا۔ وہ کہتا تھا کہ میرے ذمے جو آپ کا نکلتا ہے وہ حساب کرکے لیلو (ٹھنڈی سانس بھرکر اور دو چار آنسو گراکے) مین کسکو بھیجون اور میرا ایسا کون رفیق ہے۔ لہذا اس کاغذ مین مین نے تمام باتین لکھدی ہین وہ جاکر جو کچھ ہوگا لے دے آویگا۔

سلیمًا نے نجمہ کی باتین بہت غور سے سنین اور بہت اچھا کہکر خط لیا۔ چلی اور زینہ پر چڑھکر کنڈی کھٹکھٹائی۔ اندر سے کوکب کنڈی کی آواز سنکر ننگے پانون آیا سلیمًا کو دیکھکر ہکا بکا رہگیا۔

اگرچہ کوکب کے دل مین اسوقت طرح طرح کے شبہے گذرنے لگے اور سلیمًا بھی تاڑگئی مگر اوس نے وہ خط جو مٹھی مین لیے کھڑی تھی کسیقدر ہاتھ بڑھاکر کوکب کے حوالہ کیا اور یہ کہکر چلدی کہ یہ خط بی نجمہ نے دیا ہے۔

گو یہ لفظ ایسا تھا کہ جس سے کوکب کو انتہا درجہ کی خوشی حاصل ہونی چاہیے تھی لیکن اوسنے خط کھولنے اور پڑھنے سے پہلے اس خوشی کو عارضی سمجھا اور محض شکریہ ادا کرکے لوٹ آیا۔ اگرچہ انتشار جو خط کا نام سننے سے پہلے تھا اوسمین کوئی تخفیف نہین ہوئی لیکن کسیقدر امید بندھجانے اور اپنے خط کا جواب پانے پر ایک قسم کی تسکین ہوگئی۔ گو خط ہاتھ مین ہے لیکن کھولا نہین کہ اسوچ رہا ہے کہ دیکھیے کیا لکھا

ایسی پری شمایل حورزیب کے ملنے کی آرزو کرتا ہون مگر نہین اسوقت مین مجھے ایسا
خیال ہی کیون آنے لگا تھا - یہ آنکھون مین مسمیریزم کا خاصہ ہے کہ چار ہوتے ہی ایک
دوسرے سے متاثر ہوجاتی ہین - لو اب ہی کیا بگڑ گیا - کاش تم پہلے ہی نقوائین
تو معلوم ہوتا - واللہ تمہارے خط سے میری ڈھارس بندھ گئی - گویا گئی ہوئی
امید واپس آگئی - گو یہ بھی میری کوشش ہے لیکن مین تمہاری اس یاد آوری کا
مشکور رہون گو خط کے ذریعہ سے تو مین دلکی بھڑاس تو نہین نکال سکتا کیونکہ خط تو لکھہ
رہا ہون مگر لکھون حسرتون اور آرزون تمناؤن کا خون ہوا جاتا ہے لیکن مین نے
یہ سمجھہ لیا کہ عرض مدعا کے لیے تو اچھا ذریعہ ہاتھہ آگیا - یہ قصہ تو بیسے دم کے ساتھہ
ہے اب تم مہربانی کرکے کوئی ایسی صورت نکالو جو مین اور تم ایک جگہہ بیٹھکر اپنی
اپنی سرگذشت کہہ سن لین -

تمہارے سر کی قسم مجھے تو تمہاری علیحدگی ایک پل کی بھی بھاری ہے اگر تم اسوقت
بھی مجھے یاد نہ فرماتین تو مین کبھی کا اپنی جان سے ہاتھہ اوٹھا کر تلخکامی کے جینے کو
خیرباد کہنے کے لیئے تیار ہوگیا تھا مگر تجھے شکر کا مقام ہے کہ تم ملتے ہی یون بھی یاد
فرمایا مگر اس سے کیا ہوتا ہے اگر تم میرے پاس آجتیو تو مین اپنی دردبھری
داستان سناؤن اور دل داغدار کی سیر کراؤن جو زخمون سے چھلنی ہوگیا ہے کچھہ تو
یاد بہت کچھہ ہے مگر بیتابی بہری ادھین مطلب خط کے دیتی ہے اسواسطے ختم کو
دیتا ہون زیادہ والشوق - تمہارا دلدادہ کوکب -

گو خط پورا کر چکا مگر اس خیال سے کہ ممکن ہے بیخودی مین کوئی بات رہگئی ہو دوبارہ
دیکھہ رہا ہے اوفوہ ! کس شوق کے ساتھہ دیکھہ رہا ہے کہ مشتاق آنکھین حرف حرف پر
پڑ رہی ہین دائرے سے باہر نہین ہوتی ہین مگر خط کی عبارت کو کسقدر رنجیدہ اور
مستورات کی قابلیت سے باہر سمجھے لگا - کاش حیا بسا دل برشتہ آزردہ برشتہ
تو ممکن ہے کہ نفس مضمون اچھی طرح سمجھہ مین آجاوے تو ایسے کسی کو بیراسے دل کی
کیا خبر ہے بغیر شخص تو معمولی طور پر پڑھکر سنا دیگا مگر تجھے خودبھی تو پڑہ سکتی ہے یہ

خط اوسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے واقعی بڑی دردخیز عبارت ہے ممکن ہے کہ
اوسکا درد محض خط ہی تک محدود ہو - ہائے کیا درد بھی ایسی چیز ہے کہ یون شادیا
جاسکے اور پھر دل کا درد - اگر مجھکو میری طرح بے چینی ہوتی تو وہ خط کا سلسلہ ہی کیون
جاری رکھتی - اب کسیقدر سکوت کے بعد بالکل کسی خیال مین محو ہوگیا اور سر
نیچا کرکے " کئی روز سے شوکت بھی تو نہین آئے مگر نہ معلوم اونھون نے . . . . . .
ہان وہ تو اکثر آتے رہتے تھے - دو چار روز سے ہی کچھ ایسے بے خبر ہوگئے کہ اسطرف
آکر ہی نہین پھرے - شاید کچھ کام ایسا ہوگیا ہو جس سے اونھون نے یہانتک
آنیکی مہلت نہ پائی - ہان مین نے بھی تو کوئی بات بھی نہین کہی جس سے وہ برا مان
گئے ہون ممکن ہے کہ اونکو میری طرف سے کوئی شک گذرا ہو مگر شک گذرنے کی تو
مین نے کوئی بات نہین کی - ابھی پرکا کبوتر بنانے والے اسی ایک بات کی دو کرکے
جڑتے ہونگے مگر کچھ بھی بات ہو اوسوقت تو کہا جا سکتا ہے اور یہان تو ابھی تک
کوئی بات بھی نہین محض خط و کتابت ہی ہے - سو یہ کوئی ایسی راز کی بات نہین -
خط کا نام زبان پر آنا تھا کہ ایکبار چونک کر آنکھین کھولدین اور کہنے لگا - اوہو یہ
خط تو ابھی تک یہین رکھا ہوا ہے بھلا کسوقت جاویگا - وہ اپنے دل مین کیا کہتی ہونگی
اور دفعتًا ایک طرف متوجہ ہوکر کان لگا کے - " ہین یہ تو ہم وہم کے آواز کیسی پانونکی
ہوئی " یہ کہا اور خط کو جلدی سے جیب مین ڈالکر - اپنی جگہ سے ننگے پانون
اوٹھکر زینہ کی طرف جھانک کر دیکھا تو ایک لڑکا تھا جو کوکب کیطرف دیکھے اور ایک
کاغذ جو ہاتھ مین لیے تھا سیڑھی پر پھینک کر بھاگ گیا -

کوکب جو اس کمسن بچہ کی حرکت سے سمجھ گیا تھا دبے پانون ایک دو سیڑھی نیچے کو
اوتر گیا اور کاغذ اوٹھا لایا - کھولا - پڑھا - رکھدیا (کرسی پر بیٹھکر) کیا سلیقا یہ وہی سلیقا
ہے جو میرے پاس خط لیکر آئی تھی ضرور وہی معلوم ہوتی ہے - مگر اوس کمبخت نے
مجھسے کسقدر بدسلوکی کی ہے - یہ مثل مشہور ہے کہ " جسکا کھائے اوسیکا گائے "
مگر اوسنے تو اور نمکحرامی کی - مین بہت دیر سے اسی فکر مین تھا کہ شوکت کئی روز سے

کیون نہین آیا ضرور شوکت کے اسی سنئی کان بہرے ہین ورنہ وہ ایسا آدمی نہین تہا۔
تو صاحب کیا کسی پر اعتبار کرے۔ اصل یہ ہے کہ دنیا مین کوئی کسیکا بہی ساتہی نہین
بہلا کوئی اوس سے یون پوچہے کہ تجہ نے تیرے ساتہ کون ایسی برائی کی جس سے
تو یون بیزار ہوگئی۔ ارے اس بیچاری کے تو مین تو بول بہی نہین۔ انتہا درجہ کی
نیکبخت ہے۔ مین حیرت مین تہا کہ کون سلیما ہے جسکی نسبت تجہ یون لکہے کہ آج
سلیما کو میری رازدار نہ سمجہنا بلکہ وہ اب دوسرون کی رازدار نگیی سچ تو یہ ہے کہ دنیا
مین اپنے راز کی بات تو کسی سے کہنی ہی نہین چاہئے۔ اور بالخصوص نوکرون سے
تو کبہی کہے ہی نہین۔ ان کا کیا اعتبار۔ آج ہمارے نوکر ہین ہماری رازدار کل
کسی دوسرے کے نوکر ہو گئے۔ ہمارے بدخواہ ہوگئے اوسکے رازدار۔ اسوقت
ہماری ذری سی بات دوسرون سے کہتے پہرینگے گویا ہماری تمام باتین برائی
کے ساتہ دوسرون کے کانون مین ڈالی جاوینگی یہنس ہنس کے سارے عیبونکو جلا دیگی
بہلا سلیما مین نے تیری کون خطا کی تہی۔ اجی دوست کا یا کسی رشتہ دار کا ملازم ہو
اوسیوقت تک اپنا ہوتا ہے جبوقت تک دوست یا رشتہ دار کو بہی اپنا خیال
رہے ورنہ پہر کون کسی کا ہوتا ہے اور ہنسنے تو یہ دیکہا کہ راستہ مین دیکہکر منہ پہیر لیتے
ہین ادہر سلیما جو اپنے پیاری تجہ سے ہی علیحدہ ہوگئی تو وہ ہمارا کیون خیال کرنے لگی تہی
ہاے کمبخت آسمان تو کبہی کبہی کے بدلے لے ہی رہا تہا مگر سلیما بہی دونون کی اس
یگانگت پر حسد کرنے لگی۔

اس آخر کے جملے کو بہت دبی زبان سے کہا اور کچہہ چپ سا ہوگیا اور دانتون
مین اونگلی دابکر بیٹہ گیا۔ جس سے اس مکان مین چارون طرف ایک سناٹا ہے
کوکب جو دانتون مین اونگلی دبائے بیٹہا تہا بیٹہا بیٹہا پیچہے کو لیٹ رہا۔ اب آؤ
ذری شوکت کیطرف چلین دیکہین کہ شوکت کیون نہین آیا۔

پانچوان باب

خفتہ انجمن

نہ نکلی حسرت دل طول عرض مطلب سے
تمام رات رہا واسن بیان سنہ مین

سورج دن بھر جنگ زرگری کرنے کے بعد مغربی تنگ و تاریک گھاٹیون مین جا چھپا۔ لیلی شب نے جو شام سے کھڑی راہ تک رہی تھی طرفۃ العین مین عالم مسعور کی روشنی پر سرمئی قبا کا دامن ڈالکر کرہ ظلمات بنا دیا گویا تیرہ بختون کے لئے جنپر ہجر کا پہاڑ ٹوٹ پڑا چودہوین رات کے چاند کی چاندنی بھی ظلمات سے بدتر ہوتی ہے اور تاریکی کی جھلملاہٹ مہتاب کی کم دیرپا روشنی سے تسکین نہین ہوتی تاہم بخت نے تنہائی کے مشغلے کے لئے انکی حالتون پر ترس کھاکر دو چار ستارے فلک پر روشن کر دیے ہین جس سے آسمان کی سطح سے غیر معمولی تاریکی رفع ہوگئی ہے مگر ہوا اس زور سے چل رہی ہے کہ تمام درخت جو بیگارات ہین کم جنبش کرتے ہین اونکی ٹہنیان ہوا کے تیز و تند جھونکون سے کسی کی اوس پتلی کمر کیطرح جو اپنی ہی زلف کے پیچ کی گدگدیون سے دس پانچ بل کھاکر نیچے آرہتی ہے دوہری ہو جاتی ہین ۔ یہ کبھی تو سمٹ سمٹ کر کسی سینہ فگار کی بے چین کیطرح ایک ہو جاتے اور کبھی کھلکر پہلے ہی طرح سر دھننے لگتے ہین شہر کے شمال مین ایک وسیع میدان ہے جسکے سامنے دو چار مختلف درخت ہین ادھر بھی یہی دیوانی کیفیت طاری ہے جھوم جھوم کر سربسجود ہو رہے ہین گویا کسی کی جادو خیز آواز سے اپنے نغمہ جانفزا سے انہین کوئی ایسی روح پھونکدی ہے جس سے بیخود ہوکر حال کرنے لگے ہین۔

ایک چراغ جو اسجگہ پر روشن ہے جسکو ابھی ابھی کوئی روشن کرکے گیا ہے باد مخالف کے تھپیڑون اور ٹکر دینے والی چال سے تنگ آکر جان دینے کے لئے تیار ہو جاتا تھا

ہے مگر جان نثار پروانون کا جو آتش شوق مین جل جلکر مر رہے ہین ایک ہجوم دیکھکر پھر سنبھل جاتا ہے ۔

اگرچہ چراغ کی روشنی اس میدان ہی تک محدود ہے مگر کچھ کچھ جھلک جس سے راہگیر جو ان چاک دامن گلیون مین گھٹا ٹوپ اندہیرے کیوجہ سے ٹٹول ٹٹولکر چلتے تھے اب گشت کرتے چلے جا رہے ہین ۔

یہ میدان جسکا ہم اوپر ذکر کر آئے ہین ایک مربع میل مین محیط ہے گوشت لگا ہین جو چوپال کی وضع پر بنی ہے در و دیوار اگرچہ یہان ہی تک رہی ہین لیکن روشنی کچھ پھیکی پھیکی سی ہو رہی ہے اگرچہ رنگ مجلس سوگوارانہ ہے اور حاضرین جلسہ کی ناشفانہ گفتگو بھی یہ ثابت کر رہی ہے لیکن آدمی تھوڑے ہی ہین اسواسطے کہ خاص معاملہ کی نسبت ابھی کچھ بات نہین حالانکہ آدمی آ آکر بیٹھتے جا رہے ہین لیکن ابھی بہت جگہ خالی بھی پڑی ہے ۔ اسوقت تمام آدمی اپنی اپنی جگہ سے اوٹھ کھڑے ہوتے اور وہ لوگ جو ابھی تک آرہے ہین وہ بھی ان مین مل ملکر کھڑے ہوتے جاتے ہین ۔ گو تمام ہال بھر گیا مگر پیچھے مڑ مڑ کر دیکھنے والون کی نگاہین یہ بتلا رہی ہین کہ ابھی کوئی اور شخص رہگیا ہے جسکا یون انتظار کیا جا رہا ہے ۔

ایک شخص آیا اور اسکے آتے ہی تمام آدمی دوسرے مکان مین جانے شروع ہوگئے یہ مکان جسمین نشست کا انتظام کیا گیا ہے مکان کے اوپر ایک مربع شکل کمرہ ہے جسکا راستہ زنانہ مکان مین ہو کر ہے ۔

اس مکان کی ساخت اون پرانے ایشیائی مکانون کی وضع پر ہے جو کبھی کچی پکی چھت سے بنا کرتے تھے گو اسوقت اسکی مکان کی سی صورت نہین بالکل انتشار ہے مٹی ہر وقت جھڑتی رہتی ہے تاہم بعض بعض کمرے کی مستحکم قابل یادگار رہا بت صناعان سلف کی کاریگرین کو اجیا اور بہار آشکار رہی ہے ۔

بتاتا ہے یہ مکان مہاجنے کے بزرگون مین سے کسی نے بنوایا ہوگا ۔ بالائی حصہ مین اسوقت بہت سی مختلف صورتین منظر پر آتی ہین مکان کے زیرین حصے سے کسیقدر صاف

اور درست شدہ ہے ۔
سید واجد اور سید شوکت جو اس تقریب کے باقی ہیں ان میں سے شوکت جو واجد کی بہتری کا کوئی پہلو نکالکر کچھہ باتین کرنا چاہتا ہے اپنی جگہہ سے اوٹھا اور سب حاضرین جلسہ کیطرف مخاطب ہوکر کہنے لگا ۔

"میں آپ صاحبان کی زیارت کا مشتاق تہا جو میں تشریف آوری کا شکریہ بہی ادا کرتا ہون ۔ جن جن حضرات نے جو جو قدم سید واجد کے مکان کیطرف تشریف لانے کے ارادہ سے اوٹھایا اور تشریف لاکر رونق افزوے جلسہ ہوئے اونکے قدمون کے لئے میری آنکھین فرش راہ بننے کے لئے تیار ہیں ۔ اگرچہ آپ لوگ اسوقت تک مجلس کے منتظر ہونگے اور سنئے ذاکر[*] کو بہی آنکھین تلاش کر رہی ہونگی کہ وہ کہان ہے جو اس منبر پر رونق افروز ہوگا ۔ مگر نہین میں نے آپ صاحبان کو ایک خاص کام کے لئے تکلیف دی ہے جسکو ایثار نفسی کہتے ہیں آج میں اوسکا عملی ثبوت دونگا ۔

گو ایسی تیز ہوا میں جسمین اندھیری رات کا سناٹا ملا ہے بیدرہان ہے تکلیف دینا تہوڑی دیر کے لئے جبوقت تک کہ میں اصلی راز ظاہر کرون ضرور ناگوار گذر رہا ہوگا اور میری ایسی لمبی چوڑی تقریر سے جس سے سر دست نفس مضمون کا پتہ چلنا بہی محال ہے ایک قسم کا خلجان ہو رہا ہوگا مگر نہین میں نہایت وثوق کیساتہ کہتا ہون کہ جبوقت میں وہ بات جو اسوقت میرے ذہن میں ہے آپ صاحبان پر ظاہر کرونگا تو آپ بہی عملی یعنی کہکر میرا ہاتھ بٹانے کو تیار ہونگے ۔ [illegible] ہے ۔ مجھے اعانت کرنے کے لئے تیار ہو جاوینگے ۔ خیر اب میرا اس تقریر سے یہ منشا ہے کہ مین نے جو آپ صاحبان کو جمع کیا محض اسغرض سے کہ یہ بچہ جو میری خاص رشتہ دار ہیں اونہون نے ایک پردیسی شخص کو جو نہ معلوم سنی ہے یا شیعہ ہے میرے کہنے سے اپنے مکان میں رکھہ لیا تہا جو تہوڑے ہی سے دنون میں گہر کا مالک بن بیٹہا اور اسطرح کچا جن ہوکر چمٹا کہ جان چہڑانا دوبہر

---

[*] ذاکر کے معنی ذکر کرنیوالے کے ہیں چونکہ وہ فاعل ہے مگر یہان پر اوسکو کہا گیا جو منبر پر بیٹہکر تحت اللفظ پڑہتا ہے ۔

ہو گیا ہے اب اوس نے لئے عام طور یہ بات مشہور کر دی ہے کہ نجمہ مجھ سے شادی کرنیکے لئے
تیار ہے اور نجمہ کی طبیعت کا میلان بھی اوسیطرف پایا جاتا ہے گویا لہذا اب عقد ثانی
کچھ برا نہیں اور نہ مجھے اوسکی سلطنت مین کلام ہے ۔ لیکن ایک اجنبی شخص جو بیرون
ملک کا رہنے والا ہو نہ جسکے حسب و نسب کا پتہ اور نہ سکونت کی تحقیق ہو اوس سے
نکاح کرنا کون انسانیت کی بات ہے ۔ چونکہ مین ایک عرصے سے اس فکر مین تھا
لہذا مجھے ایک بات سوجھی ہے ۔ اگر آپ صاحبان جو صرف میرے منہ پر ہی مجھسے
کہین بلکہ میرے بعد مین بھی میرے ہمکلام ہون تو عرض کرون ۔

حاضرین ۔ (ایک زبان ہو کر) ضرور ضرور ۔ آپ شوق سے اطمینان کیساتھ فرمائین ۔

شوکت ۔ میرا منشا ہے کہ کل ایک مجلس ہو اوس مین کوکب کو بھی مدعو کیا جاوے
اور نجمہ کو بھی ۔ جب وہ آجاوین تو کوکب کو مار پیٹ کے نکال دیا جاوے اور نجمہ کا
عقد سید احمد سے کر دیا جاوے ۔

حاضرین جلسہ نے اس تدبیر پر ملکر تالیان بجائین اور اللہ واہ واہ کا ایک شور مچ گیا
لیکن شوکت کو خالی واہ واہ اور اتفاق پر اعتبار نہوا تو مجتہدون کے روبرو سب سے
روضہ پر ہاتھ رکھوا رکھوا کر قسمین اور اپنے ہاتھ مین روضہ کو لیکر ہر ایک کو اوسکے
نیچے سے نکالا اور یہ بھی منہ سے کہلوایا کہ اگر ہم تم سے یا اپنے قول سے پھرین
تو حضرت علی کی مار ہو ۔

جلسہ تو برخاست ہو ہی چکا تھا لیکن وہ ہوا کے تیز تیز جھونکے بھی بند ہو گئے چاندنی
نے بھی کھیت کر لیا وہ گھٹا ٹوپ اندھیرا جو سر شام سے تھا دفع ہو گیا ۔ چوکیدار بھی
جو چیخ چیخ کے خبردار کرتے تھے اسوقت تمام محلون مین گشت لگا لگا کر اور جا جا کر
اپنی اپنی چوکیون مین اطمینان کے ساتھ بیٹھے خراٹے لے رہے ہین ۔
مگر گھر مین جسمین ایک مجمع ہو رہا تھا اب خالی پڑا ہے سب لوگ اپنے ... کے
اوٹھ اوٹھ کر اپنے گھرون کو چلے ۔ ایک لیمپ تو ٹھنڈا کر دیا اور وہ ہوا کے ...
تو پہلے ہی سے اوداسا لگتی ہین ۔ فرش ایک لیمپ جو رکھا تھا وہ بھی ٹھنڈا کر دیا گیا

مگر اسوقت واجد بجیلی کی روشنی والا ایک لیمپ اوٹھا کر کمرے کے دروازے بند کر کے نیچے اوتر آیا ۔

گو رات ایسی زیادہ نہین لیکن نیچے کے مکان مین ایک سناٹا ہے سب کے سب پڑے سو رہے ہین چراغ بہی کوئی کوئی ٹمٹما رہا ہے اور کوئی گل ہو گیا گو واجد نے کمرے کا دروازہ کہلا ہوا ہے لیکن اندہیرے کیوجہ سے کہہ بہی نظر نہین آتا ۔ اب جو اسنے لیمپ لاکر ایک میز پر رکہدیا تو تمام کمرے مین روشنی پہیل گئی ۔ گو واجد کی آنکہین نیند سے مچی جاتی ہین ۔ مگر یہ ہے کہ لیمپ میز پر رکہنے کے بعد جون ہی کرسی پر بیٹہا پلنگ پر لیٹنے کے لیئے بہی نہین اوٹہا کسی خیال مین بیٹہا کچہ سوچ رہا ہے ۔ نیند کے جہونکون سے ایک دفعہ ہی نیچے کو جہک گیا مگر آنکہہ کہلگئی اور سیدہا ہو کر بیٹہ گیا ۔ آنکہون کو ملکر کرسی سے اوٹہا اور پلنگ پر لیٹ رہا ۔ کروٹ لیکر کہنے لگا ۔

” اگرچہ اسوقت شوکت نے ترکیب تو اچہی نکالی مگر رسوائی بہت ہوگی اپنے بیگانون مین منہ دکہانے کو جگہہ نہین رہیگی ۔ مگر نجمہ نے یہ کیا کیا ۔ کمبخت نے تمام کنبہ کی آبرو خاک مین ملادی دیکہو کہان جا کے پہنسی یہی دل بڑی بلا ہے اس مین انسان کو کچہہ نہین سوجہتا ۔ عشق مین آدمی اندہا ہو جاتا ہے ۔ عقل تو اسکی جب ہی سے گم ہو جاتی ہے جب وہ اس عشق کا نام لیتا ہے ۔ شوکت کا یہ خیال ہے کہ نجمہ واجد سے نکاح کریگی مین تو اسکی نسبت ابہی کچہہ نہین کہہ سکتا مگر نہین معلوم کہ شوکت کس دہن مین ہے پہلا میرے یہان نکاح کے ہین ۔ مین ایک ضعیف العمر اور وہ نوجوان ۔ شوکت یہ انداق اوڑاینگے ۔ مگر مین اسقدر ضعیف تو نہین ہون لیکن پہر بہی بمقابلہ نوعمرون کے بوڑہا ہی معلوم ہوتا ہون مگر مجہے ابہی سے بددل ہونا چاہیئے ۔ یہ روپیہ وہ چیز ہے کہ ستر برس کے بوڑہے کو بہی جوان بنا دیتا ہے ابہی یہ سب غلط ہے کہین خدا داد طاقت اور قدرتی نمونہ پر بہی مصنوعی طاقتین فوق لیجا سکتی ہین ۔ ہرگز نہین ۔ مگر کچہہ بہی ہو ستر ہزار روپیہ کی جایداد مفت اور

ان ہیوون کیا ہونگی ہے اور ہمین تو جابیدا وہی ضرورت ہے بخمہ کی تو محض ایک آڑ ہے ورنہ خالی بخمہ کو ہم کیا کرینگے۔ بالفرض اگر عورت بھی آگئی تو جایداد اوسوقت ہاتھ آنا کوئی سہل نہین ہے۔ خیر یہ تو سب دیکھ لیا جائیگا ابھی بخمہ کو ہی کسی حیلہ سے بلانا چاہیئے اگر اوسکو اس کمیٹی کی خبر لگ گئی تو غضب ہی ہو جائیگا اور ہم کبھی کامیاب نہین ہو سکتے۔ اماں جان کو اس مشورہ مین ضرور شریک کر لینا چاہئے۔

یہ حیلہ پوری طور سے نہین سوچنے پایا تھا کہ اوٹھکر بیٹھ گیا۔ پلنگ سے پاؤن اوتارے جوتہ پہنا اور دوسرے کمرے مین جاکر ایک بوڑھی سی عورت کی پائینتی پکڑ کے اوٹھا کر بٹھا دیا اور یہ بوڑھی عورت واجد کی اس حرکت سے ایک دم چونک کر بیٹھ گئی اور آہستہ سے کہا "ہین تو کون ہے"

واجد۔ (مونڈھا ہلا کے) اماں اماں!! ذرا ہوشیار ہو جائیے۔

اماں۔ واجد تم کہان سے آگئے۔

واجد۔ نہین آیا تو کہین سے نہین اپنے پلنگ پر سے ہی اوٹھکر آیا۔

اماں۔ کیون کیون۔ خیر تو ہے۔ بھلا کیا بجا ہے۔

واجد۔ (گھڑی کیطرف دیکھکر) ایک بجنے مین ابھی پانچ منٹ باقی ہین

اماں۔ کیا تمہاری اسوقت آنکھ نہین لگی۔

واجد۔ مین ابھی تو لیٹا ہی تھا کہ اوٹھ کھڑا ہوا غالباً زیادہ سے زیادہ دس منٹ ہوئے ہونگے جب مین لیٹا تھا۔

اماں۔ تو اسوقت تک تم کیا کر رہے تھے۔

واجد۔ اسی کی تو خبر کرنے کے لئے آیا ہون۔

اماں۔ کہو مجھے تو اور بھی فکر ہو گئی۔

واجد۔ نہین فکر کرنے کی کوئی بات نہین ہے بلکہ آج مین نے شوکت کی رائے سے مجلس کا بہانہ کر کے اپنے تمام احباب کو بلایا تھا جو ابھی آگئے ہی آگے تشریف لگئے ہین اور یہ بات طے پائی کہ کل کسی وقت مجلس ہو یا تو حیلہ بخمہ اور کو سب کو

ہو کر رہ گئی - نجمہ ابھی اپنی محرم کی درستی ہی میں تھی کہ کسی کے پاؤن کی آہٹ معلوم ہوئی اور فوراً اوسکا دوپٹہ کو تمام جسم پر لپیٹ کر بیٹھ گئی -

گو ابھی سورج نہیں نکلا لیکن چونکہ یہ وقت ایسا نہین جو کوئی پڑا انتظار رہے چنانچہ کوکب بھی اپنی پیاری نجمہ سے رخصت ہو کر اسپنے گھر مین جانیکو ہے لیکن حسرت آمیز نگاہون سے تک رہا ہے -

اگرچہ اسوقت کی جدائی نے دونون کے چہرے پر ہوائیان اڑ رہی ہین کیونکہ آنکھین کھلی ہوئی ہین آنسو ٹپ ٹپ گر رہے ہین مگر کوکب جسکی دلبرائی ڈرسا بیٹھا ہوا تھا ازرجدانہ لہجہ مین کہہ رہا ہے - "کہ تو اب مجھے اجازت دو"

لیکن نجمہ ہے کہ اپنے دلدادہ کے یہ لفظ سنکر ایک حیرت مین ہو گئی اور کچھ دیر تک اوسیطرح بیٹھی ہوئی سوچتی رہی اور پھر دفعتاً جھرجھری سی لیکر کہنے لگی "دیکھو ہائے مین کس زبان سے کہون کہ ہان تم چلے جاؤ - کہنے کے لئے کس کا دل لاؤن اچھا لو مین آنکھین بند کئے لیتی ہون جاؤ سدھارو - مگر اتنی مہربانی کرنا اور سمجھ لیجئے کہ آج نجمہ تمام رشتہ دارون سے چھوٹتی ہے لیکن مجھے اسکا کچھ رنج نہین کرتی ہون رنج ہے تو یہ ہے کہ کہین تم بھی نہ منہ موڑ بیٹھو - گو تم سے یہ امید نہین کہ ایسا کروگے اگر اچھا ہے مین بھی سمجھا کر اپنا دل خوش کئے لیتی ہون -

کوکب - پیاری نجمہ جو کچھ تمنے کہا اوسکو مین نے بہت اچھی طرح سن لیا اور سچے دل سے وعدہ کرتا ہون کہ تمکو مین نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اپنی جان کا حصہ بنا دیا اور تمہارے ساتھ جو ہوگا تو کیا تمہین کبھی جان سے جدا کرونگا مگر میری جان تم عورت ہو - تمہارا کچھ اعتبار نہین - تمہاری ہی نسبت مشہور ہے کہ تم جسکی ہوتی ہو اسوا سطے مین ڈرتا ہون کہ خدانخواستہ تم کسی کی ہو جاؤ -

نجمہ - (سر کو کسیقدر جنبش دیکر) ایسا خیال دل مین نہ لانا تمہین معلوم نہین کہ میری بات جان کے ساتھ ہے اگر جان جائے تو بات جا سکتی ہے ورنہ ناممکن ہے کہ جو مین زبان سے کہدون اور وہ نہ ہو -

کوکب اور نجمہ کے درمیان جو حسرتناک باتیں ہو رہی تھیں کہ کسی کے پاؤں کی
آہٹ معلوم ہوئی اور کوکب کے کان کھڑے ہوئے فوراً ایکطرف متوجہ ہوکر آواز سننے لگا
کہ کسطرف سے آتی اور پھر اپنے دل سے کہنے لگا ۔ اگر اسوقت کی ہماری باتیں کسی نے
سن لی ہونگی تو بڑی خرابی ہوگی !! مگر پھر آپ ہی آپ خیال کرلے کہ یہ آواز تو ابھی آنی
شروع ہوئی اگر اسنے ہماری باتیں سنی ہوتیں تو یہ پاؤں کی آہٹ پہلے ہی سے معلوم
ہوتی لیکن یہ تو کوئی ضروری نہیں کہ باتیں سننے کے ساتھ ہی پاؤں کی آواز بھی سناتا ۔
کوکب کو یہ شغل ہاتھ لگ گیا اور بار بار اسی پر غور کرنے لگا ۔ لیکن نجمہ جو کوکب کی حسرت
آمیز انوداع سے متفکر اور پریشان ہو رہی تھی آنکھ اوٹھا کر کوکب کو دیکھکر پھر ایک غوطہ
میں ہوگئی لیکن پھر ایکدم سنبھل کر گردن سیدھی کرکے کوکب کی طرف جو کسی سوچ میں بیٹھا
تھا غور سے دیکھنے لگی اور گھبرائی ہوئی آواز میں کہنے لگی ۔ "میں تم کس سوچ و فکر
میں بیٹھے ہو (ہاتھ پکڑ کے) سنتے بھی ہو میں کیا کہہ رہی ہوں ۔ تم ایسے چپ ہوکر
کیوں بیٹھ گئے ۔

کوکب ۔ نہیں چپ تو نہیں بیٹھا بلکہ دروازے میں سے کسی کے پاؤں کی آہٹ
معلوم ہوئی تھی مگر وہ آواز اب نہیں آتی ۔

(اور پھر کان لگا کے) ذرا ٹھیرتے تو دیکھو وہ آ رہی ہے "! کوکب نے نجمہ کو ہاتھ کے
اشارہ سے روکا ۔ کہ کسی شخص نے کوکب ! کوکب !! کہکر آواز دینی شروع کی ۔ کوکب
نجمہ کیطرف مخاطب ہوکر پوچھنے لگا "آج ہی آج کون ایسا رفیق آ گیا" کہ پھر کوکب
کوکب !! ارے بھئی ذرا کواڑ تو کھولو " یہ آواز آئی ۔ اور کوکب اسکی آواز
پہچانکر فوراً اوٹھ کھڑا ہوا کیواڑ کھولدیے اور اپنا کوئی واقف کار سمجھکر فوراً گلے سے
لپٹ گیا اور ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوے دیر تک اسیطرح باتیں کرتا ہوا چلا گیا ۔

جو آدمی دروازے میں جیسے کھڑے تھے انہیں سے ایک نے دروازے پر آ کر چاروں طرف
نگاہ ڈالی ۔ جب کوکب کسیطرف نظر نہیں آیا دونوں اندر زنانہ مکان میں گھس گئے
نجمہ جو بیٹھی تھی ۔ سہمی خائف بیٹھی تھی ان دونوں کی بیباکی پر اور بھی گھبرا گئی ۔ منہ پر کپڑا

واحد کو یہ فکر درپیش ہوئی کہ ممکن ہے کہ شوکت نے یہ سمجھکر کہ اونھون نے اپنا کام
پورا کر لیا ہوگا کوکب کو اجازت دیدی ہو۔

اس خیال کا یقین پیدا ہوتا تھا کہ یہ سوچتی ہے کہ یہ رضامندی سے نہین چل سکتی کوئی
نئے نکالی پھر ہاتھ کو حرکت دی جس سے کوئی آرہی جسکی تیز شعاعون سے آنکھین چوندھیا
گئین اور نجمہ صبح کی ان زرد و سرخ کرنون کے سامنے جنکا آنکھون کے سامنے
زمین سے آسمان تک ایک سلسلہ بندھ رہا تھا منظر بھر کے نہ دیکھ سکی بلکہ خود بخود آنکھین
بیچ گئین اور سہم کر سر زانو پر ٹیک بیٹھی۔

نجمہ کا رضامند ہونا تھا کہ دوسرا شخص جو دروازہ مین کھڑا رہا تھا لپک کے اندر آ کھڑا ہوا
اور ایک ہاتھ بڑھا کر نجمہ کا پونچا مضبوط پکڑ لیا۔ یہ سوچنے پر ہاتھ کا پڑنا تھا کہ ایک آواز
نکلی جسکو منہ پر ہاتھ رکھکر فوراً دبا دیا گیا اور نجمہ کو اوٹھا کر کسی نے دیکھتے مین جو دروازہ
کے طرف رکھی چھوڑی تھی ڈال لیا اور لیکر چلتے ہوئے۔

اب تقریباً دس بج چکے ہین دھوپ تمام مین اچھی طرح پھیل گئی ہے کوکب جو مکان ات
کا طول طویل سلسلہ ختم ہونے کی وجہ سے دور تک باتین کرتا ہوا چلا گیا تھا اب
واپس آرہا ہے مگر تنہا ہے۔ وہ شخص جو پہلے اس سے باتین کرتا ہوا جارہا تھا اب ساتھ
نہین ہے مگر یہ بھی آپ کہتا ہوا آرہا ہے کہ۔ نہ معلوم شوکت اپنے دل مین کیا کہتا
ہوگا۔ ہوا بڑا غضب مین گھر مین سے ہی تو اوسی کے سامنے نکل آیا۔ اندر گھر مین سے
بھی تو میرے مکان مین آنیکا راستہ ہے مگر اس لئے تو کواڑ مین سے سوراخون سے
دیکھکر مجھے آواز دی تھی ورنہ وہ کیا علم غیب پڑھا تھا جو یہ سمجھ جاتا کہ کوکب اسوقت
یہان بیٹھا ہے۔ نہین یہ غلط ہے۔ آخر وہ کسی کو آواز بھی دیتا۔ اس لئے سمجھا ہوگا
کہ کوکب ہی کو آواز دے لون۔ کوئی تو وجہ ہے ہی۔ مگر پہلے تو کبھی مجھے آواز نہین
دی مگر پہلے کبھی کو اوٹھی تو شاید نہین ملے ہونگے۔ لیکن نہین ضرور کوئی بات ہے اب
شوکت کا آنا جانا ہی کم ہوگیا اور اگر کبھی ایک آدھ مرتبہ کبھی گیا تو مجھے اس طرح لیگیا آتا
وہ دریا مین کرتا ہوا نہین گیا۔ ممکن ہے کہ اوسے کوئی ضروری کام ہو۔ جس سے وہ

مگر یا مین تو اوسنے مجھے ایسی ضروری نہین کہین پھر مجھے اسقدر دور تک اپنے ساتھ
کیون لایا تھا - اوسے کچھ کہنا ہوگا جو کسی خیال سے نہ کہہ سکا یا بھول گیا مگر وہ ایسا بھلکڑ
بھی تو نہین ہے باتین تو اوس نے کبھی کبھی کہین مگر مین مجھکو جلدی مین ویسے ہی چھوڑ کر
چلا آیا - ہاے خدا جانے میرے پیچھے اوس پر کیا گذری ہوگی - میری طبیعت تو کچھ آپسے
آپ ہی بےچین سی ہوئی جاتی ہے - ذرا تیز قدم چلو - اُف ہین! میری طبیعت
خود بخود کیون گھبرانے لگی - ایک اولجھن سی ہو رہی ہے خدا خیر کرے -
اب کوکب جو پہلے کسی خیال مین جھومتا ہوا چلا آرہا تھا کسیقدر سنبھل گیا اور بڑے
بڑے لمبے لمبے قدم رکھنے لگا جس سے تھوڑی ہی سی دیر مین دروازہ پر پہونچ گیا یہان
کیواڑ بند ہین زنجیر لگی اور قفل پڑا ہوا دیکھکر چونکا اور یہ کہکر کہ ”ہین! مین کہان آگیا
یہان تو قفل پڑا ہوا ہے“ لوٹ گیا - دو چار آس پاس کے مکان اور بھی دیکھے
تو پھر خیال ہوا کہ نہین مکان تو یہی ہے - مگر قفل کس نے ڈالا زنجیر ہلائی قفل کو جھنجھوڑ ڈالا
سوچا کہ شاید کسی نے میرے ساتھ مذاق کیا ہوگا - پچھلے پانون ہٹا (غور سے دیکھکر)
ہین! قفل ہی پڑا ہوا ہے یا مجھے ہی نظر آتا ہے - آنکھین پھاڑ پھاڑ کر تک رہا ہے
کیون بند ہی ہین یا مین جو چلکر آرہا ہون آنکھون مین اندھیرا آگیا ہے“ دو چار آدمیون
سے ملکر پوچھنے لگا کہ اس مکان کے کیواڑ بند ہین تالا پڑا ہوا ہے سبھی تو کیواڑ بند نظر
آتے ہین اور سب کا ہاتھ پکڑ پکڑ کر دروازے پر لیگیا کہ [illegible] مجھے ٹھیک ٹھیک بتاؤ اور
ایک آہ سرد بھر کر چپ کھڑا ہوگیا - سب نے کیواڑون اور تالے کو جھنجھوڑ کر بتلا دیا کہ
نہین فی الحقیقت تالا ہی پڑا ہوا ہے - اب تو بالکل غشی سی طاری ہوگئی سر پکڑ کر بیٹھا
تھا کہ پیچھے کو گر پڑا آدمی جو کیواڑون کے دیکھنے کو آئے تھے دوڑ پڑے اور اوٹھا کر کھڑا
کھڑا کر دیا سنبھالنے لگے مگر یہ ہے کہ جو منہ مین آتا ہے کہتا ہے دکھڑے کہرہے ہاے!
کیا مجھے یون دھوکہ دیکر چلی جاتی - نہین وہ اس مکان ہی مین ہے بھلا وہ اگر اس
مکان مین ہوتی تو کیا قفل آپسے آپ ہی لگ جاتا اگر اوسکے دشمن ہی نے موقع
پاکر قفل لگا دیا ہو - نہین کیا قفل بھی آج ہی ڈالا جاتا شاید مجھے بیٹھے بیٹھے گھبرا کر

اور سر اپنے زانو پر رکھکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا یہ "ارے ابھی تو ذرا سی دیر آنکھ سے جدائی ایسے
از خود رفتہ نہیں بنا کرتے۔ تم تو بالکل مجنون ہو گئے۔ یہ بھی تو سوچو کہ میں ایک
عالم کھڑا سنس رہا ہے مگر پھر یہ سمجھکر عشق اور نصیحت میں بیر ہے خاموش ہو کر
کسیقدر ہاتھ سہلایا اور رفایتی مسی کا ایک ڈھیلا اوٹھا کر پانی چھڑکا اور کیوڑہ بھی
ناک سے لگا دیا مگر کچھ ہوش نہیں آیا بدستور بہکنے کے عالم میں پڑا ہے اپنی سی ہزار
تدبیر کرتا ہے۔ مگر ایک سود مند نہیں ہوتی۔ اگرچہ اسوقت بین و مجمع تو سب
منتشر ہو گئے اور کوکب کو بھی کسیقدر ہوش آ گیا۔ مگر نجمہ کے بار گیسو کا خیال اسکی
چھاتی پر لہریں لے رہا تھا اور کچھ دیر کے لیے پھر بدحواس کر دیتا ہے جسکی کسک سے
سینہ پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے اور کہنے لگتا ہے کہ "میں نجمہ شوکت کے ہاں تو نہیں چلی
گئی۔ ضرور آج شوکت آئے ہی تھے۔ ہائے کمبخت نے میرے ساتھ چال کی۔
یہ مشورہ پہلے سے ہو چکا تھا کہ کوکب کو باتوں میں لگانا میں نکل کر چلی جاؤنگی۔ بھلا
کیا میں اوسکو روکتا تھا۔ یہ اوسکی خوشی پر منحصر تھا۔ اسکو یوں چھپ کر جانے کی کیا ضرورت
تھی۔ نہیں اوسے دھوکہ دیکر لے گئے۔ ہائے نہ معلوم ان ظالموں نے اوسکے
ساتھ کیا برتاؤ کیا ہوگا لیکن بغیر نجمہ کی مرضی کے کیسے لیجا سکتے تھے۔ ممکن ہے
کہ اوسپر سختی کی ہو۔ آہ اوسکی نازک جان سے یہ ناقابل برداشت نقصان
کسطرح گوارا کی ہوگی۔ مجھے کیا خبر تھی کہ شوکت یوں ہاتھ دیکر میرے ساتھ دغا کریگا
مگر شوکت تو میرے ساتھ ساتھ تھا پھر ایسا کون شخص تھا جو بیچ میں سے نجمہ کو
اوڑا لیگیا۔ ارے ہم شوکت نے مجھے باتوں میں لگا لیے رکھا اور دو مرد تھے جن میں سے ایک کو
بھی میں نہیں جانتا ہوں۔ ہاں ہاں یاد آ گیا۔ واحد! واحد! جس سے ابھی شوکت کے ساتھ
جاتے ہوئے سلام علیک بھی ہوئی تھی اور دوسرا شخص جو احاطے کے باہر طرف
کھڑا تھا۔ نہ معلوم یہ شوکت کے رشتہ دار ہیں یا دوست۔ لیکن ہیں کوئی شوکت کے
قرابت دار ہی۔ ضرور یہ انہیں کی کارروائی ہے۔ ہائے ستم کر گئے۔ ہائے ظالموں نے
سے کیا جی چرا لئے ہیں۔ دل دہلا دینے کے مارے ہیں۔ اب کیا کروں ہائے

کس سے کہون ۔ مجھے سب کے سب دیوانہ کہینگے ۔ خیر شکر ہے دیوانہ تو کہلا سکینگے
حضرت عشق کی سرکار سے یہ خطاب ملیگا اور ملیگا کیا یہ تو مل چکا مگر مین تو اوسکی
پولیس مین ضرور اطلاع کرونگا اور اطلاع کرکے بھی کیا ہوگا ۔ مجھ پردیسی کی سنی کون
کہیگا ۔ کیا کوئی ایمان بھی بیچیگا ۔

یہ منہ ہی منہ مین بڑبڑاتا ہوا اسیدہا بازار کو چلدیا جہان کسیطرف سے کوئی کسی زیور کی
آواز کان مین پڑجاتی ہے بس وہین کھڑا ہوکر سننے لگتا ہے کہ شاید مجھہی کی آتی ہو
کبھی ایڑیان اوٹھا اوٹھا کر کوٹھون پر نگاہ کرتا ہے مگر جب کچھ نہین نظر آتا تو ایک
آہ بھرکر چلنے لگتا ہے ۔ جب کوئی مکان کھلا ہوا راستے مین نظر پڑجاتا ہے
تو ڈیوڑھی مین کھڑے ہوکر سننے لگتا ہے کہ کہین مجھہی تو نہین بولتی ۔ مگر مجھہ یہان
کہان اف اور آہ تو اوسکا تکیہ کلام ہوگیا ہے ۔ سینے پہ ہاتھ رکھکر چلنے کی ایک
عادت ہوگئی ہے ۔ پانون مین لغزش ہے ۔ قدم ذرا ذرا دور پر ڈگمگاتے ہین
ٹیڑھا ہوکر رہجاتا ہے مگر اوسی تیزی کے ساتھ بڑھا چلا جاتا ہے ۔ اب رک کر ادھر
ادھر دیکھنے لگا اور پھر کچھ سوچنے لگا تھا کہ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی کہ اب اوسکا
جانا کے کوتوالی تو یہی ہے ٹھہر گیا اور کھڑا ہوکر " پھر مین یہان کیون آیا ۔ اگر مجھے
کوئی پوچھیگا تو مین کیا جواب دونگا اور پوچھیگا تو کوئی بھید کی باتین ۔ پہلے مین کیا کہونگا
بس یہی سر پیٹ لیا کیونکہ ۔ اور وہ مجھہ نے مجھے مارا اور پھر بھی جا رہی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ نام
زبان سے نہین نکلا تھا کہ آنکھون مین آنسو بھر آئے اور رومال سے پونچھکر) پھر مجھے
چھین جھپٹ کر لیگئے ۔ نہین نہین ! یہ نہین کہونگا اور ایسے موقع پر تو فقط پیاری
بھی زبان سے نہ نکالنا چاہئے (دل کڑا کرکے اور کسیقدر خیال بدلکر) بلکہ محض مجھہ
کہدونگا ۔ اگر پوچھینگے کہ وہ کون تھی تو پھر کیا کہونگا ۔ ہائے کیا مین کوئی بناوٹ
کر رہا ہون جو مین کچھ نہ کہہ سکونگا ۔ میری بیاہی بی بی تھی میرا نکاح ہوچکا تھا مگر نکاح ثابت
کرنے کیلئے گواہ کہان سے لاونگا محض مار پیٹ کی رپورٹ لکھواتا ہون ۔ تو کیا
نہین ابھی ہزو نعوذ مجھہ کو انجمہ کا نام زبان پر آتے ہی کسی خیال مین ہوکر چپ ہوگیا اور پھر چونک کر

یون دشمنون کو دیدون گر استغاثہ کے دایر کرنے پر گواہ کسطرح بہم پہنچا ؤنگا۔ بڑی مشکل ہوگی۔ خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائیگا۔ مین رپورٹ لکھوا کر آج ہی سوال دونگا کہ ان کمبختون نے بڑا ظلم کیا اگر مجھے آسمان کا میابی . . . . . . نہوگی تو بھی دل کی بہڑاس تو نکالی جائیگی اور جو تنکا اوٹھا پہنسوادین۔ مگر مین تو سوال دیکر کلکتہ چلا جاؤنگا کیونکہ اکیلے ان لوگون پر عہدہ برا ہونا ذرا مشکل ہے۔

پہرہ والا سنتری جو کوکب کی اس مجنونانہ بڑ کو بہت دیر سے سن رہا تھا للکار کر بولا کہ " تم یہان کیون کھڑے ہو "

کوکب۔ (چونک کر) بہئی ہم رپورٹ لکھوانے کے واسطے آئے ہین۔

پہرہ والا۔ پہر یہان آؤ وہان کیون کھڑے ہو۔

کوکب بڑھا۔ جیب مین ہاتھ ڈالکر ایک کاغذ نکالا جسپر کچھ لکھا ہوا ہی ہے پہرہ والے کو دیکر رخصت ہونے لگا کہ پہرہ والا جہنجلا کر کاغذ کو پہینک کے " ہین ہمارا حق اور رواجی کی قدر ہینٹ " کوکب سٹ پٹا سا گیا اور لمبی سانس لیکر پہر جیب مین ہاتھ ڈالا۔ کاغذ زمین پر سے اوٹھا کر اوسپر لپیٹا پہرہ والا سپاہی کو دیکر ادہی پانون لوٹ آیا۔ پہرہ والے کانسٹبل نے کاغذ کھولا دیکھا۔ دفتر کو چلا آیا۔ کوکب اسی حالت مین کچہری کیطرف کو چلا آیا۔ اسے ہم اسیجگہ (ناظرین) کو اوس بے چین کیطرف لے چلتے ہین۔

چھٹا باب

موافق تدبیر

اہل تدبیر کی دوا ماندگیان

آبلون پر بھی حنا باندھتے ہین

بالاخانہ کے صحن مین جو اسوقت کچھہ آدمی بیٹھے باتین کر رہے ہین انہین سے کوئی شخص یہ کہتا ہوا اوٹھ رہا ہے کہ اچھا گیا تھا۔ وہین جاکر بیٹھ رہا اور پہر آپ ہی

آپ یہ کہکر کہ دیکھو مین جا کر خبر لاتا ہون "، دہم دہم کرتا ہوا نیچے چلا آیا اور مکان کی انگنائی مین کھڑا ہو کر "شوکت! شوکت!" کہکر آواز دینے لگا۔ تیسری دفعہ کہنے نہین پایا تھا کہ کسی طرف سے "کون ہے" کی آواز آئی۔ اور کوئی عورت پاس آ کر آہستہ سے بولی کہ میان صفدر شوکت میان آپکو وہین بلاتے ہین۔

صفدر نے جلدی مین یہ بھی نہین پوچھا کہ کہان ہین فوراً ساتھ ہو لیا۔ یہ عورت جو ابھی صفدر سے کھڑی باتین کر رہی تھی چراغ ہاتھ مین لئے ایک زینہ کے دروازہ مین جو اس مکان کے بائین پہلو مین سہ دری کے اندر کو ہے نیچے اترنے شروع ہوئی اور ایک تہ خانہ مین لیجا کر صفدر کو نجمہ کے سرہانے کھڑا کر دیا۔ یہان نجمہ اور ایک بوڑھی عورت بیٹھی ہے مگر نجمہ سسک رہی تھی صفدر کی صورت دیکھتے ہی ڈاڑھ مار کر رونے لگی کہ ہائے مجھ کمبخت کے لئے کہین بھی چین نہین اور زور زور سے سر پیٹنا شروع کر دیا۔ اگرچہ نجمہ کی درد آمیز گریہ وزاری نے صفدر کو بالکل خاموش کر دیا اور یہ باؤلونکی طرح نجمہ کی صورت کو تکنے لگا۔ مگر چونکہ صفدر کا بڑا ہوا غصہ جو راستے نہایت جوش کیا تھا مجمع مین سے اوٹھا کر لایا تھا وہ کم نہین ہوا اور شوکت سے کہنے لگا کہ "تم یہین آ کر بیٹھ رہے سب آدمی تمہارا انتظار کر رہے ہین (نجمہ کیطرف اشارہ کر کے) یہ کیا کہتی ہے کیا وہ اوپر سے رضامند نہین ہوئی۔

شوکت۔ (آہستہ سے) اگر رضامند ہوتی تو مین یہان بیٹھکر کیا کرتا۔

صفدر۔ اچھا تم خاموش رہو مین ابھی پوچھتا ہون (نجمہ کیطرف مخاطب ہوکر) نجمہ اگر تم میری سنو تو مین کچھ کہنا چاہتا ہون۔

نجمہ۔ (آنکھین پونچھکر سسکیان لیتے ہوئے) آپ بھی اونہی کے۔

صفدر۔ دیکھو ان باتون مین جو تم کر رہی ہو کچھ فائدہ نہین۔

نجمہ۔ وہ بات بتلائیے (کن باتون مین۔

صفدر۔ یہی جو تم کر رہی ہو۔

نجمہ۔ سنئے اگر آپ یہ سمجھتے ہون کہ نجمہ کرکسب کو بھول جائے اور راجہ کی ہو کر

رہتے تو یہ بالکل ناممکن ہے۔ میں تھوڑی سی شکیبا ہنگاکر کہا لونگی مگر اس صورت
سے تو واحد کا شکل دیکھنا گناہ سمجھتی ہوں۔

صفدر۔ یہ تو ایک انوکھی بات ہوئی میں تو تمکو بہت معقول پسند سمجھتا تھا مگر تم تو بڑی ضدی
نکلیں۔ بھلا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کب کون سے سبب وشبے پڑے بھی کچھ
خیال کیا یا یونہی ضد کرنا شروع کر دی۔

نجمہ۔ کچھ بھی سہی وہ بہتر ہے مگر مجھے منظور ہے بقول کسی کے "لیلی را از چشم
مجنون باید دید"

صفدر۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ بہتر ہے۔ اور سچ تو یہ کہا کہ "لیلی
بنظر مجنون" مگر سوال یہ ہے کہ کوئی لیلی بھی تو ہو۔

نجمہ۔ میرے نزدیک تو وہی لیلی ہے اور لیلی سہی مگر نکاح میرا تو اوس سے
ہو چکا ہے یہ کیسے ممکن ہے کہ میں ایک شخص کی منکوحہ ہو کر خلاف شرع دوسرے
سے بدون طلاق نکاح پڑھا لوں۔

صفدر۔ کیا تمہارا نکاح ہو گیا؟

نجمہ۔ اس بات کو عرصہ ہو گیا۔

صفدر۔ کس نے پڑھا۔؟

نجمہ۔ پڑھتا کون۔ ایجاب و قبول ہونا چاہئے سو ہم دونوں سے ایجاب
و قبول ہو چکا۔

صفدر۔ اسکو نکاح نہیں کہتے۔

نجمہ۔ نہیں کہتے ہونگے پھر بھی مجھے نکاح کرنا منظور نہیں ہے۔ ویسے تم مختار
ہو۔ میں تمہارے بس میں ہوں تم نہیں مار سکتے۔ مگر واحد سے تو پھر
کبھی نہیں رضامند ہو سکتی۔

صفدر۔ اچھا تو پھر اور کس سے ہوگی۔

نجمہ۔ کسی سے بھی نہیں بس اگر ہوں تو ایک سے ....

نام سنتے ہی منھ میں پیلی، آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور ایک آہ بھر کر گردن نیچی کر لی
اور دم بخود ہو کر رہ گئی۔

صفدر — اوسکو تو صبر کر لو۔

یہ کہکر خاموش ہو گیا اور ایک عورت کو جو قریب بیٹھی تھی اوسکی طرف ہاتھ اوٹھا کر
اشارہ کیا جس سے وہ عورت اوٹھی اور کچھ بغل کے نیچے سے اور نجمہ کے منھ کے
برابر لائی۔ نجمہ نے جوں ہی اوسکی سانس لی تو بیہوش ہو کر پیچھے کو لڑھک گئی صفدر
کسیقدر آگے بڑھا اور نجمہ کے بائیں انگوٹھہ پر سیاہی لگائی اور ایک طرف
کاغذ پر لگا کر عورت کو کہا کہ چل جیرا نیا محل واحد کو یہاں بھیجے دیتے ہیں وہ خود
راضی کر لیگا۔ یہ کہکر چلا گیا۔

گو صفدر اپنے ارادہ میں ایک کامیابی کا پہلو سوچکر کسیقدر خوش ہو گیا مگر ساتھ
ہی جب یہ خیال بندھا کہ تمنے محض اپنی بات رکھنے اور لمحہ بھر کی موہوم خوشی پر
ایک بے زبان معصوم صنف کو جو واحد کی صورت سے بیزار ہے اور جسکے دل میں
کسی کی محبت اسطرح بھری ہوئی ہے جسکو ہم کسی صورت سے مٹا ہی نہیں سکتے یوں
مجبور کیا نہایت پریشان ہوا اور وہ قدم جو پہلے تیزی کے ساتھ اوٹھ رہے تھے
دفعتًا رک گئے اوپر کی سب سے انتہائی سیڑھی پر سے پیچھے کو لوٹنے کا ارادہ کر
رہا تھا کہ کسی کی وہ نگاہ جو پہلے سے اسطرف ٹکٹکی لگا رہی تھی اسپر پڑی تھی کہ زبان
سے یہ نکلا۔ آئیں! صفدر تم سب تو تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ تم آکر کہاں
اوٹھے جاتے ہو" صفدر رکا اور یہ کہکر "نہیں مجھے کسی کی آہٹ ہوئی ہے
اوسکے پیچھے دیکھتا تھا کہ کون ہے" چلا آیا۔ آکر بیٹھ گیا۔ مگر چپ۔ ایک
شخص جس نے ابھی صفدر کو لوٹتے ہوئے دیکھکر منع کیا تھا صفدر کے غیر
معمولی سکوت پر ہنسکر کہنے لگا "کہو ہاں کیا قہقہہ دیوار کا مضمون ہے کہ جو جاتا ہے
وہیں کا بیٹھ جاتا ہے؟

صفدر — (بات کاٹکر) یہ بات تو نہیں مگر نجمہ کی بےبسی اور مجبوری کی فریاد سنکر

میرا دل بھر آیا اور کچھ دیر تک تو میری بھی ہمت نہ پڑی کہ مین اوس سے چھیڑون یا اوس سے کچھ بات کرون لیکن کرون لیکن مین بڑا اوٹھا کر گیا تھا جون تون کر کے اوس سے اقرار کرایا اور اس کاغذ پر جسے آپ صاحبون کے یقین دلانے کے لیے تا کہ کل کو مین جھوٹا نہ ہون یہ انگوٹھے کا نشان بھی لگا لایا ہون۔

ایک۔ مگر ہمنے تو سنا ہے کہ وہ پڑھی ہوئی ہے۔

صفدر۔ عورتون کا پڑھنا لکھنا ہی کیا۔ کوئی اوسکے ہاتھ کی دستاویز مین لکھی ہوئی ہین جس سے آپ وثوق کے ساتھ کہ سکین کہ نہین وہ پڑھی ہوئی ہے۔

دوسرا۔ وہ کاغذ تو دکھاؤ کہان ہے۔

صفدر نے کاغذ نکالکر سامنے رکھدیا سب اپنے اپنے ہاتھ مین لیکر دیکھنے لگے اور بعض بعض اپنی اپنی جگہ سے اوٹھ اوٹھکر یہین آکر جھک گئے اور خوب غور سے دیکھ رہے ہین۔

راوی۔ اگر کسو ئی ہوتی تو کسے کہوٹے کو پرکھ لیتے۔

اب سب کا اچھی طرح اطمینان ہو گیا اور شوکت وغیرہ کے کہنے پر رسم نکاح ادا ہو لیگی نکاح کی رسم پورے طور سے ادا نہین ہونے پائی تھی کہ وہ لوگ جو ابھی ابھی فرش پر بیٹھے تھے مبارک سلامت کہکر اوٹھنے شروع ہو گئے غرض کوئی باقی نہین رہا۔ گویا وہ صحن جو پہلے آدمیون سے بھرا ہوا تھا اب اوسمین صرف واجد صفدر اور شوکت بیٹھے باتین کر رہے ہین۔

صفدر۔ مین نے مجبر کو بہت کچھ سمجھایا لیکن وہ اپنی ہٹ کے مقابلے مین کسکی کب سنتی ہے۔ اصل تو یہ ہے کہ وہ ابھی تک راضی نہین ہوئی۔

شوکت۔ تمسے پہلے مین نے بہت کچھ سر کہپایا مگر تو یہ کہین تیر کے بھی جونک لگی ہے۔ اوسنے ایک کان بھی نہین سنا۔

واجد۔ پھر تمنے کس طرح پر رضا مند کیا۔

صفدر۔ مین رضا مند کس طرح پر کر سکتا تھا۔

واجد — آخر انگوٹھے کا نشان کیونکر کر لیا۔

صفدر — جب میں نے دیکھا کہ یہ مانتی نہیں اور سید شوکت بھی ہار کر چلے گئے
تب میں نے کلوروفارم کی شیشی منگا کر سنگھائی اور اوسکی بیہوشی کی حالت
میں انگوٹھے کا نشان لے لیا۔

واجد — تو میرے حق میں برا ہوا۔

صفدر — اسے بھی جب کچھ بن نہ پڑے تو آخر کچھ بھی کیا جاوے۔ دفع الوقتی
کی ادھر دستخط ہو گئے ادھر شیشی اسی بات کا پاس تھا۔ جب میں نے
ایسا کیا تو پھر جو ہی کیا ہو گیا۔ کب تک نہیں مانتی۔ حق یہ ہے کہ آپ رضامند ہو جاویگی
میاں عورتوں کی قسمیں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں۔ ترا ہٹ مشہور ہے۔ اچھا خدا حافظ
اب ہم جاتے ہیں۔ آپ بھی وہاں جاؤ دیکھو اوسکی کیا حالت ہے۔

یہ کہا اور شوکت و صفدر دونوں اوٹھکر باتیں کرتے ہوئے کہ ابھی نجمہ کا رضامند ہونا
ذرا مشکل ہے کیونکہ کوکب کو وفا نہیں ہو سکیگی اور اوسکے دل میں کوکب کی محبت بہت
زیادہ ہے اگر کوئی شخص کوکب ہی سا ملکر دے تو دوسری بات ہے کہ اوسکا خیال
چھوٹ جاوے ورنہ بھائی جان ان باتوں کی اصل ہی نہیں۔
اپنے مکان کی طرف کو چلنے لگے۔ خیر انکو تو جانے دیجئے ذرا نجمہ کو بھی چلکر دیکھئے
کہ اوسکی بیہوشی میں کیا حالت ہوئی۔

اب ٹھیک دو کا عمل ہے وہ تہ خانہ جس میں چار مرد اور چار عورتیں نجمہ کو
پکڑے ہوئے تھے بالکل سنسان معلوم ہوتا ہے نجمہ جو کلوروفارم کی شیشی سنگھتے ہی
بیہوش ہو گئی تھی اس وقت تک اوسی طرح بیہوش پڑی ہے۔ ایک بڑھیا [illegible]
اوسکے پاس بیٹھی ہوئی اسکا یہ عالم دیکھکر رو رہی تھی۔ اگرچہ وہ بیہوشی سے
نجمہ کی [illegible] میں [illegible] رہی ہیں لیکن واجد جو ابھی آکر سرہانے بیٹھا تھا رومال
سے پنکھا [illegible] کر رہا ہے۔ اگرچہ تمام خلقت پڑی سو رہی ہے چاروں طرف ایک سا

* ایک دوا ہے بیہوشی کا نام ہے۔

سنائی جا رہا ہے مگر کسی انجن کی آواز اور ریل کے پہیون کی گھنگھناہٹ کانون
مین محسوس ہوتی ہے اور یہ آواز بہی اوسوقت سنائی دیتی ہے جب دہیان کرکے سنا
جاتا ہے اور نہین تو تہ خانہ بمنزلہ گور کے ہو رہا ہے۔ کیونکہ اذان کی آواز بہی تو نہین
سنائی دیتی۔

واحد جو بہت دیر سے سرہانے بیٹہا انگڑائیان لے لیکر جمائی لیتے ہوے منہ موڑتا تہا
کچہہ کسلمند سا معلوم ہو رہا ہے اور سیدہا ہوکر پانون بہی پہیلا دئے سر تکیہ پر رکہکر لیٹا
چاہتا تہا کہ نجمہ کی آنکہہ کہلگئی اور بہت غور کے ساتہہ واحد کی طرف دیکہا۔ واحد
جو پہلے ہی سے نجمہ کے منہ کو تاک رہا تہا نجمہ کی نیلی نیلی پرآشوب آنکہین دیکہکر
دفعتاً کہنے لگا۔ " مین تمہارا سپاہی نہین ایک ادنی نوکر ہون "

واحد کی زبان سے اس جملہ کا نکلنا تہا کہ نجمہ کی تیوری مین بل پڑگئے اور وہ غضب
آلود نگاہین جو پہلے کسی کی محبت آمیز خیال مین بند تہین دفعتاً کہلتے ہی واحد سے
دوچار ہوئین اور زبان جو آنکہین بدلتے ہی جوش مین آگئی تہین اوس سے یہ الفاظ
نکلے " اگر تم اپنی جان کی خیر چاہتے ہو تو میرے پاس سے اوٹہکر چلے جاؤ نہین تو
مین تمہارا اور اپنا خون کرونگی۔

اور ایک آہ کرکے رونے لگی اور اوسی بہرائی ہوئی آواز سے " اُف! امیرے مقدر
مین یون ہی ٹہوکرین کہانی لکہی ہین " یہ جملہ نجمہ کی زبان سے کچہہ ایسے موثر پیرایہ مین نکلا
کہ واحد کی بہی آنکہون سے آنسو نکل پڑے اور بیتاب ہے اوٹہکر آگے جا کہڑا ہوا مگر
نجمہ غصہ کے مارے لال ہوگئی اور تہرانے لگی۔ آنکہون مین خون اوتر آیا کہ اسنے
اسقدر جرأت کیونکر کی جو میرے پلنگ پر قدم رکہا لیکن واحد کے کچہہ بن نہ پڑا [illegible]
سامنے تہر اہٹ۔ اگرچہ واحد نے غصہ فرو کرنے اور نجمہ کو راہ راست پر لانے کی
بہت کچہہ کوشش کی لیکن نجمہ سمجہے کہ یہ حماقت کرتا ہے اور بہی بگڑ جاتی ہے اب
واقعی تو غصے کا ارادہ کر رہا ہے مگر ندامت سے کہ قدم پیچہے کو نہین اوٹہا لینے دیتی اور
ہیبت سے آگے قدم رکہنے کا حوصلہ نہین پڑتا۔ نجمہ " آ ایک دو مرے پلنگ پر

سمجھا کہ ناوقت ہو گیا کوئی دیکھیگا تو کیا کہیگا جلدی جلدی قدم دھرنے لگی ہے
اب وہ خطرناک راستے میں قدم قدم پر پیچھے مڑکر دیکھتی ہے ختم ہو گیا اور ایک
شمال رویہ مکان میں جسکا صدر دروازہ کسی کی چشم انتظار کیطرح کھلا ہوا تھا اوس میں
یہ عورت جسکے پاس پر کبھی سترہ سالہ لڑکے کا گمان گذرتا ہے بجلی کیطرح نظر پڑ رہی تھی
کہ مخمور آنکھوں کی طرح دونوں کواڑ بند ہو گئے اور وہ دفعتاً غائب ہو گئی —

ساتوان باب

خط لانے کی کوشش

تدریجاً کمپنی کا سکے کی جھڑا ہین نیان کہی
الٹی آبرو رکھنا مرے کے لووں کے کہانیوں کی

شہر کلکتہ زمانہ قدیم میں قریہ کی شکل پر ایک آباد قطعہ تھا جسمین صرف
جھوپڑے تھے غیر مہذب بنگالی رہا کرتے تھے بلکہ مغلیہ سلطنت کے پیروؤں نے اسلامی
سطوت کو بھی اچھا چمکا رکھا تھا۔ عالمگیر کے عہد میں شہر بندر ہوگلی تھا۔ اسی شہر میں
تجارتی جہاز لنگر ڈالتے تھے۔ یہ مقام تجارت کی اصلی گذرگاہ ہونے کے سبب سے
عام ممالک کی تجارت پیشہ اقوام کا مسکن بن رہا تھا اور اسوقت کی آزادانہ تجارت نے
مسٹر چارنک ایک یورپین کو بھی وہ جرأت دلائی کہ اوسنے ایک انگریزی کوٹھی کی بھی
بنیاد قائم کر دی جو اسوقت ایک امید اور پایہ منظر کرنے وقت خواب و خیال معلوم
ہوتی ہے۔ کلکتہ باوجود موضع ہونے کے تجارت کی روزافزوں ترقی کے باعث روز
بروز بڑھتا گیا اور گورنر کی مزید توجہ نے ان ٹوٹے پھوٹے کھنڈرات کو شاہی عمارات
میں ملاکر مشہور دار الخلافت بنا دیا۔
کرنل کلایو نے جنگ پلاسی کی فتح کے بعد شہر سے کچھ فاصلہ پر قلعہ فورٹ ولیم تعمیر کرایا
جسکی نرالی ساخت صناعان سلف کی نرالی صنعتوں کو اوبھار اوبھار کر جھکا رہے ہیں یہ

بندر ہگلی دریا ہگلی کے دوسرے کنارے پر آباد تھا۔ کلکتہ میں ایک خطہ ہے جو بساط شہر میں ہو کر نکلا ہے

اور آنکھیں مونٹکر بہت غور سے کے سامنے دیکھا کھڑا ہو گیا جھکا سلام کیا ۔ سیدھا ہوا سب کے لئے زبان کھولنے کو تھی کہ جیب سے نکالا ایک انگریز نے جسکا چہرہ ۔ لباس طرز پہرا ۔ سلیقے باڈی گارڈ کے ہمراہ رہنے سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ یہ کوئی ملکی لاٹ ہے پوچھا کہ تم کون ہو؟

اسکا جواب ابھی ملا نہیں تھا کہ آپ ہی کہنے لگا کہ ۔ ہم نے تم کو پہچان لیا ہم تم سے یہاں ملے تھے دیکھو ہم بھول گئے ۔ یہ تمہارا نام کوکب ہے؟

شخص ۔ حضور میرا نام کوکب ہی ہے ۔

انگریز ۔ تم علامہ امجدی کے بھائی ہو ۔

کوکب ۔ جی حضور ۔

انگریز ۔ تم اچھے ہو اور علامہ امجدی تمہارے بھائی اچھے ہیں؟

کوکب ۔ حضور اس وقت تو میں اچھا ہوں اور مجھے علامہ امجدی کی کچھ خبر نہیں ۔

انگریز ۔ کیوں؟

کوکب ۔ حضور میری سرگذشت بہت طویل ہے ۔

یہ کہا اور جیب میں ہاتھ ڈالکر ایک کاغذ نکالا اور بچوں کی طرح کھڑے ہو کر بیقدر ہاتھ اونچا کر کے وہ کاغذ دیا اور ہاتھ پیچھا کر لیا ۔ جیب میں سے جو ہاتھ پکڑ کر معانقہ کے ساتھ ہی پھر گیا تھا اوسمیں اب وہ کاغذ دکھائی دیتا ہے جو پہلے کوکب کے ہاتھ میں تھا اوس خط کو پکڑا اور پڑھ کر کے کہنے لگا ۔ " تمنے یہ کیا قصد کیا اب تم علیگڈھ چلے آؤ ۔"

کوکب ۔ حضور کیا عرض کروں میری قسمت کا پھیر ہے ۔

انگریز ۔ اچھا تم کل ہماری کوٹھی پر آنا ۔ لارڈ کرزن کی کوٹھی جس سے پوچھوگے وہ تمکو فوراً بتلا دیگا ۔

کوکب ۔ حضور میں جانتا ہوں آج تمام دن حضور ہی کی کوٹھی پر میں نے گذارا ہے ۔

انگریز ۔ پھر تم ہم سے کیوں نہیں ملے ۔

کوکب ۔ مجھے آپ تک کوئی جانے دیتا تو مل سکتا تھا ۔

چونکہ شوکت اور واجد سے بہت مانوس ہوکر کہنے لگا " تم نے میری بات کا کچھ جواب اب تک نہ دیا۔

واجد۔ (آنکھیں رومال سے پونچھ کر) کیا کروں میری طبیعت قابو سے باہر ہوئی جاتی ہے دل بھر آتا ہے کلیجہ منہ کو آرہا ہے۔ اب مجھ میں ضبط کی طاقت نہیں۔

یہ کہا اور اسکے پر دونوں ہاتھ رکھکر خاموش بیٹھ گیا۔

شوکت۔ ہیں! ہیں! تم کیسی باتیں کرتے ہو وہ بات تو بتلاؤ جس سے یہ تمہاری یہ حالت ہوگئی ہے۔

واجد۔ کیا کہوں۔

یہ کہا اور پھر چپ ہوگیا۔ لیکن شوکت نے جب زیادہ مجبور کیا تو کہنے لگا کہ کیا کہوں مجھے کہتے ہوئے بھی تو شرم آتی ہے۔

شوکت۔ آج تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے اسوقت تک تمہاری باتوں کا بھید معلوم نہ ہوا۔

واجد۔ کیا بھید کہوں۔

یہ کہکر گھٹنے پر سر رکھکر بیٹھ گیا۔

شوکت۔ (جو واجد کی بات سننے کا مشتاق تھا) تم کچھ کہتے بھی ہو یا نہیں۔

واجد۔ (سر پیٹ کر ہائے مار کر) ہائے کیا کہوں میری معشوقہ جسکو میں اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا آج رات میں مجھے کوئی نشے سے گھلا کر چلی گئی وہ تو خیر ہوگئی کہ میں زیادہ بیہوش نہیں ہوا ورنہ اس ظالم نے تو میرے مارنے میں کوئی کمی نہیں کی تھی۔

شوکت۔ (دانتوں میں انگلی دباکر) ہیں کسطرح چلی گئی۔

واجد۔ اگر اسطرح چلے جانیکی مجھے خبر ہوتی تو میں اسے جانے ہی کیوں دیتا۔

شوکت۔ آپ چلی گئی یا کوئی لیکر گیا۔

واجد۔ (دونوں ہاتھ کانوں پر رکھکر) مجھے کچھ خبر نہیں۔

شوکت۔ افسوس بڑا ہوا کمبخت نے تمہارے ساتھ بڑی دغا کی دیکھو جی کسی

دیکھ رہی ہے کچھ کہنے کا ارادہ کیا مگر آنکھوں نے جو کسی کے حسن کے ساتھ کسلمندیاں
کر رہی ہیں زبان کو جنبش کی اجازت نہیں دی جس سے یہ عورت اتنا ہی کہکر رہ گئی
کہ ہیں تو سب کہنا ہو گئی۔ سمجھ گیا یا ور رہا لیکن پھر ظاہر کرنیوالے باتوں کو اپنے
عاشق سے یا معشوق سے چھپا کر رکھنا مناسب نہ خیال کرکے دم بخود ہو کر ایک
دفعہ آہ کے ساتھ ٹھنڈی سانس بھری جس سے گذری ہوئی مصیبتوں کو یاد کرکے
آنکھوں میں آنسو بھر لائی اور کہنے لگی۔ پیارے دشمنوں نے میرے تمہارے
پہنسانے کے لئے بڑے بڑے جال پھیلائے مگر ہمارا مقدر اچھا تھا کہ کسی کے
بال بیکا نہیں ہوا۔

مگر اس وقت اس عورت کو اپنی جوشیلی اور غیور طبیعت پچھلی مصیبتوں کو یاد کرتے
ہی پسینہ آ گیا تمام جسم غصہ سے کانپ اٹھا لیکن ضبط سے کام لیا اور کہنے لگی۔
" پیارے وہ دن خدا دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ اف رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں
ہائے جب کیفیت وہ گھڑی یاد آ جاتی ہے تو پہروں ایک سناٹا سا رہتا ہے۔ ہائے
وہ کس قیامت کی گھڑی تھی کہ جس وقت ان موذیوں نے دروازوں کا قفل باہر لگایا
اور ایک لمبی سانس لیکر آہ سرد کے کسیقدر گھبراہٹ کے ساتھ) پیارے پیارے
کوکب میری دردبھری داستان کیا سنو گے (اور شرما کر) ہائے پچھلے صدموں
سے سوز و محبت کے زخم دل ہرے ہو جاتے ہیں اور کوئی نتیجہ نہیں۔

ایک آہ کا نعرہ مارا اور چپ ہو رہی۔ کوکب چہرہ اسکی حالت میں کرسی پر بیٹھا ہوا
کنکھیوں سے دیکھ رہا تھا کسیقدر رک رک کر کہنے لگا۔ بیبی میری یہی کیفیت ہو رہی
ہے مگر یہ جی چاہتا ہے کہ جدائی کی دردبھری داستان لکھکر ہی دل کا بخار نکالوں
لیکن زبان یاری نہیں دیتی۔ رونگٹے کھڑے ہوتے جاتے ہیں اور دفعتا کسی خاص
طرف مخاطب ہو کر) پیاری میری پیاری بخدا واقعی تم بری طرح پھنسی تھیں خیر وہ دن
خدا کو دکھانا تھا قسمت کا لکھا نہیں ملتا۔

جیسے بات کا مگر پیارے کوکب تجھے اپنے چھوٹنے چھٹنے کا کچھ خیال نہ تھا

ہیں تو تمہاری طرف سے بھی ہیں تاکہ دیکھئے وہ کمبخت تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں ۔

کوکب ۔ انہوں نے تو بہیرے سے ترک دینے میں اپنی اپنی سی بہت کچھ کوششیں کیں مگر . . . .

بنجھو ۔ (بات کاٹکر اور بلائیں لیکر) خدا اسکے ہیں ہاتھ ٹوٹے کہ انکی کوئی بات چیش بھی نہ گئی ۔

کوکب ۔ دیکھو بیٹے تمہارے کیسی افتاد پڑ گئی تھی میں نے سخت دھوکا کہایا مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ وہ دفعتاً یوں چڑھ آوینگے ورنہ اوسکے ساتھ دیکھو میں نام ہی ہو گیا مکان سے اتنے فاصلہ پر جاکے کیوں باتیں کرتا ۔

بنجھو ۔ (سہمکر) مجھے چار پانچ روز تک ۔ اف رونگٹا کھڑا ہوتا ہے مجھکو اوس مکان کا نام بھی یاد نہیں رہا . . . . اوسمیں ان کمبختوں نے بند کر رکھا پیارے کوکب جب تم کہاں چلے گئے تھے ۔

کوکب ۔ تمہارے چلے جانیکے بعد میں نے کئی روز تک تو تمہیں تمام میں تلاش کرتا پھرا ۔ پھر ایک ڈیوڑھی پر کھڑا ہو ہوکر دیکھا مگر سب کچھ بیچ ہونے تب پولیس میں رپورٹ لکھوانی اوسپر کچھ نہ ہوا استغاثہ دائر کیا وہ خارج ہو گیا اپیل کیا اوسپر صاحب مجسٹریٹ کو اپنا مخالف دیکھکر اور سمجھکر کہ اب کوئی تدبیر نہ آئیگی سیدھا کلکتہ پہونچا لاٹ صاحب سے اپنا تمام ماجرا بیان کیا انہوں نے ایک حکم لکھکر مجھے دیا تھا جو میں ریل سے اوترتے ہی کلکٹر صاحب کو دے آیا اب دیکھئے کلکٹر صاحب کیا کرتے ہیں ۔ مجھسے تو انہوں نے وعدہ کر لیا ہے ۔

بنجھو ۔ لاٹ صاحب نے اوس حکم میں کیا لکھا تھا ۔

کوکب ۔ یہی لکھا تھا کہ ہم اسکو جانتے ہیں کہ یہ مشہور آدمی ہے مشہد کے سجادہ نشین کا بھائی ہے اور جو اوسکے جی میں آیا ہوگا لکھدیا ہوگا ۔ چٹھی انگریزی میں لکھی ہوئی تھی میں نے ایک شخص سے پڑہوا کر سنی تھی تب مجھے تنا بھی معلوم ہو گیا ورنہ انگریزی یا کوئی بھی علم ہوتا دقتیں اوسکے جاننے میں کیا پتہ چل سکتا ہے ۔

نجمہ — اخاہ! تم یون کانٹے کو سون پیر سے (آسمان کیطرف دیکھکر) اہین رات
کیا اتنی بیت گئی اب سونا چاہیئے
یہ کہا اور پلنگڑی پر لیٹ رہی ۔

اگرچہ اسوقت دونون اپنے اپنے پلنگ پر لیٹ رہے اور ان خواہشون کا
ہجوم جو شب وصل مین ہوا کرتا ہے لہر ایک حسرت سرہانے پائنتی کھڑے ہوکر
اپنے نکلنے کی راہ ڈھونڈھا کرتی ہین ہو رہا ہے اور تمنائین جو کسی وقت سے
اسی انتظار مین تھین کہ کوئی ایسا دن بھی آئے جو ہمارے حوصلے پورے ہون،
وہ تمام ایک سرے سے اس کوشش مین ہین کہ کم سے کم ہماری آرزو
پوری ہو جاوے لیکن جب امید بر آنے کا پہر آتا ہے تو ایک کے بجائے دس
دس موجود ہو جاتے ہین گویا شمار ہی نہین ہے کہ کہانتک تعداد پہونچی اور کب سے
گوشۂ دل انکا مسکن بن رہا تھا ۔

گو یہی بیانیہ حسرت و یاس کا ایک جھنڈ جھگڑا ہی ہو رہا ہے مگر کوکب جیسے پاکیزہ
~~خیال کے سینہ سے~~ بہت سی تمنائین طوفان ہوکر نکل آئین دفعتاً چونکا اور اپنی خود فراموشی پر
شرمناک افسوس کرکے اپنے آپکو لعنت ملامت کرنے لگا ۔

نجمہ جسکا خیال کوکب کیطرف تھا کوکب اسی نئی حرکت اور حیرانی سے اپنے خیال کو
دور دور پہونچانی گئی اور دل مین کہنے لگی "کیون اسقدر بیکلی سالسین کھینچکر دیکھا"
اور سوچنے لگا" مگر ضبط نہ ہو سکا اور تعجبانہ طور پر کوکب کا شانہ ہلاکر جو اپنے
پچھلے مصائب کو یاد کرکے دم بھر لینے لگا تھا، کہنے لگی " تم دفعتاً گھبرا کیون اٹھے
تھے کیا کہین کچھ ہوگئے پھر تو کلیجہ دہل گیا ہائے اب لیا کوئی ۔۔۔۔۔

کوکب — (بات کاٹکر) تم دفعتاً یون بدحواس کیون ہوگئی ہو۔ اول تو خدا نکردہ
کوئی بات نہین ہے اگر ہم یہ فرض کرلین کہ کوئی بات بھی ہے تو آدمی دنیا مین اسیلئے
پیدا ہوا ہے ۔

نجمہ — یہ سب سچ ہے مگر کچھ نہ کچھ بات تو ضرور ہے جس سے تم اسطرح گھبرا کر نکلا کئے

اودھر بیٹھے۔

کوکب۔ بات تو کچھ نہیں صرف یہ ہے (اور رُک کر) اچھا صبح ہی کہدونگا۔
یہ کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

نجمہ۔ (اصرار کے ساتھ) نہیں جو کہنا ہے ابھی کہدیجیے میں رات بھر پریشان اور متفکر رہونگی۔

کوکب۔ کیا کہوں۔ اچھا خیر جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہیگا اب صبح پر منحصر رکھنا فضول ہے اور اچھی طرح مخاطب ہو کر) ہاں بات یہ ہے کہ جسوقت میں صاحبکلکٹر کے بنگلے سے واپس آ رہا تھا مجھے دیوانی کا ایک چپراسی ملا جو دو سمن لئے ہوئے آ رہا تھا۔

نجمہ۔ (بات کاٹکر) کیسے سمن۔

کوکب۔ واجد اور شوکت نے تم پر دخل زوجیت کا دعوٰی کیا ہے۔

نجمہ۔ کب!

کوکب۔ آپکو معلوم نہیں میرے خیال میں تو اس بات کو کئی روز ہوگئے ہونگے کیا آپکو اسکی بالکل خبر نہیں۔

نجمہ۔ مجھے کیسے معلوم ہوتا۔

کوکب۔ کیسے معلوم ہو جانے کی بھی ایک ہی کہی۔ تم پر دعوٰی کیا گیا اور تمہیں علم بھی نہیں۔ تمہارے پاس اطلاعنامہ نہیں آیا۔

نجمہ۔ کوئی نہیں۔

کوکب۔ اور نہ کوئی چپراسی آیا۔

نجمہ۔ آیا ہوگا تو مجھے خبر نہیں۔

کوکب۔ مگر تاریخ تو بہت قریب آگئی ہے دیکھو بتلا دیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ کوئی چند سات روز رہے ہیں۔ میرے خیال میں تاریخ بھی غلطی ہے۔ مگر تنقیح کے واسطے بھی تو کوئی تاریخ ضرور مقرر ہونی چاہیئے۔ لیکن ہاں وہ تو اس سے پہلے مقرر ہو چکی ہوگی مگر یقین

ہو سکتا اگر تنقیح کی اس سے پہلے کوئی تاریخ مقرر ہوتی ہوتی تو مقدمہ اتبک کبھی کا عدم پیروی مین یکطرفہ ڈگری ہو جاتا - ممکن ہے کہ تنقیح ہی اسی تاریخ مین ہو جاوے

نجمہ - ہماری بات کاٹ کے کہتی ہون بہلا انکو اس دعوے کرنے سے کیا فایدہ ہوگا -

کوکب - یہ آپنے کیا سوال کیا بہلا مین اسکی نسبت کیا کہہ سکتا ہون -

نجمہ - خیر جانے دیجئے بتاتے کہ آپ سیاہی ملا -

کوکب - مجھے سیاہی کیون نہ ملتا - چپراسی ملا - میرے اور آپکے نام کے اطلاعنامے دکھلائے - مین نے دونون اطلاعنامون پر اپنے اور آپکے دستخط کر دئے

نجمہ - اچھا کیا آپنے دستخط کر دے اگر عدالت نے اونکا چھپلی دعوے ڈگری کر دیا تو انکو یہ امید ہے کہ نجمہ اپنے پیارے کوکب کو چھوڑ کر ہمارے یہان چلی آوگی - نہین نہین ہرگز نہین - ادسنے گہ ایک لاکہ تک نہین جانے کی - خواہ وہ کتنی ہی کوشش کیون نہ کرین -

کوکب - اچھا جانے دیجئے ان باتون مین کیا رکہا ہے جو ہونا تہا ہوا اور جو ہونا ہوگا ہو جائیگا قبل از مرگ واویلا -

نجمہ - جانے کیسے دون آپ خیال کرین - چہوٹی باتون سے تو آگ ہی لگتی ہے اور شرما کر گردن نیچی کرلی -

کوکب - (جو ہنسکر رہگیا تہا) میرا ارادہ ہے کہ مین بہی اپنی اور آپکی طرف سے کوئی وکیل پیروی کے لئے مقرر کر دون -

نجمہ - (ادہر کو منہ کرکے کوکب کی اپنی طرف ٹکٹکی باندہے دیکہکر شرما کے) آپکو اختیار ہے -

یہ کہکر دونون خاموش ہو گئے اور اپنی گدگدائی ہوئی طبیعتون کو جنہین حسرتین اور امنگین چٹکیان لے رہی تہین اس مقدمے سے الجہن پیدا ہوئی دیکہکر اور او شتے کرنے لگے جس سے وہ جوش و خروش جو دلولہ خیز طبیعتون مین بہر رہا تہا ٹہنڈا سا پڑ گیا اور کسیقدر پریشانی بہی دور ہو گئی - اب ہم واجد کیطرف چلتے ہین -

ہوتیں تو آپ بھی نہیں دیکھتا ۔

ہم اس باغیچہ کی حالت پر کچھ غور ہی کر رہے تھے کہ کسی شخص کی جو اپنے ساتھی سے
باتیں کرتا ہوا آ رہا تھا آواز سنائی دی اور یہ سمجھ میں آیا کہ یہ کچھ یوں کہہ رہا ہے کہ دعویٰ
تو ڈگری ہو گیا مگر ان آدمیوں کی آواز منظر نہ آنے کی وجہ سے صاف نہیں سنائی
دیتی ۔ لیکن یہ لوگ بدستور کچھ گنگناتے ہوئے چلے آ رہے تھے گو بعض دفعہ
انکے کھڑے ہو جانے سے پوری بات بھی سمجھ میں آجاتی ہے ۔ لیکن کبھی کبھی کوئی
بات آدھی ہی سنائی دیتی ہے ۔

چونکہ اب یہ آدمی جو بوجہ گھنے درختوں اور اندھیرے کے صاف معلوم نہیں ہوتے تھے اچھی
طرح دکھائی دینے لگے لیکن سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کون ہیں ۔ آخاہ پہچان لیا ۔ ایک تو ہمارے
ناول کے ہیرو واحد اور دوسرے شوکت ہیں جو آپس میں کہتے ہوئے آ رہے ہیں ۔
" وہ دعویٰ جو دخل زوجیت کا دائر کیا تھا ڈگری ہو گیا مگر واحد جو اس خبر کو سن کر آیا ہے بلا
تصدیق کیے ہوں سے کہتا پھرنے لگا کہ دعوےٰ تو ڈگری ہو گیا ۔

اب یہ دونوں باغ سے نکل کر اس مکان میں جو سامنے ٹوٹا ہوا سا نظر آ رہا ہے داخل
ہو گئے مگر شوکت چونکہ بدون اجازت اندر نہیں جا سکتا تھا دروازہ میں ایک کرسی پر جو پہلے
سے پڑی تھی بیٹھ گیا اور واحد جو شوکت کو یہ کہکر کہ " آپ مجھکو پانچ منٹ کی اجازت
دے سکتے ہیں " اندر چلا گیا ۔ صحن میں قدم رکھتے ہی کہنے لگا " اماں جان ، وہ دعویٰ تو
ڈگری ہو گیا ۔ اور چھوٹی ہمشیرہ سے بھی اسی طرح مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ " دعویٰ ڈگری ہو گیا "
اور وفور مسرت میں یہاں تک بہکا کہ یہ بھی خیال نہ رہا کہ میں کیا اور کس سے کہہ رہا ہوں
اچھل اچھل کر کہنے لگا " دعویٰ ڈگری ہو گیا " دعویٰ ڈگری ہو گیا "

اب یہ آواز جو پہلے واحد کے مکان تک محدود تھی آن کی آن میں تمام محلہ میں پھیل گئی
جس سے آس پاس کے آدمی جو علی الصباح اپنی اپنی ضروریات رفع کرنے کے لئے
ادھر ادھر جا رہے تھے [illegible] یہ سنکر دوڑ پڑے [illegible] واحد نے کہا کہ ہاں بیٹے کہ دعوےٰ
ڈگری ہو گیا " اور واحد کے مکان کو کھلا دیکھکر گھر میں گھس آئے ۔ واحد کو آواز دیکر

دریافت کرنا چاہیئے کہ شوکت کو بیٹھے ہوئے دیکھکر وہیں ٹھٹک کر رہ گئے اور
شوکت سے دریافت کرنے لگے کہ یہ کیا معاملہ ہے جو واحد آج صبح سے پکار رہا
ہے کہ دعویٰ ڈگری ہو گیا۔ شوکت جو خود بھی اسی سوچ میں بیٹھا ہوا تھا ہنسکر کہنے لگا
کہ بھئی کیا کہوں آج میں اور یہ بہت سویرے سے اوٹھکر جنگل تشریف لے گئے
تھے کیونکہ جسوقت ہم گئے تھے اچھی طرح دن بھی نہیں نکلا تھا اسواسطے جاتے وقت
تک واحد نے مجھسے ذکر نہیں کیا اب واپسی میں چونکہ سورج نکل آیا تھا اور یہ بھی شاید
تمنے سنا ہوگا کہ جبتک سورج نہ نکلے خواب نہ بیان کیا جاوے۔ چنانچہ میاں واحد
نے جو کہیں خواب دیکھا وہ واپسی میں سورج نکلنے کے بعد یاد آیا وہ مجھسے حرف
بحرف کہنے لگے میں نے قطع نظر اس بات کے کہ یہ سچ ہو یا جھوٹ اپنی زبان سے
سوا اسکے کہ خدا سچ کرے اور کچھ نہیں کہا وہ خواب یہانتک ترقی کر گیا کہ اب
یہ اپنی حالت سے بھی گذر گئے نہ مجھسے پانچ منٹ کی اجازت لیکر اندر گئے تھے غالباً
خواب کہنے کے لئے گئے ہونگے سو ابتک آئے ہیں میں انتظار میں بیٹھا سوچ رہا
ہوں انکو خیال بھی نہیں۔ اپنی انجان سے پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ دعویٰ ڈگری ہو گیا
ایک شخص۔ (بات کاٹ کے) ابتک میری سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ کونسا
دعویٰ ڈگری ہو گیا۔

شوکت۔ آپکو نہیں معلوم ایک دخل زوجیت کا دعویٰ پچھلے دنوں میں دائر کیا تھا۔

دوسرا شخص۔ (پہلے شخص کی طرف مخاطب ہو کر) آپ کو بھی معلوم نہیں میں سمجھ گیا
(اور ایک دوسرے شخص سے) بھئی یہ وہی دعویٰ ہے شاید تمہیں یاد ہو جسکی
نسبت میں نے ایک مرتبہ تمسے ذکر بھی کیا تھا۔

یہ سنکر باہر نکل آیا اسکے پیچھے تمام آدمی جو پہلے آ کر جمع ہو رہے تھے شوکت سے
کل کچا حال سنکر لوٹ گئے مگر شوکت جو پہلے سے بیٹھا تھا واحد کی نادانی کی
باتوں پر ہنسنے لگا۔ آخر جب نہ رہا گیا اور واحد کی اس حرکت کو حد سے زیادہ دیکھا
تو ایک اور شخص سے کہنے لگا۔ یہ کیا معاملہ ہے جو واحد آپے سے بالکل باہر ہے۔

اسکو زیادہ خوشی ہوتی ہے نہین سوجھتا کہ مین کیا کہہ رہا ہون خواہ زبان سے کچھ ہی نکل
جاوے طرز سخن ہی بدلجاتا ہے لیکن اسقدر نہین بکا کرتے جیسا کہ واجد
بوکھلاہٹ کی باتین کرتا ہے ۔

اگرچہ شوکت کے دل مین اس قسم کے خیالات پیدا ہو رہے تھے مگر ظاہرا سب باتون
کی طرح جو پوچھا کرتا تھا سن چلا گئے بلکہ چپ بیٹھا واجد کی باتین سن رہا تھا کہ واجد کو
زیادہ چپکے بیٹھے دیکھکر رہا نگیا اور بے تحاشا گھر مین جا کر واجد کے منہ پر اپنا داہنا
ہاتھ رکھدیا جسکی وجہ سے واجد کچھ کہنا چاہتا تھا نہ کہہ سکا اور پھر آپ واجد سے
مخاطب ہو کر کہنے لگا " کیا آج پھر تمہین اوس سودے کا سا جنون چڑھا ہے بڑے
افسوس کی بات ہے کہ تم دانا ہو کر دیوانون کی ایسی باتین کرتے ہو تمہین یہی معلوم
ہے کہ کسقدر آدمی تمہارے دیکھنے اور تمہاری دیوانون کی ایسی گفتگو سننے کے لئے
آئے تھے ۔ مجھے واللہ ابھی تک نہین معلوم ہوا کہ تمنے جو زمانہ کو سر پر اوٹھا رکھا تھا
اوس سے تمہارا کیا منشا رہتا ۔

گو واجد بظاہر شوکت کی ان باتون کو سنکر خاموش سا ہو گیا اور جواب نہین دیا لیکن
دل مین کچھ پریشان سا ہو گیا ہے جس سے چہرے کا رنگ کسیقدر مکدر سا ہو گیا
اور اسی حالت مین حسرت آمیز نگاہ سے شوکت کیطرف دیکھا جس سے نہ معلوم
شوکت کیا سمجھا اور منہ پر سے ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگا " مجھے تمہاری بوکھلاہٹ اور
اوچھا پن ناگوار گذرا " واجد جو آنکھون مین آنسو بھر لایا تھا کسیقدر تامل کے ساتھ
کہنے لگا " کیا مین نے بات غلط کہہ رہا تھا ۔ ہرگز نہین مین یہ بات نہایت ہی
ٹھیک کہہ رہا تھا ۔

شوکت ۔ (بیچ ہی مین بات کاٹ کر) اچھا یہ کیسے معلوم ہوا کہ دعوی کرتے ہو
باتصدیق خود اسکی باتون پر ۔

واجد ۔ [illegible]

شوکت ۔ مجھے کسطرح معلوم ہو سکتا ہے کیا مین تمہارے ساتھ پہنچا ہوا تھا ۔

باقی سب موجود ہین ۔
واجد ۔ اوسکو اورون سے کیا غرض وہ تو کوئی اچھا کسی اور کو تو سمجھتی ہی نہین ہے ۔
شوکت اور واجد کی آپس مین یہ باتین ہو رہی تھین کہ دفعتاً ایک چپراسی اطلاعنامہ لیکر آیا اور واجد سے پوچھنے لگا کہ "سید واجد حسین کہان رہتے ہین ؟"
شوکت نے چپراسی کیطرف آنکھہ اوٹھا کر واجد کیطرف کو ایک آنکھہ بند کرکے کچھہ اشارہ کر دیا جس سے چپراسی سمجھہ گیا کہ سید واجد حسین یہی ہین اور کسیقدر ہچکچے تو تھا جھک کر سلام کیا اور ہاتھہ بڑھا کے اطلاعنامہ دیا جسکو واجد نے اور کسیقدر حیرت کے ساتھہ دانتون مین اونگلی دبا کر رہگیا ۔
شوکت جو اوسوقت سے اس کاغذ کیطرف تک رہا تھا پوچھنے ہی کو تھا کہ خود واجد نے بتلانے کا ارادہ کیا مگر کسی اندرونی کشمکش اور تفکر نے اوسکا حیرت مین ڈالدیا جس سے دانتون مین اونگلی دبا کر رہگیا ۔ شوکت جو دیر سے یہ حالت دیکھہ رہا ہے اپنے دل مین ڈرا اور منہ ہی منہ مین کہنے لگا کہ "یاالہی اور کیسی یہہ اوفتاد پڑی جس سے واجد ایک کاغذ کو دیکھکر کچھہ خاموش سا رہگیا ۔ کاش مین جانتا تو اس کاغذ کو واجد کے ہاتھہ مین جانے ہی نہ دیتا ۔
چپراسی تو واجد کو پہچانتا بھی نہ تھا مین نے اشارہ کرکے اوسے بتلایا کہ یہ واجد ہے ۔ پھر واجد کو ہلا کر کہنے لگا ۔ "یہ کیا وجہ ہے تم خاموش کیون ہو گئے !!"
واجد ۔ (جو پہلے ایک سوچ مین تھا سنبھلکر) کیا بتلاؤن ۔
شوکت ۔ (کاغذ واجد سے لیکر) آہا ! یہ تو اپیل کی اطلاع ہے (چپراسی سے مخاطب ہوکر) کیا اپیل دائر ہو گیا ۔
چپراسی ۔ اپیل کے دائر ہونے نہونے کی تو مجھے خبر نہین عدالت سے یہ کاغذ ملا تھا اسواطلاع کے لئے حضور کے پاس لے آیا ۔
شوکت ۔ (واجد سے مخاطب ہوکر) ہان اپیل تو ضرور دائر ہو گیا ۔ اسکو خبر نہین ہوگی مگر آپ اسطرح منہ تکتے کیون رہگئے اونکے اپیل مین کیا گنجائش ہے کہان تک چلے

سکینہ کے جب ابتدا ہی مین کچھ نہوا تو اپیل مین کیا ہوگا۔

واجد۔ بیتی دردسری اور زیر باری تو ہوگی۔

شوکت۔ اور نہ یہ تو مقدمات مین ہوا ہی کرتی ہے۔

اسیطرح باتین کرتے کرتے دفعتاً دونون اوٹھ کھڑے ہوئے۔ واجد اندر گیا
اور شوکت اپنے گھر چلا گیا۔

ابھی بارہ بجے نہین ہین مگر دھوپ مین تیزی اور حرارت پیدا ہو چلی ہے نجمہ اور
کوکب مکان مین بیٹھے ہین لیکن کوکب کا غیر معمولی سکوت جو نہ صرف طرح طرح کے
شکوک پیدا کر رہا تھا بلکہ بتلا رہا تھا کہ عاشقان درماندہ کو مفارقت کی صعوبتون سے
فراغت پا کر کسی پریچہرہ کے ہمزانو بیٹھے تکا کرتے ہین ٹکٹکی باندھے تک رہا ہے
نجمہ جو اس پل بیٹھنے کو غنیمت سمجھ رہی ہے وہ اپنے کم نصیب عاشق کا جو نہ
صرف خاموش ہے بلکہ کبھی کبھی ہاے اور واے کے ساتھ سرد آہین بھر کر
آنسو بھی گرا دیتا ہے رومال سے منہ پونچھ رہا ہے کوکب کی دلخراش آہین جسکے
صدمہ سے نجمہ کی آنکھین نہ آنسو امنڈا رہی ہین بلکہ کلیجہ منہ کو لانیوالی ہچکیان ہین
کہ جنھون نے نجمہ کو بالکل بدحواس کر دیا ہے۔ نجمہ جو قریب بیٹھی تھی اپنی جگہ
سے اوٹھی اور کوکب پر اوٹھی گر کر رونے لگی۔ اگرچہ اوسکی شرمیلی نظرین جنھون
نے اسطرح آزادانہ طور پر کبھی اپنی پردہ دری پسند نہین کی تھی آج وہ نہایت شوخی
اور بیحیائی سے کے ساتھ اپنی حسرتین نکالنے کے لیئے منہ در منہ ہو کر نیچی کیے کوکب کے
گلے پڑ رہی ہین جو اسے لینے کے لیئے مجبور کر رہی ہین۔ مگر نجمہ ہے کہ اپنی آنکھون کی عدم
ضرورت اور حیا کی وجہ سے آنکھ کو گلے پڑ رہی ہین دو اسے لینے سے جھکنا شرمندہ سی
رہجاتی ہے۔ لیکن کوکب کی نجمہ کے اس برتاؤ اور وقار ہی سے کسقدر تسلی سی
ہوگئی مگر کیفیت دل کو کیا کیا جاوے جو خواہ مخواہ آنیوالی مصیبتون کو یاد کر کے
ہوا آتا ہے۔ اگرچہ کوکب کا کسقدر بیشتر تسلی ہو گئی مگر دم ہول رہا ہے بات تک زبان
سے نہین نکلتی۔ نجمہ کی آنکھین کوکب کی لگی ہوئی ہین کہ شاید اب بھی کچھ زبان سے

تو بار بار رومال سے پونچھ رہا تھا یہاں تک کہ رومال کو اب بالکل منھ پر ڈال لیا
تو بھی آنسو کہیں تھم سکتے ہیں۔ اگرچہ مسعود کا رشید ہوا ہے مگر نجمہ بھی اسی
اصرار کے ساتھ پوچھ رہی ہے۔ مجبوراً بتلانا پڑا اور پریشانی کے ساتھ کہنے لگا
کہ تم پیچھے پڑ کر رہی ہو بھلا اسقدر اصرار بھی کیا ضرور ہے۔ میں پہلے ہی کہہ چکا
ہوں کہ میرا منہ ان بدتقدیروں کے لیے نہ کھلواؤ۔
کہا اور خاموش ہو گیا۔ نجمہ یہ گفتگو سنکر بے چین ہو گئی۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر سینہ
پیٹنا شروع کر دیا۔ اگرچہ اپنے ہاتھوں کو ایک دفعہ ہی سر تک پہونچانے پائی تھی
کہ کوکب لپکے اور فوراً دونوں ہاتھ پکڑ لیے اور بغل میں لیکر کہنے لگا۔ تم بڑی ضدی
ہو میں نہیں سمجھ سکتا کہ تم اسقدر اصرار کیوں کر رہی ہو۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایسے خیال
اور ایسی وہ باتیں تم نہ سنو مگر تم کیا کہنا ماننے والی ہو۔ خیر اگر تمہاری یہی ضد ہے
اور اس کمال ضد میں اپنا وقت ضایع کرنا چاہتی ہو تو پیاری مجھے کہنے میں کوئی عذر
نہیں مگر یہ ضرور کہونگا کہ میں اس وقت کہنے کا ارادہ کرونگا جبکہ تم یہ اقرار کر لو
کہ میرا کہنا مانوگی۔
نجمہ — (بات کاٹ کر) پیارے کوکب کیا نجمہ کی اب یہ تقدیر رہ گئی ہے۔ افسوس
میں اور تمہارا کہنا نہ مانوں۔
کوکب — نہیں یہ بات نہیں۔ میں اس غرض سے نہیں کہتا تھا (اور ایک لمبی
سانس بھر کے) ہائے پیاری اب ہمارے لیے وہ دن قریب آ گئے جو مجھے
اور تمہیں ایک ساتھ کوہستانی راستے طے کرنے پڑینگے یا ایک دوسرے کو
الگ ہو کر جدائی کی گھڑیاں شمار کرنی پڑینگی۔ اور رونے لگا۔
نجمہ — (سہم کر) ہیں کیوں۔ خدا نہ کرے۔
کوکب — (واحد کا نام لیکر) ان میاں واحد کا دعویٰ تو ڈگری ہو ہی گیا تھا اب
اپیل میں بھی ایسا ہی خیال ہے۔
نجمہ — (آنکھوں میں آنسو بھر کر) یہ کس طرح سے۔

کوکب - وکلا لوگ کہتے ہیں کہ اپیل میں کچھ جان نہیں ہے - یہ نہیں چلیگا -
نجمہ - (اکسنا لے میں ہو کر) تو کیا اپیل میں کچھ جان نہیں ہے ؟
کوکب - اگر ہوتی تو کیا میں تم سے جھوٹ بولتا -
نجمہ - میرا یہ منشا نہیں ہے بلکہ میں یہ کہتی ہوں کہ اب کیا کرنا چاہیے نہو تو ہائی کورٹ میں بھیجا دیجیے -
کوکب - ہائی کورٹ والے قانونی نقص پر مقدمہ لیتے ہیں اور وہ سرسری بنا رکاتھا سرسری پیشی پر ہی واپس کر دیتے ہیں -
نجمہ - پھر اب کیا علاج ؟
کوکب - علاج یہ ہے کہ جائداد کا بیعنامہ جو تم کسی روز کہتی تھیں میرے نام کر دو اور تم نام کے ساتھ مشہد کو چلی جاؤ تمہارے پیچھے پیچھے میں بھی چلا آؤنگا -
نجمہ - مشہد یا تو بہت دور جگہ ہے - اور پھر تنہا کس طرح سے جاؤنگی تم بھی چلے چلو -
کوکب - ایسی حالت میں میں ساتھ چلکر کیا کرونگا دو چار روز میں وہیں آ ملونگا گو مجھے بدون تمہارے ایک گھڑی نہ رہا جاویگا مگر مصلحت یہی ہے -
نجمہ - تم کہتے ہو کہ مجھسے نہ رہا جاویگا میں کہتی ہوں کہ بلا تمہارے مجھسے دو قدم بھی نہ چلا جاوے گا -
کوکب - پھر میں کس طرح چل سکتا ہوں تم ہی خیال کرو ڈگری واجد نے جاری کرا رکھی ہے اگر میرے ساتھ تمہیں دیکھینگے تو گرفتار کرانیکی کوشش کرینگے تمہارے ساتھ تو نام جاویگا میں اوسے سب سمجھا دونگا اور بعد میں میں بھی آتا ہوں -
نجمہ - اچھا تو تم اسٹامپ خرید لاؤ میں بیعنامہ لکھوائے دیتی ہوں -
کوکب - آج کچہری چلکر لکھوا کر پڑھوا دینا اور رجسٹری کرا دینا -
نجمہ - اور تم تو کہتے تھے کہ واجد نے ڈگری جاری کرا رکھی ہے -
کوکب - ہاں سنا تو ہے مگر میں ٹھیک نہیں کہہ سکتا - رجسٹرار کو دیکھا تو پہچان لینگے

مگر چونکہ کمیشن لگیگا اسواسطے دو گھڑی کے واسطے تکلیف فرما کر وہین تشریف
لے چلیئیگا -

نجمہ - اچھا قبالہ نویس سے مسودہ تو منوا لیا جاوے -

کوکب - مسودے مین کتنی دیر لگتی ہے -

نجمہ اور کوکب سبکے چہرون کی پہلی سی پژمردگی اب کسیقدر کم ہوگئی ہے - کچہری
چلنے کو تیار ہو رہی تہی کہ فنس دروازے پر آئی اور نجمہ اوسمین بیٹھ گئی اور فنس اوٹھائی
گئی تو کوکب جو شکرم مین بیٹھا ہوا فنس کے پیچھے پیچھے کہارون سے یہ کہتا ہوا کہ
دیکھنا سنبھلکر چلینا ناہموار زمین سے بچ بچکر قدم رکھتے ہوے چلنا تاکہ ٹھوکر نہ لگے
کہار آپس مین یہ کہتے ہوے کہ دیکھنا میرے پیارے بچکے - راستہ مین ٹھہر ٹھہر کر
چلے جا رہے ہین - گاڑی والا بھی گھوڑون کو آہستہ آہستہ لئے جا رہا ہے کیونکہ
کچہری کا راستہ بہت لمبا چوڑا راستہ نہین اسواسطے یہ لوگ پہونچکر اپنی دستاویز کا
مسودہ بنانے مین لگ گئے - فنس رجسٹرار کے دفتر کے قریب رکھوا دی ہے - دفتر
رجسٹری جسکے چارون طرف ایک بھیڑ لگ رہی ہے واحد شوکت بہت غور سے
ادہر اودہر جھک جھک کر دیکھ رہے ہین - مگر واحد جو پہلے کسیقدر مایوس ہو گیا تھا
اور چہرے کا وہ رنگ و روپ جسپر مایوسی نے اپنا دامن ڈالکر متغیر کر دیا تھا
فوری خوشی سے بشاش نظر آنے لگا - شوکت جو کسی اور تاک جہانک مین
پھر رہا تھا واحد کو بلا کر لیگیا مگر یہ لوگ اسوقت بہت تیز تیز قدم رکھتے ہوے
جا رہے ہین -
سب رجسٹرار کے دفتر مین غالبًا رجسٹریان تو سب ہو چکی ہین لیکن ابھی تک نجمہ کا
نمبر نہین آیا ہے ہین! یہ تو رجسٹری کا دفتر بند ہوا جاتا ہے - وہ دیکھئے نا سب رجسٹرار
بھی چلنے کے لئے تیار کھڑا ہے مگر یہ فنس تو غالبًا وہی نجمہ والی ہے - یہ یہان پہ
اسطرح کیون رکھی ہوئی ہے - کوکب بھی نہین ہے - یہ چپراسی کسکی تلاش مین
پھر رہے ہین - ایک چپراسی تو بیہوش پڑا ہوا معلوم ہوتا ہے - ایک شخص منہ

چھپا سکے ہونٹ کے کچہری کے دوسری طرف برآمدہ سے نکلکر دوڑا ہوا آیا جیسے آسکے
پیچھے ہزاروں سے کہا کہ یہ لاش اوٹھا رکھا رو۔ اُسنے گٹھڑی دیا نفس اوٹھا یا ہی تھا کہ
سنکر دوسری طرف سے دو چپراسی دوڑے ہوئے آئے اور کہاروں سے کہنے
لگے کہ نعش ابھی نہیں اوٹھ سکتی -

وہ شخص جو ابھی منہ پر آنچل ڈالے آنا ہر بات کو لاوارثی بتاتا تھا جسنے کہاروں کو نعش اوٹھانے
کے لئے کہا تھا جھنجھلا کر چپراسیوں سے کہنے لگا کیوں یہ نعش ابھی کس لئے نہیں
اوٹھ سکتی کیا یہ تمام رات یونہیں رکھی رہیگی - ہمارا کام ہوگیا اب ہم گھر جائینگے -

چپراسی - آپ ہم پر کیوں خفا ہوتے ہیں - ہم تو حاکم کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں
ہمکو جب حکم ملیگا تعمیل کرینگے آپ بیہودہ کیا اڑتے کیوں باتیں بناتے ہیں منہ سنبھالکر
بات کیجئے - میاں کو کیسے سمجھو سیدھا ہی تاڑ گئے -

اب تو کیسے بہت سٹپٹائے ہوئے بچکون کی طرح ادہر اودہر تکنے لگے اور دستوں
اس واقعے ایک چپس پڑ گئی - کہ کیسے منہ پر سے دامن اٹھ گیا کیا ادہر ادہر
نگاہ دوڑائی - کوئی اپنا پچھلا واقف کار دیکھکر اوسکی طرف بڑہا تا کہ چپراسیوں نے نعش
اوٹھوا کر عدالت کے کمرے میں لا رکھوائی -

صدر اعلی جو مقدمات سے فارغ ہو کر جانے کے لئے تیار بیٹھا تھا نعش کو دیکھکر پوچھنے
لگا کہ اسمیں کون ہے ؟

چپراسی جو پہلے ہی سے کہنے کے لئے تلا کھڑا تھا کہنے لگا " کہ اسمیں ایک مسماۃ
ہے - یہ کہکر خاموش ہو گیا - صدر اعلی جسکو جانے کی جلدی ہو رہی تھی غصہ ہو کر بولا - کون
مسماۃ ہے ؟

پیشکار - یہ وہ مسماۃ ہے جسپر واجد کی دخل زوجیت کی ڈگری ہے -

صدر اعلی - کیا نام ہے ؟

پیشکار - حضور اسکا نام نجمہ ہے -

صدر اعلی - کیا یہ اپنے شوہر کے یہاں جانے پر رضامند نہیں ہے -

نجمہ — (قفس میں سے منہ نکالکر) کون شوہر - کسکا شوہر - کیسا شوہر - میرا شوہر تو وہ کب ہے جسکے ساتھ میرا نکاح ہوا ہے - وہ میرا شوہر کیوں ہونے لگا -

صدر اعلی — تو تم واحد کے ہاں نہیں جاتی ہو -

نجمہ — حضور یہی تو ملاحظہ فرما دیں کہ میں نفیر تخص کے یہاں جو شکل ہے جاتی کے ہے اس صورت سے کسطرح جا سکتی ہوں اور پھر اپنے خاوند کو چھوڑ کر یہ تو بالکل ہی ناممکن ہے -

صدر اعلی — ہم یہ نہیں پوچھتے ہم یہ پوچھتے ہیں کہ تم واحد کے ہاں جانے پر رضامند ہو یا نہیں -

نجمہ — میں واحد کے ہاں جانے پر رضامند نہیں ہوں -

صدر اعلی — تو تمکو جیلخانہ بھیجدیا جاویگا -

نجمہ — آپ کو اختیار ہے جہاں جی چاہے بھیجدیجئے -

صدر اعلی — (پیشکار سے مخاطب ہوکر) منشی جی تم ایک روبکار سپرنٹنڈنٹ جیل کے نام لکھدو اور یہی لکھدو کہ اگر ڈگریدار خوراک مدیونہ داخل کرے تو مساۃ کو جیلخانہ بھیجدیا جاوے اور تا حکم ثانی جیل میں رہے اور در صورت عدم ادخال زر خوراک یا کمی خوراک کے مدیونہ چھوڑ دیجاوے -

ابھی صدر اعلی کی زبان سے یہ لفظ اچھی طرح نہیں نکلے تھے کہ واحد نے خوراک کا تنیدر داخل کیا جسپر فوراً حکم ملا اور پھر اسی قفس اوٹھوا کر جیلخانہ کو لے چلے -

اف یہ ناز و نعم کی پلی ہوئی نجمہ جسکو سوا اسے خاموشی کے کوئی جواب بن نہیں پڑتا وہ یوں پابدست دگرے دست بدست دگرے - جیلخانہ کو چلی جارہی ہے کوکب جو اپنی سی بہت کچھ کوشش کرچکا اور کوئی تدبیر پیش نہیں جاتی - عدالت کے سامنے یہیں خاذن کا قارم ہوتا ہے جسپر چوہات خوراک کی کسکی بابت داخل ہوئی اور تعداد خوراک یا جسکے پاس جمع کیا جاوے لکھا جاوے - مگر بیہوش ہوگیا -

کچہری خالی ہوگئی ۔ اہلکار ۔ وکلا ۔ اہل معاملہ سب اپنے اپنے گھرون کو چلدیے
مگر کوک ہے کہ بیہوش پڑا ہے ۔ وہ چار شخص جو ایک طرف باغ مین باتین کرتے
ہوے ٹہلتے تھے ہمارے نوجوان دوست کو یون پڑا ہوا دیکھکر ادہر کو جہپٹے
آکر دیکھا تو اوسکو بیہوش پایا ہلایا مگر کچہہ ہوش مین آنے کے آثار نہ پائے گئے
بالآخر ایک ان مین سے شہر کیطرف گیا اور تین آدمی کوک کے پاس ڈہیلا سونگہاتے
رہے ۔ اتنے ہی مین وہ شخص ایک شکرم کے کوچ بکس پر بیٹہا ہوا آتا دکہائی دیا
تو ان لوگون کے جان مین جان آئی اور کوک کو گاڑی مین ڈالکر شہر کیطرف لے چلے ۔
مشرقی وشمالی گوشہ شہر کے دونون بازوؤن کے وسط مین ایک سنگین قلعہ ہے جو عرض
وطول مین تقریباً چہہ میل ہے سامنے اوسکے ایک عالیشان دفتر ہے قلعہ کے
اندر وسیع سربفلک عمارتین ہین جنکی اینٹون سے بہی ایک ہیبت برس رہی ہے
سیکڑون خدا کے بندے جو اپنی بدچلنیون اور ناترسیون مین ضرب المثل ہین اونکی
خاص سکونت کی جگہہ ہے ۔ بیرقندازون کی خوفناک آوازین جنسے قلعہ کی چاردیواری
گونج رہی ہے ہوا کے تیز جہونکون سے ٹکرا کر سوتے لوگون کو بیدار کررہی ہین ۔ گو
قیدیون کے لیے یہ ایک جانگزا مقام ہے مگر ایسے نئے تمدن نے جو گورنمنٹ کی
طرف سے آئے دن ہوتا رہتا ہے اسقدر سہولت کردی ہے کہ ان کمبختون کے لئے جو
جرمون کے پاداش مین چار گرہ بوریہ پر بہی بیٹہنے کے حقدار نہین سمجہے گئے کہانے
کپڑے کا اچہا خاصہ انتظام ہے مگر دیوانی کے قیدیون کی فوجداری کے قیدیون سے
کسقدر اچہی زندگی بسر ہوتی ہے عورتون کے رہنے کے لئے جدا مکانات ہین ۔
گو ان مکانات مین بہی کوئی روشنی نہین مگر ایک دو لالٹین جو صحن مین لگی ہوئی ہین اور
انہین کی روشنی ان ہوادار موریون سے جنپر لوہے کی نہایت موٹی اور سخت سلاخین
لگی ہوئی ہین چہن چہن کر آتی رہتی ہے اگرچہ یہ نہایت بری اور ذلت کی جگہہ ہے مگر بعض
چوٹ کہائے ہوے دل جنکو مقصود رہا ان کے سوا اور کوئی کام نہین وہ ان
ناقابل برداشت تکلیفون کو بہی کسی کی یاد کے قربان کردیتے ہین ۔ شب ہجران سنکے

کہ جون تون پکڑکے اس عورت کو کھڑی کردیتی ہے مگر یہ ہے کہ کچھ خبر نہین تمام کرتہ
دوپٹہ پسینے مین شرابور ہورہا ہے تمام جسم پر بھی لتھڑ رہی ہے مگر مطلق ہوش نہین —
اگرچہ اسوقت تک ان عورتون نے صرف ہاتھون سے کام لیا جو اوٹھا کر بٹھا دیا مگر چونکہ
اسکی نقاہت و درفتگی کے مقابلہ مین اوٹھا کر بٹھا دینے کی معمولی جنبش کارگر ہوئی پس وہ
عورت جو سب سے پہلے جگانے کے لیے آئی تھی یہ کہکر کہ "ممکن ہے کہ یہ زیادہ
جاگنے کی وجہ سے خاموش ہوگئی ہو اور ہلانا موقوف کردیا لیکن جب ضبط نہو اتو
منہ سے منہ لگا آہستہ سے کہنے لگی - اری بچہ تو بہت بیخبر سوتی ہے - اری اوٹھتی بھی
ہے نہین (اور برہم ہوکر) اب تیسرے پہر تک اینڈنے کی عادت تو پڑ رہی ہے) پیچھے
یا سسرال نہین رہا ہے پہلی نہ ہے یہان لوٹتی نہ بیٹھیگی —

دوسری — (پہلی سے مخاطب ہوکر) اف اس کمبخت کے تمام کپڑے بھی پسینے مین
شرابور ہورہے ہین —

پہلی — (بات کاٹکے) چپ چپ (ہاتھ کا اشارہ کرکے) یہ باہر کون بولتا تھا —

دوسری — کوئی نہین سپاہی ہوگا - اسے اوٹھاتی نہین ہو - دن چڑھ گیا ہے داروغہ
جیل خفا ہوگا -

پہلی — تو دیوانی کے قیدیون سے ہے اسے کام تھوڑا ہی کرنا پڑیگا -

دوسری — تو کیا یہ آج اوٹھیگی بھی نہین —

پہلی — تمھین کسی کا ترس بھی ہے - پڑی رہنے دو - تمہارا کونسا کام اسکے بدون
اٹکا پڑا ہے —

دوسری — ہان اگر نہین اوٹھتی تو کیون اوٹھاتی ہو —

مگر پہلی نے ہاتھ پکڑکے بٹھا ہی دیا - گو آنکھ اسوقت کھلی ہوئی ہے مگر آنسو برابر جاری ہین
جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سوتی نہ تھی بلکہ روتے روتے بیہوش ہوگئی تھی —
اسوقت تمام دھوپ پھیل گئی اور وہ تاریکی جو صبح کے وقت عموما ہوا کرتی ہے کافور ہوگئی
تمام قیدی اپنے اپنے کامون پہ چلے گئے - سب سوا اسکے قلعہ کی چاردیواری کے

جو ایک وسیع میدان پر محیط ہے یا دو ایک پہرے والے سپاہیون کے کسی کا پتہ
نہین ۔ اس لق و دق میدان جنگل بیابان کے غارتین تنہائی مین پہاڑ سے کہاتی ہین
غریب محنت سے جو سوتے سے اوٹھکر روشنی کیطرف دہیان سے آنکہ کہولکر یہ
بہی نہین دیکھا کہ کیا ہو رہا ہے ۔ اندر کوٹھری مین جسکے چارون طرف اوسکی
سلاخین نظر آ رہی ہین وقت پیچ و تاب مین گذر رہا ہے ۔

دلاور و بہادر نوجوان کہ درختون مین چہپا ہوا ادہر ہی کو تک رہا ہے اسکے دل مین
سب کی یہ باتین پیدا ہو رہی ہین اس خیال مین بیٹہا ہوا تہا کہ کسطرح اس عورت کی
دیوی کی جو اپنی جان کو ہلاکت مین ڈالے ہوئے ہے نجات کی فکر کرنی چاہیئے مگر یہ
سوچکر کہ اب تو کسی نہ کسی طرح عورت ہی نظر پڑ جاتی ہے پہر اس سے بہی ہاتہ دہونا
پڑیگا ۔ خاموش ہو جاتا ہے ۔

اس غیر معمولی سکوت کے بعد جس سے چارونطرف سناٹا ہو گیا آپ ہی آپ بیٹہا بیٹہا کہنے
لگا ۔ "عورت تو نہایت حسین ہے مگر کمبخت عشق کی بہینٹ چڑہ گئی اسیری جیل بیٹہے
دل کی یہ چہائین سی لگ گئی ۔ کم سے کم عشق اسقدر اثر تو ہو کہ دونون بیتاب ہو جاوین ۔
مگر ہین ! اسکی تو مجہے کچہ محبت سی ہو گئی ۔ اس خیال سے تو اوسے بہی مجہسے محبت
ہونی چاہیئے ۔ بہلا اوسے میری محبت کسطرح ہونے لگی اوسکے پاس سچا دل ہے
حسین انجان شخص کی محبت سمائی ہوئی ہے ۔ اسکے پاس کوئی دوسرا سہارا نہین
جو عام آدمیون کے لیے قرہ نگاہ ہو جاتے ۔ نہین اصلی محبت کے معنی ہی یہ ہین مین تو
لفظ محبت کو بدنام کر رہا ہون ۔ مجہے محبت ہے ۔ میان یہ تو دہوکے ہین محبت
اور یون اطمینان کے ساتہ باتین ۔ ہرگز نہین ۔ دل بیچین ہو جاتا ہے طبیعت ہر جگہہ
سے اچاٹ رہتی ہے ۔ آدمی برے معلوم ہوتے ہین ۔ کہانا پینا سونا ہونا جیکا مونہ
سے طبیعت متنفر ہو جایا کرتی ہے ۔ مگر یہان مجہے تو معمولی ہولی شکل کچہ پیاری ہی
معلوم ہوتی ہے ۔ مین اس سے منہ در منہ کسطرح باتین کر سکتا ہون ۔ ہی سے
اسکے وہ کون ظالم دشمن تہے جن پر تہون نے اسطرح اپنی عداوت نکالی ہوئی لے

نہین مگر اسکی نسبت بیشک نہین کہہ سکتی کہ وہ میرے ساتھ آہی جائیگی ۔

داروغہ ۔ تم جاؤ تو سہی ۔

عورت ۔ مین تو پہلے ہی عرض کر چکی ہون کہ نیری کو جانے مین انکار نہین مگر اوسکے ساتھ کون سر کھپاوے ۔

داروغہ جیل نے عورت کی زبان سے جب یہ مایوسی بھرے فقرے سنے تو جوش مین آکر خود کھڑا ہو گیا اور عورت سے کہنے لگا " تو میرے ساتھ چل "

عورت بہت اچھا کہکر ساتھ ہولی ۔

اگرچہ داروغہ جیل نے چلنے مین بہت ہی جلدی کی مگر وہ عورت جو بہت اچھا کہتے ہی چلدی تھی ان سے پہلے پہونچکر نجمہ کو اوٹھانے لگی ۔ نجمہ ہے کہ اوسیطرح بالون مین خاک ڈالے ہوئے بدحواس پڑی رو رہی ہے ۔ دنیا و مافیہا کی کچھ خبر نہین ۔ یہ عورت جو داروغہ جیل کو آتے دیکھکر شانہ ہلانے لگی تھی اب نام لیکر کہنے لگی " اجی بی نجمہ دیکھو تو داروغہ صاحب تمہارے دیکھنے کو آئے ہین ۔

جسکو سنکر نجمہ ڈری اور دفعتاً گھبرا کر اوٹھ بیٹھی اور منہ پر آنچل لیکر کہنے لگی ۔ ہائین میرے دیکھنے کو یہ داروغہ کیون آیا مین کوئی تماشا ہون ۔ اس نگوڑا رے کو یہ کیا سوجھی ان موؤن کو جو پہلے سوجھ رہے ہین اور مین عاجز آ گئی ہون ۔ پھر اس عورت کیطرف مخاطب ہوکر ہائے تم داروغہ جی صاحب سے کہدو کہ کسی کا تنگ کرنا اچھا نہین اور پھر آپ ہی آپ ہائے مجھے یہان بھی چین نہین لینے دیتے ۔ مین کیا علاج کرون اور عورت کیطرف دوبارہ دیکھکے کیا تم ابھی یہین کھڑی ہو ۔

عورت ۔ (بات کاٹکے) اور کہان جاؤن ؟

نجمہ ۔ اون سے کہہ کیون نہین دیتی ہو کہ وہ اپنا کام کرین مجھے اپنے خیال مین لگی رہنے دین میرا خیال نہ کرین ورنہ مین اپنا منہ نوچکر نکلجاؤنگی ۔

اور دم سے زمین پر گر پڑی اور گر کر کہنے لگی ۔ ہجر اگر اس جگہ سے بھی بدتر اگر کوئی جگہہ اور میرے مقدر مین لکھی ہے تو وہ بھی کر دکھا ۔ مگر میری غیرت اپنے پیارے

کہ کہیں بچہ کم نہیں یا کسی دوسرے کا تو نہیں اٹھا لائی -
وہ عورت جو بچہ کو اسطرح بدحواس ہو کر گرتے ہوئے دیکھکر چلی گئی تھی داروغہ جیل
سے کہتی کہہ رہی ہے " وہ تو سٹرن ہو رہی ہے اوسکی باتیں بالکل مجنونانہ سی ہیں
اوسے تو اپنے بدن کا بھی ہوش نہیں اوسکو بلا کر سوا اسکے کہ خود بھی پریشانی
اوٹھاتے اور کچھ تشریح نہیں ہو سکتی میرے خیال میں اوسے زیادہ پریشان کرنا
اچھا نہیں ہے -
گو داروغہ جیل عورت کی زبان سے یہ باتیں سنکر کسیقدر شرمندہ ہوا اور بیٹھنے کے
لیئے تیار ہو گیا - مگر طبیعت ہے کہ پیچھے ہٹنے نہیں دیتی - اب خاموش کھڑا ہے نہ
اگرچہ اس عورت کے نصیحت آمیز فقرے داروغہ جیل کے متاثر کرنے کے لیئے کافی
نہ تھے تاہم جچتے ہوئے جن کا اوتارنا قدرے مشکل تھا اسواسطے تنہا بچہ کے پاس
جانے کے لیئے پھر تیار ہوا اور ایک قدم اوٹھا کر دوسرا اوٹھانا چاہتا تھا کہ کسی
شخص نے ایکایک تار لاکر دیا جسکو دیکھکر ٹھٹکا - کھولا پڑھا اور عورت کو آواز دیکر کہنے
لگا کہ اس عورت کا نام کیا بچہ ہے -
عورت - جی ہاں بچہ ہے -
داروغہ - اسکا یہ حکم آیا ہے -
عورت - کیسا حکم - ؟
داروغہ - اسکا کوئی اپیل دائر ہے اسکے فیصلہ تک دو ہزار کی ضمانت کوئی
داخل کی ہے -
عورت - تو کیا اب یہ چھوڑ دیجائیگی -
داروغہ - تو کیا تمھارا منشا یہ ہے کہ یہ قید ہی میں رہے -
عورت - خدانخواستہ میرا یہ منشا کیوں ہونے لگا تھا میں نے تو آپ سے پوچھا تھا
کہ کیا اب یہ چھوڑ دیجاویگی - اچھا ہے جس کسی کا بھلا ہو -
داروغہ - مگر ابھی تک اسکا کوئی وارث نہیں آیا اور کسی کے پاؤں کی آہٹ سے

بیٹھے کو ہٹا کر) یہ تو کسی کی ہنسی ہی کہری ہے غالباً اسی کے لئے آئی ہوگی (دل ہی دل میں)
اب تو میں خود چلکر نجمہ کو خوشخبری دینی چاہتا ہے مگر وہ میری خوشخبری دینے سے خوش
نہ ہوگی - واقعی خوبصورت عورت ہے - مگر یہ رنگ بڑا لگا ہوا ہے ہوسکتے
ہے کیا عشق فی الواقع ایسی چیز ہے جو دوسرے کیطرف کا اسمین خیال نہیں
آنے دیتا - اگر یہ حالت ہے تو میری کے کوششیں ان کی بھی اور فقط دل کی بات اسکی
زبان سے نکلوا دیتا مگر معشوق کے کہنے کا برا نہیں ماننا چاہئے - ہاں - لیکن
مجھے سمجھ لینا ہی راضی ہو جاتا ہے - اور دفعتاً چونک کر کسی آدمی کو آتا دیکھکر اچھا یہ
یہی وہ آدمی ہے جسپر نجمہ جان دیتی ہے اور پھر اپنے دھیان میں مصروف ہو گیا -
ایک اجنبی شخص جس سے واقفیت تو کیا کبھی سلام علیک کا بھی موقع نہیں ملا
تھا داروغہ جیل سے سلام علیک کرکے کھڑا ہو گیا -

داروغہ جیل جو ان تمام معشوقوں کے بعد پھر اپنے خیال میں الگ گیا تھا سلام کا جواب
دیں سلام کرنے والے شخص نے کہا "شاید آپ کوکب کہتے ہیں اور نجمہ کو لینے کے
لئے آیا ہوں -

داروغہ - (نیچے سے اوپر تک تاڑکر) اہا کوکب آپ ہی ہیں جسنے ایسی نازک
جان کو یوں بے آرام کر رکھا ہے -

کوکب - جو کچھ آپ فرمائیں بجا ہے -

داروغہ - آپ اندر تو جا نہیں سکتے البتہ قفس یہیں بیٹھئے -

داروغہ جیل نے کوکب سے یہ کہکر ایک ٹھنڈی سانس بھری اور منہ ہی منہ میں کہنے
لگا - " اُف اُف آن کی آن میں یہ کیا ہو گیا اور دل والوں سے مخاطب ہو کر
ارے ظالم کھڑے کیا دیکھ رہے ہو جھٹ پٹ کیوں نہیں لیتے (اور کوکب کیطرف نہایت
حسرت سے دیکھکر) آپ مہربانی کرکے تشریف لیں -
کہا یہ ان سے نہ جگر داروغہ جیل نے حکم دیا تھا قفس آ گئے طاقی نجمہ کو قفس میں بٹھا کر
چلتے ہوئے -

داروغہ جیل جو اس انتظار مین قفس سے لگا ہوا کھڑا تھا کہ کم سے کم صورت ہی دیکھ
لون تو صورت بھی دیکھنے کو نہ ملی مجبوراً سینے پر ہاتھ رکھکے بیٹھ گیا۔
کوکب جسکی آواز بجنسہ سنکر قفس مین سوار ہوئی ہے چونکہ جیل کے باہر کھڑا ہے اور داروغہ
تیا تانک جھانک کر دیکھ رہا ہے کوئی کاغذ لینے کے بہانہ سے قفس کا پردہ اٹھایا
اور اندر ہاتھ بڑھایا جسپر نجمہ نے ڈانٹ دیا اور شور وغل کرنے لگی جسپر فوراً کوکب
بانیچو روک ٹوک کے جیل مین گھس آیا اور داروغہ جیل سے دریافت کرنے
لگا۔ یہ کیا بات ہے؟

داروغہ جیل جو کوکب کو دیکھکر کھسیانا ہو گیا یہ کہکر چلدیا۔ ایک کاغذ پر دستخط
کرانا تھا۔ اب یہ قفس جو جیل کے اندر تھی باہر آگئی کوکب نے قفس مین سے اوتار کر
شکرم مین سوار کرایا اور خود بھی اسمین سوار ہو کر گھر کیطرف چلے آئے۔
اب ناظرین کو ہم عدالت اپیل کی سیر کراتے ہین دیکھین وہان کیا ہو رہا ہے۔

دسوان باب

آفت مین آفت

ایک آفت سے تو مر مر کے ہوا تھا جینا
دوسری پڑ گئی کیسی مرے اللہ نئی

چار فرلانگ مربع احاطہ کچہری جسکی وسعت علاوہ عمارات عدالتہائی نئی وضع کے درختون
پر ہے۔ اس وقت اسمین معمولی چہل پہل ہے بلکہ آدمیون سے کھچا کھچ بھر رہا ہے
وہ مکانات جو اہلکاران کے لئے بنے ہین کچھ اسطرح دامن صحن مین واقع ہوئے ہین
نہ کہ کام کے وسیع کوٹھیون کی بنیاد مین جو بظاہر متعلق معلوم ہوتی ہین زیرین حصہ بہ
نہایت استحکام سے رکھی گئی ہین۔ اگرچہ بالاخانون کی آمدورفت کے لئے
دو راستے انہین نیچے کے دفترون مین گو ہین مگر اس قرینے سے زینے رکھے گئے ہین

زمانہ تعطیل کی آمد و رفت سے کسی دفتر اسلیے کو کوئی شکایت محسوس نہیں ہوتی
ہے - گو بہ نسبت دیگر کام کے اوقات بڑھا لئے گئے ہیں مگر جج صاحب جو عموماً چار بجے
اٹھ جاتے ہیں آج اس وقت تک بیٹھے ہیں - سو جناب اپیل سن رہے ہیں
وکیل اپیلانٹ جو نہایت سنجیدگی اور دلایل کے ساتھ بحث کر رہے ہیں خود بھی
تھک سے رہے ہیں - مجوزہ اولی کا فیصلہ جس میں قابل وقعت شہادت جسکا فریق ثانی نے
پراچیا اثر مطلق نہیں پڑتا اور یہی وجہ ہے کہ سامع اپیل بعض وقت متاثر ہو کر
فریقین و قسمی کے ہو جاتا ہے مگر وکلا فریقین جو اپنی جھگڑالو عادت سے بات
بات پر فساد برپا کر دیتے ہیں مجوزہ کی غلطی کو وقوعہ دلیل دیتے ہیں - اگرچہ بحث تمام
ہو چکی ہے مگر نا وقت ہونیکی وجہ سے حکم نہیں سنایا - جملہ اہلکاران باغرض
اس انتظار میں بیٹھے تھے کہ جج صاحب اٹھیں تو ہم بھی اپنے اپنے گھروں کو
چلیں - جج صاحب اور پیشکار کے ساتھ ہی اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے
لیکن کوکب جو بحث کے ختم ہوتے ہی کچھ مایوس سا ہو گیا تھا اس نے کسی کا بھی
انتظار نہیں کیا سیدھا پگڈنڈی کے راستہ شہر کی طرف جا رہا ہے -
واحد اور شوکت خوش خوش بغلیں بجا رہے ہیں اور گاڑی کے انتظار میں ادھر
ادھر ٹہل رہے ہیں کہ کوئی گاڑی ملجائے تو بیٹھ کر شہر کی طرف جائیں - کوکب جو
تھوڑی مسافت طے کر چکا تھا چلتے چلتے کھڑا ہو گیا اور سوچنے لگا - "اب مجھکو
کیا کرنا چاہیے جہاں تک میرا خیال ہے فیصلہ میرے خلاف ہوگا مگر واحد بھی آپ
جانتا ہے کہ اوسکو کچھ پرواہ نہیں - اگر مقدمہ یہاں سے خارج ہو جاویگا تو میں الہ آباد
میں اپیل کرونگا اور پھر آپ ہی یہ سوچکر "کاش الہ آباد سے بھی رسیدی خارج ہو جائے
مگر نہیں میں لفٹنٹی تک اونکا پیچھا نہ چھوڑونگا - مجھے زیادہ خیال صحت کا ہے سو میں نے
اسکو اسلئے فیصلہ سننے سے پہلے ہی روانہ کر دیا مگر یہ موقع مجھے اچھا ہاتھ آیا
اب جو اسکو پوشیدہ طور پر واحد ایسی ہی مقدمہ چلانا چاہیے - لیکن یہ کس طرح - ناممکن کوئی
بات ہے کیا میں یہ کہونگا کہ میری پیاری (صفدری) سانس لیکر قتل کر دیا نہیں نہیں

ہرگز نہین - اوسکے واسطے ایسی بہونڈی زبان سے نکالونگا - اچہا تو مین پولیس مین
کیا اطلاع کرونگا - یہی اطلاع کرونگا کہ کئی روز ہوئے اوس گانون کسی گانون کا
نام لے دونگا مین گیا تہا واپس آکر دیکہا تو پیاری تجہہ نہین ہے اور نہ مکان مین
اسباب ہے - اسمین تو سرقہ کا بہی دعوی ہے - اگر مین یہی لکہوا دون کہ مجہے احتمال
ہے کہ میرا کچہہ اسباب لیکر بہاگ گئی ہے تو اسمین سرقہ کا شبہ ڈالا ہو مگر اسکا ثبوت کہان سے دونگا - اگر تفتیش
عمل کی جائیگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم کو ثبوت مشکل ہو جائیگا - خیر دیکہا جائیگا - تجہے سے
ایسا نہو کوئی یہ باتین سن رہا ہو - نہین کوئی نہین (پیچہے دیکہ کر) قدم سرک سکتا
کوئی یہ باتین سن رہا ہو (دیکہکر) نہین یہان کوئی بہی نہین ہے - مجہے تو پہلے ہی
معلوم ہو چکا تہا کہ اپیل مین کچہہ جان نہین ہے - مین اسوجہ سے تجہہ کو گہر تک لانا
اچہا نہین سمجہا وہان کا وہان ہی ٹکٹ لیکر سوار کر دیا - مگر دیکہتے نہین تو آدمی آ
ساتہہ مین ہے - ہاے اوسکو میری وجہہ سے بڑی تکلیفین اوٹہانا پڑین وہ
میرا راستہ دیکہتی ہوگی - اگر مین یہ رپورٹ نہ لکہوا اون تو وہ اب مجہہ پر ۴۹۸ کا دعوی
کرنے کو تیار بیٹہا ہے - اور ضمانت جو تا فیصلہ اپیل داخل عدالت ہی وہ بہی ضبط
ہو جاویگی - مگر مین تجہہ کیطرف سے دین مہر کا دعوی کیون نہ کر دون کیا مین بدون
تجہہ کے دعوی دائر کرنے کا مجاز ہون - جب میرے مختار نامہ ہے تو پہر مجاز نا
پہر مجاز کی ضرورت ہی کیا ہے - مگر نہین اوسکے دستخط بہی ہونے لیتے تو بہت ا
ہوتا - خیر پہر دیکہا جائیگا اب تو رپورٹ درج کرا دون - مگر پولیس والے کہین ا
مجہی کو نہ پہانس دین - ہان پہلے وہ مستغیث ہی کو دبایا کرتے ہین مگر نہین اسکو
کرنا اور دبانا نہین سمجہتے - وہ فی الحقیقت اپنے اطمینان کے لئے جانچ کیا کرتے
ہین تسقدر تیزی کے ساتہہ قدم اوٹہایا اور پہر تہم کر) میرا جی نہین چاہتا کہ مین
اطلاع کرون مگر مین کہین اخفاے واردات کے جرم مین نہ پہنس جاؤن - خیر
یہی ہو (دل کڑا کرکے) اب تو کوتوالی کے دروازے پر آ ہی گئے - اب کا اپکو تجہم
ہتے ہو مگر مجہے تحریری اطلاع کرنی چاہیئے تاکہ اوسمین کم زیادہ کرنیکا موقع ہی نہ

ابہی نجمہ کی یہ گفتگو پوری نہیں ہوئی تہی کہ آپ سے آپ خاموش ہوکر بہت توجہ سے اپنی سرگزشت پر غور کرنے لگی اور یہانتک خیال بندہا کہ آنکہوں سے آنسو نکلنے شروع ہوگئے اور کسیقدر سانس پہنچکر لی تو کوئی چیز گلے میں رکتی معلوم ہوئی کہ اور پہر ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے یہانتک روئی کہ ہچکی بندہ گئی - وہ تینوں عورتیں جو نجمہ کی باتیں دہیان سے سن رہی تہیں اپنی جگہہ سے اوٹہیں اور نجمہ کا ہاتہہ ایک عورت پکڑ کر کہنے لگی - " یہ اردوئے دہونے سے کیا ہوتا ہے خدا پر شاکر رہو ذرا سی دیر میں کچہہ سے کچہہ کر دیتا ہے -

دوسری - (تیسری سے مخاطب ہوکر) یہ تو کوئی بڑی دکہیا ہے -

پہلی - (جو کسیقدر اس کی وجہ سے واقف ہے) انہیں دکہیا معلوم ہوتی ہے یہ نہیں سمجہتی ہو کہ اسکا ہی جگر ہے جو جدائی کی گہڑیاں یوں رو رو کے گذار رہی ہے -

دوسری - تو کیا مر جایا کرتے ہیں -

پہلی - سچ ہے اپنی آنکہہ کا تنکا نہیں دکہلائی دیتا -

نجمہ جو بالکل خاموش اور لیے سہارے بیٹہی تہی گاڑی کے اچانک دہکے سے تختہ سے نیچے آرہی - آس پاس کی عورتوں نے جو نجمہ کی سراسیمگی اور پریشانی پر ہمدردی تہیں فوراً اٹہیں اور نجمہ کا ہاتہہ پکڑ لیا اور گدیلے کا سہارا دیکر بٹہلا دیا تہیں بہی ہوا کہی رہی تہیں کہ گاڑی اسٹیشن پر کہڑی ہوگئی اور قلیوں نے اسٹیشن کا نام لے لیکر آوازیں دینی شروع کردیں مگر نجمہ جسکو اپنی بہی خبر نہیں اور بالکل غشی کی ایسی حالت طاری ہے ہاتہ پاؤں پہیلائے کسی اجنبی عورت کے سہارے سے بیٹہی ہے مگر یہ عورت جو کہ پٹے بیٹہی تہی گاڑی کے ٹہہرنے پر بار بار ہلا ہلا کر یوں چیخنے لگی - بی بی تمکو کہاں جانا ہے " جسکے جواب میں نجمہ کے کسی ہمراہی بیٹہے ہوئے نے جو دو برسے دورجہ میں نیند کے نشہ میں جہنجہلا کر اٹہا آنکہہ کہولکر اور اسیطرح آنکہیں اوپر کرکے کہا -

" ہمیں جہیں جانا ہے " اور پہر سر تکیہ پر رکہکے آنکہیں بند کرلیں -

گاڑی جو چہوٹنے کو تیار تہی - جو جہیں کے اترنے والے مسافر تہے وہ اتر گئے نجمہ

بھی جوں توں کرکے دو تین عورتوں نے نیچے اوتارا۔ اگرچہ اسوقت نجمہ اپنے سہارے
سے سنبھلکر کھڑی ہو گئی لیکن طبیعت بدمزہ ہو رہی ہے۔ پانوں زمین پر نہیں جمتے
آپسے آپ اوکھڑے جاتے ہیں اگر پانوں یہاں رکھتی ہے تو وہاں پڑتے ہیں زیادہ
پانوں ڈگمگاتے ہیں تو پلیٹ فارم ہی پر آہ کرکے بیٹھ گئی ۔

ناصر نے تھرڈ کلاس گاڑی والے کو آواز دی۔ ٹکٹ کلکٹر کو ٹکٹ دے گاڑی میں سامان
رکھکر نجمہ کو بالکل بیہوش سے بٹھایا اور خود بھی بیٹھکر گاڑی والے کو کہا کہ بہت
جلدی کسی سرا میں پہنچا جہاں ہمکو آرام ملے کیونکہ ہم بہت تھکے ماندے سے ہیں
گاڑی بان نے بہت اچھا کہکر گاڑی [illegible] ۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کوکب نجمہ کے بعد پولیس سے واپس ہو کر کیا کیا
کارروائی کرتا ہے۔

ہیں! یہ نجمہ والے مکان میں کیا ہو رہا ہے۔ بہت سے آدمی کھڑے ہیں
کوکب بھی بیٹھا ہوا ہے پاس پہرہ ہے پولیس کا داروغہ بھی کھڑا ہے۔ مگر یہ کیوں آیا
کیوں ایسی جلدی جانیکو تیار ہو گیا۔ اسکے آدمی بھی ساتھ ہیں سب ایک [illegible]
جلدی سے صرف کوکب اور ایک داروغہ رہ گیا جو کہ پڑتے کے وہ بھی جانیکو تیار
ہے مگر ابھی تک گیا نہیں ہے۔ ایک آدمی جو سرخ صافہ باندھے گھبرایا سا آیا
تھا اوس نے داروغہ کو علیحدہ لیجاکر کچھ کان میں کہا جس سے داروغہ کا غصہ اور
قلمدان اوٹھاکر فورًا پولیس مین کے ہمراہ چلنے کو تیار ہو گیا اور کوکب کو اپنے پاس
بلاکر کچھ کہا جسکو کوکب ہی سمجھا ہوگا اور چلدیا مگر یہ ظاہر ہے کہ کوکب سب انسپکٹر
پولیس کی باتوں سے جو اسنے علیحدہ لیجاکر کی ہیں سخت متاثر ہوا جسکا اثر کہ تم
بشرہ چہرے پر بھی ہو رہا ہے ۔

ابھی سب انسپکٹر دو چار قدم ہی گیا ہوگا کہ دو تین آدمی قریب کے مکان میں سے آتے
ہوئے دکھلائی دئیے اور کوکب کے پاس آکر بیٹھ گئے اور باتیں کرنے لگے ۔
ایک [illegible] نے آج ایک شخص کی زبانی سنا ہے کہ چین سے تار آیا ہے ۔

کوکب ۔ (بات کاٹکر) کیسا تار کسکے نام آیا۔
پہلا ۔ مجسٹریٹ ضلع کے نام ایک تار اس مضمون کا آیا ہے کہ ایک عورت یہاں پر گرفتار ہوئی ہے جو کسی مقدمہ میں آپکے یہاں مطلوب ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو ہمیں اطلاع دو۔ چنانچہ فوراً جواب دیا گیا کہ ممکن ہے طلب کیگئی ہو۔
کوکب ۔ تمنے کس سے سنا۔
پہلا ۔ میں نہیں بتلا سکتا مگر معتبر ضرور کہونگا کہ کل سے اسکی عام شہرت ہے۔
دوسرا ۔ (کوکب سے مخاطب ہوکر) ممکن ہے کہ یہہ باتیں سچ ہوں اسواسطے کہ اسمیں جھوٹ بولنے سے کیا نفع ہے۔
کوکب ۔ (گھبراکر) یہ بھی خبر ہے وہ کون عورت ہے۔
اور ایک خاموشی کے ساتھ جس سے معلوم ہورہا ہے کہ اندرونی کشمکش اور الجھن نے باطنی تغیرات کے ساتھ چہرے پر بھی پھیکی پھیکی زردی پھیردی جس نے ایک ایسی گھبراہٹ پیدا کردی کہ تمام جسم تھرا گیا اور بدحواس ہوکر کہنے لگا " جہانتک میرا خیال ہے یہ جملہ باتیں مجھہ کے متعلق ہورہی ہیں مگر کیا کروں۔
پہلا ۔ تو کیا مجھکو تمنے کہیں بھیجدیا ہے۔
کوکب ۔ (ایک آہ بھرکر) کیا کہوں تمسے تو کوئی پردہ نہیں (آہستہ سے) ابھی میں نے ہی اپنے پانوں میں آپ کلہاڑی ماری ہے۔
دوسرا ۔ تو جسطرح ہو سکے تم اپنا پانوں اس بھڑکتی آگ سے نکالو۔
کوکب ۔ یہ تو مجھسے نہو سکیگا کہ میں اسکو یوں مصیبت میں گرفتار دیکھوں اور خود علیحدہ ہو جاؤں۔
پہلا ۔ آخر کوئی ایسا ہی تو ہونا چاہیے جو پیروی کرے ۔ یہ کیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ جلتی آگ میں کود پڑیں کوئی بچانے والا بھی تو ہونا چاہیئے۔
دوسرا ۔ یہ بات سہی ۔ یہ بھی تو سمجھو کہ اسکو کیا تکلیف ہوگی جھوٹی اطلاع میں تم مارے جاؤگے۔ اسکی ہوا نہ لگنے دو اور تم یہ ہو کہ تجھ مرا لیے تاوان نہیں نا کرنا ہے

یہ کہکر دونوں آدمیوں سے آپس میں چپکے چپکے باتیں
بات پر سر ہلا کر خاموش ہو گیا اور کوکب اجازت لیکر جلدی سے آگے بڑھا اور سیدھا گھر
لوٹ گئے۔ کوکب ان دونوں کے چلے جانے سے ایک گھنٹہ تک وہ
یہیں بیٹھا رہا اور سکوت کے ساتھ کچھ سوچا کیا اور کچھ یاد کرکے دفعتاً اوٹھکر گھر گیا
کوکب نے ادھر چلنے کی تیاری کی اور ٹکٹ منگا کر الہ آباد کو روانہ ہو گیا۔

ادھر صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس نے شیر سنگھ سب انسپکٹر کو جو تفتیش میں اوسے پیچھے
چھوڑ کر چلا گیا تھا اوسکو مجسٹریٹ ضلع کا یہ حکم جو اونہوں نے کوکب کی گرفتاری کے
لئے بھیجا تھا دکھلایا اور کہنے لگے کہ کوکب چونکہ چین سرحد ملک ایران میں گرفتار
ہو گئی ہے اور صاحب مجسٹریٹ ضلع نے چین کے مجسٹریٹ ضلع کو اطلاع بھی
دے دی ہے کہ یہاں بھیجدو مگر اب تک کوکب پر ۳۰۲ کا مقدمہ چلانا چاہتے
جس سے وہ آیندہ ایسی چوری یا ظلم میں نہ گیا رہے۔

شیر سنگھ۔ تو حضور کوکب کی نسبت کلکٹر صاحب کو کب اطلاع ملی۔
سپرنٹنڈنٹ۔ اسکو آج کئی روز ہوئے اطلاع مل چکی ہے بلکہ کلکٹر صاحب نے
یہی لکھا ہے کہ تم فوراً بذریعہ حراست واپس کرنا۔
شیر سنگھ۔ تو کیا اوسکے ساتھ کوئی آدمی بھی ہے۔
سپرنٹنڈنٹ۔ آدمی تو اوسکے ساتھ کوئی نہیں معلوم ہوتا۔
شیر سنگھ۔ اگر کل حضور مجھے یہاں نہ بلاتے اور وہیں میرے پاس حکم پہنچ
جاتا تو جیسے میں تفتیش کر رہا تھا اوسکو گرفتار کرا لیتا اب اوسکو گرفتار رکھنا بہت
مشکل ہے کیونکہ اس واقعہ کی جب عام شہرت ہو گئی تو ممکن ہے کہ اوسکے کانوں
تک بھی یہ واقعہ پہنچ گیا ہے۔
سپرنٹنڈنٹ۔ کلکٹر صاحب کا یہی حکم تھا کہ شیر سنگھ کو بنگلہ پر بلا کر سمجھا دو ہم اسمیں
کر کیا سکتے تھے۔
شیر سنگھ۔ واقعی مجبوری تو ہے لیکن خیر۔ انشاءاللہ جلد ہی تعمیل ہو جائیگی واپسی

سپرنٹنڈنٹ - کاون اگر جیان نہ ملے تو دستخط کرا کر جیان اوسکی خبر لے چلے جانا اور
(پہرے کی طرف مخاطب ہو کر) ہمارے پہننے کے کپڑے لاؤ۔

شیر سنگھ نے صاحب سپرنٹنڈنٹ کو پہرے کی طرف مخاطب دیکھکر اجازت
چاہی اور سلام کر کے چلا آیا۔

کوتوال نے مکان پر ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ دریافت کر آئے مگر معلوم ہوا کہ وہ کل سے
کہیں گئے ہیں۔ کانسٹبل کی زبانی یہ بات معلوم کر کے خفیہ طریقہ پر جانچ کرائی مگر
کچھ پتہ نہیں چلا بالآخر شیر سنگھ جو بحکم مجسٹریٹ ضلع کوکب کی گرفتاری کے لئے
مقرر کیا گیا تھا کوکب کی تلاش میں الہ آباد جا نکلے تیار بیٹھا گاڑی کا انتظار کر رہا تھا
گاڑی کے آتے ہی اسٹیشن کو روانہ ہو گیا۔

دریائے گنگ کے نیلگوں پانی کی لہریں جو کہ لوؤں کے گرم گرم جھونکوں کو سرد بنا
دیتی ہیں غضب کر رہی ہیں۔

محلہ کے سامنے ایک چوک میں جہاں میلہ لگا تھا چرونکی دکانیں ہیں کوئی شخص جسکا صوفیانہ
لباس نہایت شکر رہا ہے کہ یہ کوئی نہایت پارسا شخص ہے وسط چوک میں تعویذ
دے رہا ہے چاروں طرف کے آدمیوں کا غیر معمولی جمگھٹ جو وسیع حلقے میں اس کو
گھیرے ہوئے ایسے آدمی کو گھیرے تعویذ پہ تعویذ لے رہے ہیں - ایک شخص ابھی تعویذ
لینے نہیں پاتا کہ دوسرے لئے ہاتھ بڑھاتا یا تیسرے لئے بھی کوشش کی بغرض
اسیطرح ایک پر ایک گر رہا ہے مگر تعویذ دینے والا تمام آدمیوں کو بیار اپنی اولادوں
مجمع اور مانوں کے ساتھ تعویذ دیتا جا رہا ہے۔

اگرچہ اس ہجوم میں سیکڑوں کے پاؤں کے جوتے نکل گئے ٹوپیاں نیچے آ رہیں مگر
اعتقاد ہے کہ نہایت پیری کے ساتھ سر جھکا کر تعویذ لے کر پیچھے ہٹتے جوتے ٹوپیاں
ٹٹول رہے ہیں۔ اللہ اللہ کس قدر عقیدت ہے کہ باوجود آدمیوں کی کثرت اور بدنظمی کے
شاہ صاحب کو کوئی برائی سے یاد نہیں کرتا۔

اب آسمان پر ایک قسم کی تیرگی جو پہلے گھنے درختون کے نیچے اور سنسان مکانون ہی تک تھی آفتاب کی اوس ہمہ نور روشنی کو جو نیچے سڑک اور پہاڑون سے اوٹھنے والا تھا سیاہی مین ملا کر کسی کا بخت سیاہ بنگئی تھی منتہ ظلمات بنا دیا ۔ یہ انبوہ جو پہلے حلقہ بنے ہوئے کھڑا تھا آنا فانا پھیلنے والی تاریکی کو دیکھکر چلتا ہوا اور ہر شخص اس گھٹا ٹوپ اندھیری سے خوف کھا کر اس سرعت کے ساتھ قدم اوٹھاتا تھا کہ وہ گلیان جو کہ جنمین کم سے کم چار سو آدمی کا مجمع تھا آن واحد مین خالی ہو گیا ۔

شاہ صاحب جو تعویذ فروخت کرنے کے بعد گھر جانے کے ارادہ سے ایک گلی کی طرف تیز تیز بڑہ رہے تھے کسی نوجوان شخص کو آتے ہوئے دیکھکر وہین ٹھر گئے اور کسی شخص سے کچھ آہستہ آہستہ باتین کرنے لگے ۔

نوجوان شخص جسکی آستین بہی نہین بیگی تہین ڈھیلا بڑی آستین کا کرتہ جو دور سے چوغہ سا لبادہ سا معلوم ہوتا ہے پہنے ہوئے مجمع سے نکلکر شاہ صاحب کے پیچھے پیچھے ہو لیا مگر شاہ صاحب جنکے معتقدین کی تعداد کچھ ہی دنون مین دریا آباد کی مردم شماری کے نصف تک پہونچگئی تھی کسی شخص سے بات چیت کرکے آہستہ آہستہ چلے جا رہے تھے اور قدم قدم پر اپنے ساتھیار [illegible] سے خفیہ آمیز تپاک سے معانقہ اور دست بوسی بہی ہوتی جاتی ہے ۔

وہ نوجوان شخص جو پہلے ڈہیلی ڈہیلی آستینون کا کرتہ پہنے سیدہی سادہی وضع بنائے شاہ صاحب کے پیچھے چلا آرہا تھا اب وہ ایک دوسری شکل مین بڑی تیزی سے قدم اوٹھاتا چلا آرہا ہے مگر نہ معلوم اسنے آنکھون آنکھون کیا شعبدہ کیا کہ اس ڈہیلے کرتہ کے بجائے ایک چست جس پر جاقہ زیب تن کئے ہے ۔

دیکھو اب ہم سمجھ گئے اس نے وہ ڈہیلا کرتہ جو پہلے پہنے ہوئے تھا آنکھون ہی آنکھون مین اوجہل کر دیا ۔ یہ تو کوئی ملازم پولیس ہے اسکا خاکی رنگ خاکی کا گرتی کی چست برجس [illegible] نیچے پٹیان نیلی ہی ہوئی ہین اور سرخ صافہ جسپر سرخ کلاہون کا چغہ لٹک رہا ہے وہ دیکھو کہ پیچ کیا پڑی ہوئی ہے ۔ ضرور یہ کوئی سب انسپکٹر ہے لیکن

کوکب ـ (داروغہ سے) کیا عرض کروں میرے گھٹنوں میں سخت درد ہے۔
داروغہ ـ کوتوالی تشریف لے چلیے سب رفع ہو جائیگا۔
یہ کہا اور ایک طمانچہ رسید کیا جس سے ہمارا نوجوان کوکب جو پہلے شاہ صاحب بنا ہوا تھا چلنے لگا۔

کوکب اور انسپکٹر پولیس چلے جا رہے تھے کہ ایک وسیع پختہ عمارت کو صدر دروازہ جس پر ایک مہر سے دارالخلافہ کی وردی پہنے شخص رہا تھا نظر پڑا اور وہ دونوں اسمیں داخل ہو گئے اور وہ تمام تماشائی کوکب کے پیچھے ہو لیے تھے کوتوالی کے دروازے پر رک گئے اور کوکب کو پولیس نامزد ہونے کے جامہ تلاشی لیکر پہرہ دار آدمی کے سپرد کر دیا جسنے فوراً حوالات میں بند کر دیا۔

گیارہواں باب

عدالت فوجداری اور حیرت انگیز ماجرا

سجتا ہے سر پہ اپنی رہا ناز
مری تقدیر برگشتہ ہنسا کی

جنوب و مشرق میں ایک وسیع احاطہ جسکے وسط میں پختہ عمارت کا سلسلہ کسی انتہائی چہرے کی شعاعوں کی طرح دور تک چلا گیا ہے۔
اگرچہ اہلکاروں کے آنے کا کوئی وقت نہیں ہوا مگر اہل معاملہ کی تعداد چاروں دروازہ سے باہر سے تانتا بندھے جا رہے ہیں۔ اس احاطہ میں ایک طرف کچہری دو آدمی بیٹھے ہیں جنکا سیاہ کوٹ خاکی پتلون اور سیاہ سرخ کناری دار صافے بندھے ہوئے کے چوغا لیا پیٹا ہے پولیس کے جوان معلوم ہوتے ہیں۔ دوسری طرف میں دو سکے خلاف خاکی کوٹ پتلون اور سرخ صافہ والے بیٹھے ہیں جو بنگال پولیس کے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ اگران بنگال کے صافو نیز بڑا جبہ جو سامنے طرف پلیا ہوا ہے ثابت کر رہا ہے کہ یہ [illegible]

یہ شعر پڑہا اور روئی اور پہرتی سے ہاتہ اوٹہایا گریبان پر ڈالا کہ رشتہ کی گریبان سے
دور کر ڈالے سر اوٹہایا زمین پر دے مارا - سپاہی جو آس پاس بیٹہے تہے اس
ہیبتناک آواز سے چونک پڑے اور ایک دوسرے سے کہنے لگا کہ دیکہو تو یہ
آواز حوالات میں سے کیسی آئی " اور ایک دم کہڑے ہوگئے دوسرا شخص
بہت سکوت کے ساتہ ایک طرف غور کرکے کہنے لگا " یہ آواز حوالات میں سے
نہیں آئی بلکہ کسی نے کوئی پتہر زمین پر دے مارا ہے -

پہلا - ذرا اوٹہکر تو دیکہو پتہر زمین پر پہینک مارنیکی آواز نہیں ہے اور آپ اوٹہکر
تم نہ اوٹہو میں خود ہی دیکہے لیتا ہوں -

دوسرا - کیا حوالات میں پتہر رکہے ہیں جو کوئی زمین پر اوٹہا اوٹہا کر مارتا ہے -

پہلا سپاہی جسنے اول پوچہا تہا آپ ہی اپنی جگہہ سے اوٹہا اور دیکہکر کہا " دیکہو
کیوں میں کہتا نہیں تہا " (بات چہوڑ کے) یہ عورت معلوم اپنی جان دینے کو
کیوں تیار ہوگئی ہے -

دوسرا - (اوسکی طرف دیکہکر) ہیں یہ تو بیہوش ہوگئی -

پہلا - (دوسرے سے) دیکہتے کیا ہو ایک مٹی کا ڈہیلا لاؤ اور اوسپر پانی چہڑک کر اسکو سونگہاؤ -

دوسرا کانسٹبل یہ لفظ سنتے ہی اپنی جگہہ سے اوٹہا دو چار قدم بڑہا ڈہیلا اوٹہایا
پانی چہڑکا اور ہاتہ پہر میں ڈالکر ناک کے نتہنوں سے لگایا - پہلا جسکے کان ادہر
لگے تہے -

دوسرا - ارے [illegible] دیکہکر [illegible] ہوش [illegible] ہے [illegible]
[illegible] پوری طرح سے ہوش آیا نہ تہا -

[illegible] تہا پہلا ان کی یہ حالت دیکہتے ہی [illegible] ہوگیا اگر وہ عورت جس پر غشی طاری تہی
[illegible] آئی ہے سپاہی [illegible] اپنی جگہہ پر آکر بیٹہ گئے
اندر احتیاط [illegible] ایک [illegible] رہا تہا اصل مقدمہ کو اوس میں چہپا لے

کس دھوم سے شادی کی مگر اس بد عقل کا کیا ٹھکانا کہ تمام گھر بار روپیہ پیسہ پر لات مار کر ایک بیوا کے ساتھ ہو لی - کیا آپ کو اسکی بابت معلوم ہے کہ شوکت کب پکڑا گیا اور کہاں سے پکڑا گیا - سنا ہے شوکت بھی تو نجمہ سے ملا تھا مگر اوسنے لوٹ کر کوئی جواب تو نہیں دیا معلوم شوکت اور نجمہ کے درمیان کیا باتیں ہوئیں (دلبر کو ہاتھ پکڑ کے) میں ذرا شوکت کے گھر ہو آؤن - اوس نے آنے کا وعدہ بھی کیا تھا اب تک آئے نہیں - بس اب کیا آوینگے اگر آنے ہوتے تو ابتک آجاتے تو بیت ایک گھنٹے کے ہوگئے -

دلبر - (بات کاٹ کے) شاید اونھین کھانا کھانے مین دیر ہوئی ہوگی اور کوئی وجہ تو سمجھ مین نہین آتی -

واحد - کیا ابتک کھانا ہی کھا رہے ہونگے -

دلبر - کھانا کھا کر لیٹ گئے ہونگے - خیر چلو چلین -

واحد اوٹھا چونہ پہنا اچکن لی چھڑی اوٹھائی دلبر کو ساتھ لے دروازہ سے باہر نکلا ہی تھا کہ شوکت کو آتے ہوئے دیکھا جی مین کہنے لگا - ارے وہ تو یہین آ گئے اور رک گیا (شوکت کیطرف مخاطب ہوکر) کہنے لگا - " آپنے اسقدر دیر کیون لگائی - مین تو صبح سے انتظار کر رہا ہون - اب آپ ہی کے یہان چلنے کو تیار ہوا تھا کہ تم سامنے سے نظر پڑ گئے -

شوکت - دیر کہان ہوئی کھانا کھاتے ہی تو چلا آ رہا ہون (گھڑی دیکھکر) آٹھ ساڑھے آٹھ ایک بجنے مین چار منٹ رہ گئے -

واحد - خیر یہ باتین تو ہو چکین اب یہ بتلایئے کہ اوس روز آپ کی اور نجمہ کی کیا کیا باتین ہوئی تھین -

شوکت - باتین کیا - مین مین ہی اونکو سمجھاتا رہا لیکن وہ سب کسی کا کہا کرنے لگی - مین نے مختلف طریقون سے سمجھانے کی کوشش کی بہت کچھ نشیب و فراز دکھلائے لیکن توبہ اونھون نے ایک کان بھی نہ سنا بلکہ اوسلٹے مجھی کو قائل کرنا شروع کر دیا اور . . . .

دوسرا مقدمہ ملتوی ہوجانیکی وجہ سے کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔
کوکب و نجمہ کا مقدمہ بھی اور مصائب کیطرح شام کے لئے اوٹھا رکھا گیا تھا لیکن
کسی مصلحت سے ابھی حکم سنا دیا گیا ہے۔ نجمہ بالکل بری کردیگئی مگر کوکب دفعہ ۱۸۲
کے جرم میں چار ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔
اگرچہ نجمہ کی بریت سے عام طور پر تالیاں بجائی جارہی ہین مگر نجمہ خود نہایت غمگین
بیٹھی یہ کہہ رہی ہے کہ کاش کوکب کے بجائے یہ سزا مجھے مل جاوے تو اچھا ہو مجھکو
ایسی حالت مین ہرگز خوشی نہین ہوسکتی جبکہ میرا پیارا کوکب۔ مجھے جان سے عزیز
کوکب میری جان کا مالک کو سزایاب ہو۔
یہ کہا اور آنسو بھر لائی۔ یہ حسرتناک سین جو حاضرین کی آنکھون کے سامنے تھا دونون
آبدیدہ ہوئے اور دونون حسرت بھری نگاہون سے ایک دوسرے کیطرف
یعنی کوکب نجمہ کو اور نجمہ کوکب کو دیکھ رہی تھی۔
واقعی اس حسرتناک نظارے پر جو غور کررہے ہین اونکی آنکھون سے بھی آنسو
نکل رہے ہین۔ اُف کیا حسرتناک موقع ہے مگر کیا ہوسکتا ہے۔ حکم حاکم
کیونکہ عدالت سے یہ حکم ملا ہے کہ کوکب کو جیلخانہ پہونچا دیا جاوے اور نجمہ کو
چھوڑ دیا جاوے۔ اسواسطے عام تماشائی مختار۔ اردلی شکرانہ مانگتے ہین۔ مگر
نجمہ ہے کہ اس چھوٹ جانے سے قید کو ہزار درجہ اچھا سمجھ رہی ہے۔ اور ان
لوگون کے شکرانہ مانگنے اور مبارکباد دینے سے سر نوچتی ہے اور روتی ہے
اور کہتی ہے ہائے دنیا کو یہ معلوم ہے کہ اسے خوشی ہوئی۔ حالانکہ مجھے سخت ملال
ہوا واللہ جان جانیکا نہین ورنہ مین زندہ نہ رہتی اور اس سخت جان کو پتھرون سے
کچلتی لیکن کیا کرون زمانہ نازک ہے۔
یہ کہا اور آنکھین بند کرکے سوچنے لگی اب وہ جمگھٹ جو پہلے نجمہ کے چارون طرف
ہو رہا تھا کم ہوگیا مگر نجمہ بدستور اس حسرت انگیز تفرقہ سے جسکی بنیاد پر فلک نے
پہلے ہی اپنی فتنہ پردازیون اور حسد سے ڈال رکھی تھی اسوقت غیر معمولی اداسی

چار ہی ہے اور یعنی نہ صرف چار ماہ کے لیئے مایوس کر کے دو لاتی ہے بلکہ ان
چار ماہ کو چار سال شمار کر کے اور انتشار بڑھا دیتی ہے۔
وہ چار واقف کار جنکی طبیعتوں میں قدرتی اثر موجود ہے ان سانحات سے متاثر
ہو کر نجمہ کو گاڑی میں بیٹھنے اور مکان چلنے کے لیئے سہارا دیتے ہیں مگر یہ ہے
کہ کبھی کھڑی ہو ہو کر اور کبھی اُدھک اچانک کر اور کبھی رسّی پر چھائیں کو جو کبھی کبھی
سپاہیوں کی جو اوسکو حراست میں لئے ساتھ ساتھ جا رہے ہیں ادھر اودھر
ہو جانے سے نظر پڑ جاتی ہے تکتی ہے اور ہمت کر بالکل دوہری ہوئی جاتی ہے
مگر ہیں! یہ پرچھائیں دو اور کن آدمیوں کی ہے۔ لیکن یہ پرچھائیں تو اسطرف
میں معلوم ہوتی ہے۔ غالباً یہ دونوں شخص اسطرف کو آ رہے ہیں کیا کوئی کہ
پھر بلا لائے۔ ارے تو یہ تو یہ تو دیوانی کے چپراسی معلوم ہوتے ہیں مگر یہ
اسقدر روانہ ہوتے کیوں آ رہے ہیں ان کے ساتھ واجد اور شوکت بھی ہیں
کس تیزی سے چلے آ رہے ہیں۔ دیکھو وہاں سے وہ یہ آ گئے اور آتے ہی
کے ساتھ نجمہ سے مخاطب ہو کر ایک چپراسی کہنے لگا۔ "تمہارا وارنٹ ہے"
نجمہ ـ (جو پہلے رو رہی تھی منہ پھیر کے اور چپراسی کیطرف دیکھکر) کیسا وارنٹ ہے
دوسرا ـ واجد نے تمہاری گرفتاری کا وارنٹ جاری کرایا ہے۔
نجمہ یہ لفظ سننے کے ساتھ ہی زمین پر گر پڑی اور قبلہ رو ہو کر سجدۂ شکر ادا کیا۔ اور
چپراسی سے کہنے لگی "میں موجود ہوں جہاں جی چاہے لے چلو"
پہلا ـ ہم کہاں لے چلیں اگر تم واجد کے یہاں چلنے پر رضامند ہو تو یہ کھڑے
ہیں انکے ساتھ چلی جاؤ ورنہ جیلخانہ تمہارے واسطے ہے ہی۔
نجمہ ـ میں بخوشی کے ساتھ جیلخانہ جانے کو تیار ہوں مگر آئندہ واجد کے
یہاں جانے کا نام نہ لیجئے گا۔
دوسرا ـ اچھا تو تمکو صدر علی صاحب کے یہاں پیش ہونا ہوگا۔
نجمہ ـ جہاں تم کہو میں چلنے کو تیار ہوں تم مجھے جیلخانہ جلدی پہنچا دو۔ ہائے میرا

پیار اسکی صورت کو مدت سے آٹھوں برس سہی ہیں وہ بھی تو وہیں ہے پھر میں
اکیلی رہ کر کیا کرونگی - اچپراسی کو آواز دیکر ہاں اب کسلئے دیر کیجا رہی ہے
چلنے کے لئے تیاری کرو -

دونوں چپراسی نجمہ کے کہنے پر اُٹھے گاڑی منگائی نجمہ کو سوار کیا دیوانی میں لائے
صدر اعلٰے کے سامنے پیش کیا اور حکم حاصل کر کے جیلخانہ پہونچا آئے -

گو نجمہ غداری کے جرم سے بالکل بچگئی تھی لیکن کمبخت دیوانی کے اس قانون بالا
پیسنا کر ہی چھوڑا اب جیلخانہ کی ناقابل برداشت سختیاں جو مصیبت میں جھیلنی پڑی ہیں
بگست رہی ہے - اگرچہ ابھی نجمہ کو پورے مہینے نہیں ہوئے ہیں لیکن کچھ ہی دن
باقی رہگئے ہیں - کیونکہ عدالت اپیل سے بالکل بری ہو گیا اب نجمہ بھی چھوٹنے
والی ہے - چونکہ دیوانی کی سزا صرف تا چھ مہینے کے لئے ہوتی ہے اور چھ ماہ کے
تحصیلیوں ڈگری تمام باقی سے بری الذمہ ہوجاتا ہے گو ڈگریدار کو کوئی استحقاق
وصولی کا نہیں رہتا ہے - مگر نالک کی تو ... دن کی چالیس دن کی زندگانی کے لئے
مشتاق سے سخت جان اور جفاکش مخت ... ہوتے آہ جیلخانہ میں رہتی ہیں - نجمہ نے نہیں
پیرسیوں سے بیان پر پہونچایا اور ایک نیا نسخہ کہلا کر ان آرزو مندان شب وصل کو
ایک دم میں علیحدہ کرنے کے لئے نقشہ جمایا -

گو واحد اور شوکت رات دن اسی گھات میں لگے رہتے ہیں اور دماغی کوششوں سے
ایک دم کی بھی مہلت نہیں ملتی تاہم اس وقت میں کہ جب یہ دونوں مطمئن بیٹھے تھے اور نجمہ کا
کسی خیال کا پیدا ہونا تھا کہ واحد کہنے لگا -

... بھئی شوکت یہ تو کچھ بھی نہ ہوا جو نجمہ چھوٹ کر اسیطرح گھر بیٹھی رہی -

شوکت - کیا میعاد پوری ہوگئی -

واحد - نہیں ابھی تو دو چار دن باقی ہیں مگر ختم ہوتے کیا دیر لگتی ہے

شوکت - پھر کیا کرنا چاہئے ؟

واحد - کسیطرح نجمہ سے دستخط یا انگوٹھہ کا نشان کرالیا جاوے -

شوکت - یہ کیسے ممکن ہے - اگر ہم تم تھوڑی دیر کے واسطے یہ فرض کر لیں کہ انگوٹھا کا نشان ہو گیا تو کیا ہوگا -

واجد - داروغہ جیل سے ملا کر کارروائی ہوگی -

شوکت - اوس سے مل کر کیا کارروائی ہوگی -

واجد - ایک درخواست مضمون کی تجویز کی طرف سے لکھی جا سکتی ہے کہ میں اپنے شوہر کے بیان جانے کے لئے رضامند ہوں -

شوکت - (خوشی کے لہجہ میں) یہ بھی ترکیب تو بہت اچھی نکالی ہے کاش یہ سر جیل جاوے مگر میں نے کچھ اور ہی سنا ہے -

واجد - سنئے کیا سنا -

شوکت - اگر تم برا نہ مانو تو کہوں -

واجد - برا ماننے کی کون بات ہے آپ شوق سے کہیں -

شوکت - میں نے سنا ہے کہ تمہارے داروغہ جیل بھی فریفتہ ہوا ہے اگر یہ بات سچ ہے تو بڑی بری بات ہے کہ لوگ پرائی بہو بیٹیوں کا بھی خیال نہیں کرتے

واجد - نہیں یہ بات غلط ہے گو میں بھی سن چکا ہوں مگر مجھے یقین نہیں

شوکت - اگر یہ سچ ہے تو بڑی مشکل ہوگی -

واجد - نہیں کچھ مشکل نہیں اور خدا کرے جو یہ سچ ہو -

یہ کہا اور شوکت کا ہاتھ پکڑ کے آپس میں باتیں کرتے ہوئے جیل کی طرف روانہ ہوئے مگر ایک انتشار ہے جو طبیعتوں میں ہو رہا ہے وہ کبھی کبھی ان کی تمام امیدوں اور منصوبوں پر پانی پھیر دیتا ہے جس سے چلتے چلتے ایک دوسرے کا منہ حیرت سے تکنے لگتے ہیں - اسی ادھیڑ بن میں جیل خانہ پہنچ گئے - داروغہ جیل سے ملاقات کر کے آہستہ آہستہ کچھ باتیں ہوئی ہیں - انگوٹھے کا نشان ہو گیا درخواست پر انگوٹھے کا نشان یا دستخط [illegible] کا نشان بھی ہو گیا داروغہ جیل نے اپنی معرفت بھیجنے کا وعدہ کر لیا ہے - لیکن ابھی نہیں گئی -